

# سُندِ قاطبِ الرُّمِّ رضی اللہ عنہا

تالیف

امام جلال الدین سیوطی

ترجمہ و تحقیق

عبدالمحمید مدنی



# مُسْتَدْرَاکُ طُرُقِ السُّلُکِ

تألیف

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

عبد الحمید مدنی



زبیہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

سبیر برادرزادہ® فون: 042-37246006

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مُسند فاطمۃ الزہراؑ

\_\_\_\_\_ باہتمام ملک شبیر حسین

\_\_\_\_\_ سن اشاعت اگست 2016ء

\_\_\_\_\_ سرورق اے ایف ایس اینڈ ورتھائر لاء

\_\_\_\_\_ طباعت اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

\_\_\_\_\_ ہدیہ 280/- روپے

زبیدہ سنٹر، ایم، اردو بازار لاہور  
فون: 042-37246006

### شبیر برادرز

#### ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

## هو القادر

جميع حقوق الطبع محفوظة للناسخ

All rights are reserved

جميع حقوق ملكية بحقی ناسخ محفوظ ہیں

### تنبیه

ہمارا ادارہ شبیر برادرز کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔



## ترتیب

۹	عرض مترجم
۱۲	مصنف کتاب کا مختصر تعارف
۱۲	نام و نسب
۱۲	ولادت
۱۲	تربیت و تعلیم
۱۲	اساتذہ و شیوخ
۱۲	تلامذہ
۱۳	تصانیف
۱۳	وفات
۱۴	سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا مختصر تعارف
۱۴	نام و نسب
۱۴	ولادت
۱۴	تربیت و پرورش
۱۴	شادی و اولاد
۱۵	وفات
۱۶	مُسند سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا
۱۶	مقصود رسالت اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا
۱۷	جنتی باشندہ
۱۷	صبح و شام کا وظیفہ
۱۸	نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ
۱۹	یہ شانِ کرم ہے سب سے الگ



- ۲۰ ..... فرشتوں کی غذا
- ۲۱ ..... آگ کی زنجیر
- ۲۲ ..... اُمت کے شریک لوگ
- ۲۳ ..... حدود اللہ کے معاملے میں سفارش
- ۲۴ ..... اُس کے چاہے بغیر کچھ بھی نہ ہو
- ۲۵ ..... ادھر بھی نگاہِ کرم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
- ۲۶ ..... خطاؤں کی بخشش کا سبب
- ۲۸ ..... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن کے امیر
- ۲۹ ..... قربانی کا ثواب
- ۲۹ ..... حد زنا
- ۳۱ ..... علی تو مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں
- ۳۲ ..... وراثتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۳۶ ..... ابو بکر رضی اللہ عنہ کا شانہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میں
- ۳۷ ..... اموالِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقسیم
- ۳۹ ..... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی قوتِ استدلال
- ۴۰ ..... آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ
- ۴۰ ..... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اظہارِ افسوس
- ۴۳ ..... خلافتِ صدیقی کیلئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سختی
- ۴۸ ..... جبرائیل علیہ السلام کے بتائے ہوئے پانچ کلمات
- ۴۹ ..... اسلامی علمِ الکلام کی بنیاد
- ۵۰ ..... احسان کا بدلہ لمحے میں
- ۵۱ ..... رحمت کا ہے دروازہ کھلا
- ۵۱ ..... رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ مبارکہ
- ۵۳ ..... باغِ فدک کا معاملہ
- ۵۴ ..... وصالِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اظہارِ غم
- ۵۵ ..... سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی بے چینی



- ۵۷ ..... حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی شان و عظمت
- ۵۷ ..... وصال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۵۸ ..... قبولیت کی گھڑی
- ۵۹ ..... طلوع فجر تا طلوع آفتاب تقسیم رزق
- ۵۹ ..... مسجد میں داخل ہوتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام
- ۶۰ ..... نماز تہجد
- ۶۱ ..... فرائض کے علاوہ بقیہ نماز گھر میں
- ۶۲ ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی اور وارث
- ۶۳ ..... مواخات مدینہ اور شان حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
- ۶۸ ..... صحابہ رضی اللہ عنہم اور احترام اہل بیت اطہار
- ۶۹ ..... مذی کا حکم
- ۶۹ ..... غزوہ احد اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا
- ۷۰ ..... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ایک دشمن
- ۷۰ ..... حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات کے نبی
- ۷۱ ..... انبیاء علیہم السلام کی عمریں
- ۷۲ ..... سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح
- ۷۳ ..... مدینہ منورہ کا مزاج
- ۷۵ ..... مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۷۶ ..... شان فاطمہ و حسن و حسین علیہم الرضوان
- ۷۷ ..... مقام اہل بیت اطہار علیہم الرضوان
- ۸۲ ..... امر خلافت
- ۸۳ ..... امام مہدی اولاد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے
- ۸۳ ..... سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا اور میدان محشر
- ۸۴ ..... سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا پر سوکن لانے کی ممانعت
- ۸۵ ..... وصال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت
- ۸۷ ..... شان سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا



- ۹۶ ..... وارثانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۹۷ ..... فرشتہ اور زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۹۷ ..... نسب کی اہمیت
- ۹۸ ..... شانِ اہل بیتِ اطہار علیہم الرضوان
- ۱۰۱ ..... چشمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آنسو
- ۱۰۲ ..... سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ
- ۱۰۲ ..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عظمت
- ۱۰۳ ..... سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عظمت
- ۱۰۷ ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معتدترین ساتھی
- ۱۰۷ ..... یہ میرے اہل بیت ہیں
- ۱۱۰ ..... شانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
- ۱۱۲ ..... یکساں ہے ہر کسی پر عنایتِ حضور کی
- ۱۱۳ ..... محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب
- ۱۱۴ ..... بچوں سے پیار
- ۱۱۵ ..... ابنِ عباس رضی اللہ عنہما علم کا سمندر
- ۱۱۶ ..... اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت
- ۱۱۷ ..... اہل بیتِ اطہار علیہم الرضوان کا تقدس
- ۱۱۸ ..... نکاحِ ام کلثوم بنتِ علی رضی اللہ عنہما
- ۱۲۰ ..... عظمتِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۱۲۲ ..... مقامِ وسیلہ اور اہل بیتِ اطہار علیہم الرضوان
- ۱۲۲ ..... حضرت حذیفہ اور آپ کی والدہ رضی اللہ عنہما کی مغفرت
- ۱۲۳ ..... اہل بیتِ اطہار علیہم الرضوان کی عظمت
- ۱۲۴ ..... ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بھی اہل بیت ہیں
- ۱۲۵ ..... ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بھی خیر و بھلائی پر ہیں
- ۱۲۶ ..... شانِ اہل بیتِ اطہار علیہم الرضوان
- ۱۲۷ ..... امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت



- ۱۲۹ ..... حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور یمنی چادریں
- ۱۳۰ ..... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سہارے
- ۱۳۱ ..... حسن و حسین رضی اللہ عنہما حضور کے لاڈلے
- ۱۳۲ ..... اہل بیت اطہار سے عمر فاروق کی عقیدت
- ۱۳۳ ..... رضائے فاطمہ رضائے خدا
- ۱۳۳ ..... سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر سوکن لانے کی ممانعت
- ۱۳۳ ..... اہل بیت کی عظمت و شان
- ۱۳۴ ..... سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا رونا اور مسکراتا
- ۱۳۷ ..... سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر سوکن لانے کی ممانعت
- ۱۳۸ ..... سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا پر سوکن لانے کی ممانعت
- ۱۳۹ ..... سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نوکرائی
- ۱۴۰ ..... مہر میں خوشبو
- ۱۴۰ ..... سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شادی اور مہر
- ۱۴۲ ..... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ولیمہ
- ۱۴۹ ..... حضرت علی المرتضیٰ و سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما
- ۱۵۰ ..... سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیت
- ۱۵۲ ..... سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ
- ۱۵۲ ..... ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۱۵۳ ..... زینب رضی اللہ عنہا لمبے ہاتھوں والی خاتون
- ۱۵۴ ..... ہر شخص اپنی جان کا خود ذمہ دار ہے
- ۱۵۴ ..... امام مہدی رضی اللہ عنہ
- ۱۵۲ ..... عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
- ۱۵۲ ..... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور گمشدہ دینار
- ۱۶۱ ..... تسبیحات فاطمیہ
- ۱۶۲ ..... اُم فضل رضی اللہ عنہا کا خواب اور اس کی تعبیر
- ۱۶۳ ..... دھاری دار ریشمی کپڑا



- ۱۶۷ ..... ایک خادم سے بہتر عمل
- ۱۸۱ ..... محفوظ نیند کے لئے وظیفہ
- ۱۸۲ ..... تقسیم رزق کا وقت
- ۱۸۲ ..... سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ اور چار تکبیرات
- ۱۸۳ ..... کامل ایمان
- ۱۸۴ ..... اعزاء و اقرباء کو نصیحت
- ۱۸۸ ..... شادی کے لئے خوشبو اور کپڑوں کی خریداری
- ۱۸۸ ..... میاں بیوی کے فرائض
- ۱۸۸ ..... بچے کا صدقہ
- ۱۸۹ ..... ماں کی شان
- ۱۸۹ ..... علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما کو دعائے برکت
- ۱۹۰ ..... عقیقہ امام حسین رضی اللہ عنہ
- ۱۹۰ ..... دانش سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
- ۱۹۲ ..... سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لئے جھالردار پٹی
- ۱۹۲ ..... بد بختوں کا انجام
- ۱۹۳ ..... گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہلاکت
- ۱۹۴ ..... شمیمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۱۹۵ ..... اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۱۹۶ ..... سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رونا اور مسکراتا
- ۱۹۷ ..... اہانتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انجام
- ۱۹۸ ..... فہرست مصادر و مراجع ﴿﴾



## عرض مترجم

حمد ذات واجب کی، جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فکر و بصیرت کا مرکز و محور بنایا، پھر اس مرکز و محور سے کائنات کو مستفیض کرنے کے لئے اہل بیت اطہار اور اصحاب و فاشعار علیہم الرضوان کی صورت میں دو مبارک سرچشمے جاری فرمائے، جن کے فیض نے علم و عمل اور حکمت و آگہی کی مختلف نہریں جاری کیں، امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکر السیوطی علیہ الرحمۃ بھی انہی فیض کی نہروں میں سے ایک ہیں، سوال کیا جائے کہ کس شخصیت نے علم کے ہر گوشے اور زاویے پر قلم اٹھایا تو بلاشبہ پہلا نقش لوح ذہن پر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی ابھرتا ہے۔

زیر نظر کتاب ”مسند سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا“ بھی امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر ہے جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری صاحبزادی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے متعلقہ دو صد چوراسی روایات جمع کیں، چند ایک روایات کے علاوہ بقیہ ساری روایات کی اسناد حذف کر کے روایت کے آخر میں اس کا حوالہ ذکر کر کے اس کے راویوں پر بھی مختصر تبصرہ ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال کی روشنی میں کیا۔

”مسند سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا“ انوار المعارف حیدر آباد ہند سے ۱۳۸ صفحات پر مشتمل حافظ عزیز بیگ کی مختصر تحقیق کے ساتھ ۱۹۸۶ء میں شائع ہوئی، جس پر ”دار ابن خلدون مصر“ کا مونو گرام بتا رہا ہے کہ دار ابن خلدون مصر سے یہ پہلے شائع ہو چکی ہے، ایک اشاعت ۱۹۸۵ء میں ”مکتبہ عزیزیہ“ کی بھی ۱۲۸ صفحات پر مشتمل نظر سے گزری، ”مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت“ نے بھی ۱۰۳ صفحات پر مشتمل ایک نسخہ ۱۹۹۳ء میں شائع کیا، مذکورہ جملہ اشاعتوں میں متن کی اغلاط پائی جاتی ہیں، تحقیق و تخریج بھی برائے نام ہے، مصادر کی طرف نہایت کم توجہ دی گئی ہے، بلکہ دوسرے اور تیسرے درجہ کے مراجع پر اکتفا کیا گیا ہے، پھر ”دار ابن حزم بیروت“ نے ۱۹۹۴ء میں فواز احمد زمر کی تحقیق و تخریج کے ساتھ ۲۷۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب شائع کی، اس اشاعت میں سابقہ اشاعتوں کی بہت سی خامیوں کو دور کر دیا گیا، لیکن چند ایک خامیاں پھر بھی رہ گئیں جن کا ذکر کیا جاتا ہے۔

- روایت کے اصلی ماخذ کا ذکر کر کے بعض اوقات تیسرے درجہ کے مراجع کا حوالہ دیا گیا، مثلاً ایک روایت کا ماخذ مسند

الفردوس ہے، تو اس کی تخریج میں لکھا ہوا ہے کہ ”رواہ الدیلمی فی الفردوس عن فاطمۃ البتول۔ انظر



کنز العمال . . . اس طرح قاری کی رسائی روایت کے اصلی مصدر تک ناممکن نہ سہی مشکل ضرور ہو جاتی ہے۔

- روایات کی ترقیم کہیں کی گئی، کہیں نہیں، اور کہیں مستقل طور پر نہیں کی گئی، مثلاً ”مستدرک علی الصحیحین“ کی جلد اور صفحہ کا ذکر تو کیا گیا لیکن اس کی ترقیم مستقل طور پر نہیں کی گئی۔ اسی طرح سنن ابن ماجہ کا حوالہ دیتے ہوئے صرف ترقیم کا ذکر ہے، جلد اور صفحہ کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا، اس طرح بھی قاری کی روایت کے اصلی ماخذ تک رسائی مشکل ہو جاتی ہے۔

- بعض مقامات پر روایت کے مصدر کا ذکر کر کے لکھ دیا گیا ہے کہ تلاش عتیق کے باوجود یہ روایت کتاب مذکور میں نہیں مل سکی، مثلاً روایت (۱۷۹، ۲۶۸) ملاحظہ ہوں، حالاں کہ راقم الحروف کو وہی روایت اسی کتاب سے مل گئی۔

اس کے علاوہ بھی چند ایک چھوٹی چھوٹی خامیاں ہیں، بہر کیف یہ مؤخر الذکر اشاعت ان چھوٹی موٹی کمیوں کے باوجود کافی افادیت کی حامل ہے، راقم الحروف نے زیادہ تر اسی کی تحقیقات سے استفادہ کیا، اور اسی کی تخریج ذکر کی، البتہ چند امور کا اضافہ کیا گیا، جو قارئین کے لئے اس کتاب کا مطالعہ زیادہ آسان بنانے میں مدد و معاون ثابت ہوں گے۔

- روایات پر اعراب لگا دیئے گئے۔

- ترجمہ کرتے ہوئے کوشش کی گئی کہ با محاورہ اور سلیس درواں اردو ترجمہ ہو، تاکہ روایت کی مکاحقہ تفہیم ممکن ہو۔ نیز بعض مترجمین کی غلطیوں کی بھی نشان دہی کی گئی۔

- بعض روایات پر مختصر حاشیہ بھی دیا گیا تاکہ قاری کے لئے مشکل مقامات کی تفہیم آسان ہو جائے، نیز احادیث کو عنوانات میں تقسیم کر دیا گیا۔

- جہاں کسی روایت کی تخریج میں اس کے اولین مصدر و ماخذ کا صرف ذکر کیا گیا، وہاں اس کے اولین ماخذ و مصدر کا مکمل حوالہ درج کیا گیا۔

- جہاں کسی روایت کا حوالہ جلد و صفحہ کی حد تک دیا گیا تھا، وہاں اس روایت کی ترقیم بھی اس کے اصلی ماخذ سے ذکر کر دی گئی۔

- بعض روایات کی سرے سے تخریج ہی نہیں کی گئی، ان کی بھی تخریج کر دی گئی۔ اور جن روایات کے نہ ملنے کا ذکر کیا گیا تھا، ان کا بھی مکمل حوالہ درج کر دیا گیا۔

متن کی بعض اغلاط اور بعض الفاظ کی وضاحت بھی کر دی گئی۔ الغرض زیادہ سے زیادہ کوشش کی گئی ہے کہ کتاب کو قارئین کے لئے سہل الفہم بنایا جائے۔

کتاب کی ترجمانی کا کام دسمبر ۲۰۰۶ء تک مکمل ہو چکا تھا، لیکن چند گھریلو معاملات کی بے ترتیبی نے اسے پردہ التوا میں رکھا، اللہ کریم کی کرم نوازی نے ہمت دی اور پھر رضی اللہ عنہ اب اس کی تعریب، تحقیق، تخریج و توشیحہ کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔

میرے شیخ و مرشد، شیخ الجامع سید ریاض حسین شاہ دامت فیوضہم نے راقم کی شخصیت کے اجزائے ترکیبی کچھ اس طرح



سے ترتیب دیئے، کہ علوم حدیث سے عشق نہیں بلکہ جنون کی حد تک دلچسپی آپ ہی کے فیض تربیت و نسبت کی مرہونِ منت ہے۔ کچھ لکھنے، پڑھنے اور پڑھانے کا سلیقہ آپ ہی کی خاکِ پاکی زکوٰۃ ہے۔

جن احباب کی محبتوں، سخنِ سنجیوں، شعلہ نوائیوں اور نکتہ آرائیوں نے کبھی تنہائی کا احساس نہیں ہونے دیا، ان میں برادرِ علامہ لیاقت علی، علامہ رضوان انجم، علامہ حسنا احمد مرتضیٰ، علامہ حافظ محمد اکبر، علامہ حافظ محمد اشرف، علامہ حافظ محمد قاسم شیخ، علامہ حافظ عبدالصبور، علامہ محمد اقبال قریشی، برادرِ عابد قادری، برادرِ وحید ریاست اور بہت سے ساداتِ کرام و اہل علم و تقویٰ جن کے تذکرہ کے لئے متعدد صفحات بھی کم ہیں، دل کی عمیق کائنات سے ان جملہ احباب کے لئے ہدیہ ہائے خلوص۔

اور آخر میں شبیر برادر زلاہور کے لئے دل دعا گو ہے، جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام کیا، اس اشاعتی ادارے نے دینی ادب کی ترویج و اشاعت میں جس درجہ قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں وہ بلاشبہ تاریخ کا حصہ ہیں۔ اللہ کریم اس ادارے کو روز افزوں ترقیوں سے نوازے۔ آمین

عبدالحمید مدنی

۱۴ جولائی ۲۰۱۶ء، راولپنڈی



## مصنف کتاب کا مختصر تعارف

نام و نسب:

جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمن بن کمال ابو بکر بن محمد بن سابق الدین بن عثمان بن محمد بن خضر بن ایوب بن محمد بن ہمام الدین الخضری السیوطی الشافعی۔ بعض یہ لفظ ”سیوط“ لکھتے ہیں، اور بعض ”اسیوط“ بھی لکھتے ہیں۔

ولادت:

۸۴۹ھ بروز اتوار، ۱۰ رجب میں ہوئی۔

تر بیت و تعلیم:

پانچ سال کی عمر تھی کہ آپ علیہ الرحمہ کے والد کا وصال ہوا، بچپن سے ہی حصول علم کی طرف مائل تھے، بایں وجہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی آپ کو شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں بھی لے کر گئے تھے۔ چنانچہ آٹھ برس کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ اور پھر ۸۶۴ھ ربیع الاول میں باقاعدہ حصول علم کے لئے مشغول ہوئے، دور دراز کے سفر بھی کئے، نابغہ ہائے عصر سے مختلف علوم و فنون میں کسب فیض کیا، اور وہ مقام حاصل کیا کہ خود فرماتے تھے، سات علوم (تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع) میں مجھے وہ مہارت حاصل ہے کہ میرے شیوخ میں سے بھی کوئی وہ مقام حاصل نہیں کر سکا۔

اساتذہ و شیوخ:

اپنے اساتذہ پر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خود ایک معجم کبیر لکھی جس میں ہزاروں شیوخ و اساتذہ کا ذکر کیا، جن میں شیخ تقی الدین شنی حنفی، شیخ محی الدین کا فیحی حنفی، شیخ شرف الدین مناوی الشافعی اور شیخ جلال الدین محلی الشافعی بہت مشہور ہیں، اور ان کی جلالت شان کا ایک زمانہ معترف ہے۔

تلامذہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ و شیوخ کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے، جن میں سے شمس الدین محمد داؤدی مصری الشافعی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی بن محمد بن طولون حنفی، شمس الدین محمد بن یوسف علی بن یوسف الشامی، شمس الدین بن محمد احمد بن عجیمی مقدسی الشافعی وغیرہ بہت معروف ہوئے اور اپنے زمانے کے جلیل القدر اہل



علم تسلیم کئے گئے۔

### تصانیف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر فن میں قلم اٹھایا، اور علوم و معارف کے دریا بہائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد بھی سیکڑوں میں ہے۔ جن میں سے تفسیر درمنثور، الاتقان فی علوم القرآن، تدریب الراوی، الحاوی للفتاویٰ، تاریخ الخلفاء وغیرہ کتب کو عالمگیر شہرت ملی، مسند فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اہم تصانیف میں سے ایک ہے۔

### وفات:

شب جمعہ بمطابق ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ کو ہوئی، وفات کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ۶۱ برس ۱۰ ماہ اور ۱۸ دن تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین اسیوط میں ہی ہوئی۔

---



## سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا مختصر تعارف

### نام و نسب:

فاطمہ بنت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن سالک بن نفر بن مدرکہ بن الیاس بن معد بن عدنان۔

فاطمہ بنت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔

آپ رضی اللہ عنہا کی کنیتوں اور القابات میں سے اُم ایہیہ، اُم محمد، زہراء، بتول، خاتونِ جنت، راضیہ، طاہرہ، سیدہ خواتین، کائنات، طیبہ، مطہرہ، راکعہ، ساجدہ، عذراء، زاہدہ، کاملہ، صادقہ وغیرہ بہت مشہور ہیں، جو آپ رضی اللہ عنہا کی عظمتِ شان کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

### ولادت:

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت علمائے جعفریہ کے مطابق بعثتِ نبوی کے پانچ برس بعد ہوئی، جب کہ علمائے اہل سنت کے ہاں بعثتِ نبوی سے کچھ عرصہ قبل ہوئی۔

### تر بیت و پرورش:

آپ رضی اللہ عنہا کا بچپن ایسے ماحول میں گزر رہا جب اسلام کا اولین دور تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے جاں نثاروں پر مصائب و آلام کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے، جب سیدہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک چار برس تھی تو اسلام کی تبلیغ اعلانیہ شروع ہو گئی، اور پھر اسلام پر شدائد و مصائب کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا، ایسے ماحول میں سیدہ نے اپنا بچپن گزارا، شعب ابوطالب کی مشکلات اس پر مستزاد، جب کہ آپ رضی اللہ عنہا کی عمر بارہ برس تھی، یہی وجہ تھی کہ سیدہ رضی اللہ عنہا نے اپنی زندگی میں بڑی بڑی تکالیف نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیں، ہجرت کے بعد پھر آپ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ منتقل ہو گئیں۔

### شادی و اولاد:

آپ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی تاریخ میں بھی اختلاف ہے، البتہ زیادہ اقوال کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح ۲



ہجری میں غزوہ بدر سے واپسی کے بعد رمضان المبارک میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہا سے ہوا، آپ رضی اللہ عنہا کی عمر ۱۵ برس تھی، جب کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر ۲۱ برس تھی، اور سات یا ساڑھے سات ماہ بعد سیدہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی۔

آپ رضی اللہ عنہا کے کل پانچ بیٹیاں، بیٹے تھے۔ امام حسن، امام حسین، سیدہ زینب، سیدہ ام کلثوم اور سیدنا حسن علیہم الرضوان۔

آپ رضی اللہ عنہا نہایت متقی، پرہیزگار، رکوع و سجود میں زیادہ وقت گزارنے والی، صبر و شکر کی پیکر، علم و عمل کا مرجع، الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شب و روز کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔ کتب احادیث میں آپ رضی اللہ عنہا سے متعدد روایات مروی ہیں۔

### وفات:

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی وفات ۳ رمضان ۱۱ھ بروز منگل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد ہوئی، صبح مسلم کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ بوقتِ شب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، اور رات کو ہی جنت البقیع میں آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مُسْنَدُ سَيِّدَةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وعترتہ کی آخری صاحبزادی سیدہ کائنات سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے متعلقہ روایات۔

### مقصد رسالت اور سیدہ فاطمہ الزہراء

۱- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ لَهُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ . وَكَانَ يُعِجِبُهُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكَعَتَيْنِ [ثُمَّ] يُثْنِي بِفَاطِمَةَ ثُمَّ يَأْتِي أَزْوَاجَهُ، فَقَدِمَ مِنْ سَفَرِهِ مَرَّةً فَأَتَى فَاطِمَةَ فَبَدَأَ بِهَا قَبْلَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ، فَاسْتَقْبَلَتْهُ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَاطِمَةُ فَجَعَلَتْ تُقَبِّلُ وَجْهَهُ . وَفِي لَفْظٍ: فَاهُ - وَعَيْنِيهِ وَتَبْكِي، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبْكِيكِ [يَا بِنْتِي] قَالَتْ: أَرَأَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَدْ شَحِبَ لَوْنُكَ وَاخْلَوَلَقْتَ ثِيَابُكَ! فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا فَاطِمَةُ لَا تَبْكِي فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ أَبَاكَ عَلَيَّ أَمْرٌ لَا يَبْقَى عَلَيَّ ظَهْرُ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ وَلَا شَعْرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ عِزًّا أَوْ ذُلًّا حَتَّى يَلْغَ حَيْثُ بَلَغَ اللَّيْلُ . (طب، حل، ك)

(۱) الطبرانی، معجم الكبير ۲۲/۲۲۶، ۲۲۶، رقم ۵۹۵، ۵۹۶۔

مُسْنَدُ الشَّامِيِّينَ ۱/۲۹۹، ۳۰۰، رقم ۵۲۳۔

الْحَاكِمُ، مُسْتَدْرَكٌ عَلَى الصَّحِيحِينَ ۱/۲۸۸، ۳۸۹۔

إيضاً ۱۵۵/۳۔

ابن نعيم، حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ۲/۳۰۔

إيضاً ۶/۱۲۳، ۱۲۴۔



❀ حضرت ابو ثعلبہ حنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے، مسجد میں آکر دو رکعتیں ادا فرمائیں، سفر سے واپسی پر مسجد میں دو رکعتیں ادا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ عمل تھا۔ بعد ازاں سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مل کر ازواجِ مطہرات کے ہاں تشریف لے جاتے۔ ایک دفعہ ازواجِ مطہرات سے قبل سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ملنے آئے، دروازے پر سیدہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آمدید کہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس چومنے لگیں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ سیدہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منہ اور آنکھیں چومنے لگیں اور رو پڑیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا بیٹیا! کیوں رو رہی ہو؟ عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! لگتا ہے فقر و افلاس کے سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ انور کا رنگ بدلا ہوا اور کپڑے بوسیدہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! تم رو نہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے بابا کو بلاشبہ ایک عظیم مقصد کے لئے معبود فرمایا، زمین پر کوئی پختہ یا کچا مکان ایسا نہیں رہے گا جس میں معزز کی عزت اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ تمہارے بابا کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنا پیغام نہ پہنچا دے، اور یہ پیغام وہاں تک پہنچے گا جہاں تک رات پہنچتی ہے۔

وضاحت: روایت میں عظیم مقصد سے مراد دین اسلام کا غلبہ، عروج اور شان و شوکت ہے۔

### جنتی باشندہ

۲- قَارِئُ (الْحَدِيدِ) وَ (إِذَا وَقَعَتْ) وَ (الرَّحْمَنُ) يُدْعَى فِي مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ: سَاكِنُ الْفِرْدَوْسِ - (ہب، فرعن فَاطِمَةَ)

❀ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سورۃ الحديد سورۃ الواقعة اور سورۃ الرحمن پڑھنے والے کو زمین و آسمان کے فرشتوں میں جنتی باشندہ کہہ کر پکارا جائے گا۔

### صبح و شام کا وظیفہ

۳- يَا فَاطِمَةُ مَالِي لَا أَسْمَعُكَ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ تَقُولِينَ: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي - (الخطيب عن أبي هريرة)

(۲) البيهقي، الجامع لشعب الايمان ۴/۳۹۰، ۴۹۱، رقم حديث ۲۳۹۶۔

الدليمي، الفردوس بمأثور الخطاب ۳/۲۶۷، رقم حديث ۳۶۵۶۔

(۳) الخطيب بغدادی، تاریخ مدينة السلام ۸/۴۸۔

علي متقي هندی، كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ۲/۱۶۹، رقم حديث ۳۶۰۶۔

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا بات ہے تو مجھے یہ ورد کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیتی کہ ”اے زندہ اور قائم رب میں تیری رحمت کے لئے فریاد کناں ہوں، میرے تمام حالات درست فرما اور مجھ پر کوئی بوجھ نہ ڈال۔

۴- يَا فَاطِمَةُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَسْمِعِي مَا أَوْصِيكَ بِهِ أَنْ تَقُولِي [إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتِ] يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ فَلَا تَكْلِنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ . (عد،  
ہب عن أنس)

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! جو وظیفہ میں نے تمہیں بتایا ہے وہ کیوں نہیں کرتی کہ ”اے زندہ اور قائم رب مجھے تیری رحمت درکار ہے تو مجھ پر پلک جھپکنے کی دیر کے لئے بھی کوئی بوجھ مت ڈالنا اور میرے حالات درست فرما۔

### نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ

۵- عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُلَاعِنَ أَهْلَ نَجْرَانَ قَبِلُوا الْجِزْيَةَ أَنْ يُعْطَوْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أَتَانِي الْبَشِيرُ بِهَلَكَةِ أَهْلِ نَجْرَانَ لَوْ تَمُّوا عَلَى الْمُلَاغَنَةِ حَتَّى الطَّيْرِ عَلَى الشَّجَرِ أَوْ الْعُصْفُورِ عَلَى

(۳) بزار، البحر الذخائر المعروف مسند البزار ۴/۲۵، رقم حدیث ۳۱۰۷ .

النسائي، عمل اليوم واليلة ص ۳۸۱، رقم حدیث ۵۷۰ .

ابن السني، عمل اليوم واليلة ص ۲۲، رقم حدیث ۴۸ .

ابن عدي، الكامل في الضعفاء والرجال ۴/۳۲۸ .

الحاكم، المستدرک ۱/۵۳۵ .

البيهقي، الاسماء والصفات ۱/۱۹۲ .

(۵) ابن ابی شیبہ، المصنف ۷/۴۲۶، رقم حدیث ۳۷۰۱۳ .

احمد، مسند الامام احمد بن حنبل ۵/۳۹۸، ۴۰۰، ۴۰۱ .

الحاكم، المستدرک ۲/۵۹۳، ۵۹۴ .

ابو نعیم، دلائل النبوة ۲/۱۲۳ .



الشَّجَرَةَ، وَلَمَّا عَدَا إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ ابْنُ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي خَلْفَهُ . (ص، ش، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ جَرِيرٍ)

❁❁ حضرت شعی سے مروی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ کرنا چاہا تو انہوں نے جزیہ دینا قبول کر لیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ ایک قاصد میرے پاس اہل نجران کی ہلاکت کی خبر لایا تھا اگر ان سے مباہلہ پایہ تکمیل تک پہنچ جاتا تو وہ سب حتیٰ کہ درختوں پر بیٹھے پرندے بھی ہلاک ہو جاتے۔ دوسرے روز بوقت صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پکڑے ان کی طرف آئے تو سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل رہی تھیں۔

### یہ شانِ کرم ہے سب سے الگ

۶- عَنْ سَوِيدِ بْنِ غَفَلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَصَابَتْ عَلِيًّا خَصَاصَةٌ فَقَالَ لِفَاطِمَةَ: لَوْ أَتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتِهِ: فَاتَتْهُ . وَكَانَتْ عِنْدَهُ أُمُّ أَيْمَنَ . فَدَقَّتِ الْبَابَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَأُمِّ أَيْمَنَ: إِنَّ هَذَا لَدَقُّ فَاطِمَةَ وَلَقَدْ أَتَتْنَا فِي سَاعَةٍ مَاعَوَدْتَنَا أَنْ تَأْتِيَنَا فِي مِثْلِهَا [فَقُومِي فَافْتَحِي لَهَا الْبَابَ! فَفَتَحَتْ لَهَا الْبَابَ فَقَالَتْ: يَا فَاطِمَةُ لَقَدْ أَتَيْتَنَا فِي سَاعَةٍ مَاعَوَدْتَنَا أَنْ تَأْتِيَنَا فِي مِثْلِ هَذَا؟] فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذِهِ الْمَلَائِكَةُ طَعَمُهَا التَّهْلِيلُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ مَا طَعَمُنَا؟ قَالَ: وَالَّذِي بَعْثَنِي بِالْحَقِّ مَا اقْتَبَسَ فِي بَيْتِ آلِ مُحَمَّدٍ مِنْذُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَلَقَدْ أَتَتْنَا أَعْزُ فَإِنْ شِئْتَ أَمَرْنَا لَكَ بِخَمْسَةِ أَعْزٍ وَإِنْ شِئْتَ عَلَّمْتُكَ خَمْسَ كَلِمَاتٍ عَلَّمْنِيهِنَّ جِبْرِيلُ! فَقَالَتْ بَلْ عَلَّمْنِي الْخَمْسَ كَلِمَاتِ الَّتِي عَلَّمَكُهُنَّ جِبْرِيلُ، قَالَ: قُولِي يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ وَيَا أَرْحَمَ الْمَسَاكِينِ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، فَانْصَرَفَتْ فَدَخَلَتْ عَلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: مَا وَرَاءَ كِ؟ فَقَالَتْ: ذَهَبْتُ مَنْ عِنْدَكَ لِلدُّنْيَا وَأَتَيْتُكَ بِالْآخِرَةِ . فَقَالَ: خَيْرُ أَيَّامِكَ (أَبُو الشَّيْخِ فِي جُزْءٍ مِنْ حَدِيثِهِ) وَكَمْ أَرَفِي رِجَالِهِ مِنْ جَرَحٍ إِلَّا أَنَّ صُورَتَهُ صُورَةَ الْمُرْسَلِ، فَإِنْ كَانَ سَوِيدٌ سَمِعَهُ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَهُوَ مُتَّصِلٌ .

❁❁ سويد بن غفلة سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تنگدستی نے آگھیرا تو آپ رضی اللہ عنہ نے سیدہ

فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کہا بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ذرا اپنا دامن تو پھیلا کے دیکھو۔ سیدہ جب دربار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئیں تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے فرمایا ”یہ دستک سیدہ فاطمۃ الزہراء کی معلوم ہوتی ہے۔“ خلاف معمول فاطمہ کے آنے کا کیا مقصد ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اٹھ کر فاطمہ کے لئے دروازہ کھولو۔ آپ رضی اللہ عنہا نے سیدہ کے لئے دروازہ کھولا اور عرض کرنے لگیں کہ آپ آج خلاف معمول تشریف لائیں؟ بعد ازاں سیدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ فرشتوں کی غذا تو تھلیل، تسبیح اور تحمید ہے لیکن ہماری غذا کے متعلق فرمائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ معبود فرمایا، گھر انہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو مہینہ بھر سے آگ تک نہیں جلی ہاں ہمیں کچھ بکریاں ہدیہ کی گئی ہیں، تبہاری مرضی ہو تو پانچ بکریاں تمہیں عطا کر دیں یا وہ پانچ کلمات تمہیں بتا دیں جو جبرائیل علیہ السلام نے میرے سامنے بیان کئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یوں کہا کرو اے سب سے اول اے سب سے آخر اے بے پناہ طاقت والے اے مسکینوں پر رحم کرنے والے اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے پروردگار۔ سیدہ واپس گھر آئیں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، تم نے یہ پیچھے کیا چھپا رکھا ہے؟ سیدہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ آپ نے تو طلب دنیا کے لئے بھیجا تھا جبکہ میں آخرت لے کر لوٹی ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ نے سیدہ کی تحسین فرماتے ہوئے ان کے اس دن کو بہترین قرار دیا۔

اس روایت کے راوی مجروح نہیں، ہاں یہ مرسل معلوم ہوتی ہے، اگر سوید کی سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سماعت پایہ ثبوت کو پہنچے تو پھر یہ روایت مرفوع ہے۔

## فرشتوں کی غذا

۷۔ عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذِهِ الْمَلَائِكَةُ طَعَامُهَا التَّهْلِيلُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ فَمَا طَعَامُنَا؟ قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا اقْتَسَمَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ نَارٌ مُنْذُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا فَإِنْ شِئْتَ أَمَرْتُ لَكَ بِخَمْسَةِ أَعْنُزٍ وَإِنْ شِئْتَ عَلَّمْتُكَ خَمْسَ كَلِمَاتٍ عَلَّمْنِيَهُنَّ جِبْرِيلُ فَقَالَتْ: بَلْ عَلَّمْنِي الْخَمْسَ كَلِمَاتِ الَّتِي عَلَّمَكُنَّ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ قُولِي: يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ



الْآخِرِينَ وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ . (ابو الشيخ فی فوائد الأصبهانيين، والدیلمی . ک)

❁ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فرشتوں کی غذا تو اللہ کی حمد و ثناء ہے لیکن ہماری غذا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا، قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، گھرا نہ نبوی میں تو مہینہ بھر سے آگ تک نہیں جلی ہاں تم چاہو تو پانچ بکریاں تجھے عطا کروں یا وہ کلمات تجھے بتاؤں جو جبرائیل علیہ السلام نے میرے سامنے بیان کئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! یوں کہا کرو اے سب سے اول اے سب سے آخر اے بے پناہ قوت والے اے مساکین پر رحم کرنے والے اور سب سے زیادہ مہربان رب۔

## آگ کی زنجیر

۸- يَا فَاطِمَةُ أَيْسُرُكَ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ: فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ (و)

فِي يَدِكَ سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ . (حم، ن، ک عن ثوبان)

❁ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! تجھے اچھا لگے گا کہ لوگ تمہیں فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر پکاریں جبکہ تو نے اپنے ہاتھوں میں یہ آگ کی زنجیر پہنی ہو۔

۹- اِذْهَبْ بِهَذَا إِلَى فُلَانٍ وَاشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَسَبٍ وَسِوَارِينَ مِنْ عَاجٍ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ

(۸) الطیالسی، المسندابی داؤد، ص ۱۳۳، رقم حدیث ۹۹۰۔

احمد، المسند ۲۷۹، ۴۷۸/۵۔

النسائی، السنن الصغریٰ ۱۵۸/۸، رقم حدیث ۵۱۴۰۔

ایضاً، السنن الکبریٰ ۴۳۴/۵، ۴۳۵، حدیث رقم ۹۴۴۱، ۹۴۴۰۔

الطبرانی، المعجم الکبیر ۱۰۲، ۱۰۱/۲، رقم حدیث ۱۳۳۸۔

الحاکم، المستدرک ۱۵۳، ۱۵۲/۳، رقم حدیث ۴۷۲۵۔

(۹) احمد، المسند ۲۷۵/۵۔

ابن ماجہ، السنن ۳۳۱/۱۔

ابو داؤد، السنن ۸۷/۳، رقم حدیث ۴۲۱۳۔

ابن عدی، الکامل ۲۷۱، ۲۷۰/۲۔

بَيْتِي وَلَا أَحَبُّ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا . (حم، دعن ثوبان)

❁❁ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا: اے ثوبان! یہ چیز فلاں کو دے کر میری فاطمہ کے لئے ایک عصب کا ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لاؤ بلاشبہ یہ میرے اہل بیت ہیں اس لئے مجھے اچھا نہیں لگتا کہ یہ جنت کی پاکیزہ نعمتیں دنیا میں ہی استعمال کر لیں۔

وضاحت: سنن ابوداؤد اور مسند احمد بن حنبل وغیرہ مصادر حدیث میں حدیث کا یہ لفظ ”عَصَب“ ”س“ کی بجائے ”ص“ کے ساتھ مذکور ہے۔ مترجم

### امت کے شریر لوگ

۱۰ - شَرَّارُ أُمَّتِي الَّذِينَ غَدُوا بِالنَّعِيمِ، الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَلْوَانَ الطَّعَامِ، وَيَلْبَسُونَ أَلْوَانَ الشَّيْبِ،

وَيَتَشَدَّقُونَ فِي الْكَلَامِ . (ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، ہب عن سیدہ فاطمۃ الزہراء)

❁❁ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جنہیں غذائی نعمتیں مل گئیں اور وہ انواع و اقسام کے کھانے کھاتے رنگے برنگے کپڑے پہنتے اور بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔

### حدود اللہ کے معاملے میں سفارش

۱۱ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجَحِّدُهُ

(۱۰) ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت ص ۱۱۱، رقم حدیث ۱۵۰ .

ایضاً، ذم الغیبة ص ۲۸، رقم حدیث ۱۰ .

ابن عدی، الکامل ۳۱۹/۵ .

البیہقی، الشعب الایمان ۳۳/۵ .

(۱۱) الطیالسی، المسند ابی داؤد ص ۲۰۳، ۲۰۵، رقم حدیث ۱۳۳۸

عبدالرزاق الصنعانی، المصنف ۲۰۲، ۲۰۱/۱۰ .

ابن ابی شیبہ، المصنف ۲۸۰/۷، ۲۷۳، ۲۷۴، رقم حدیث ۲۸۰۷۹ .

احمد، المسند ۳۲۹، ۱۶۲/۶ .

الدارمی، السنن ۲۲۷/۲، رقم حدیث ۲۳۰۲ =



فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَاتَى أَهْلَهَا أُسَامَةَ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَ أُسَامَةُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَ: يَا أُسَامَةُ لَا أَرَاكَ تَكَلِّمَ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ:  
ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُ إِذَا  
سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ  
فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا! فَقُطِعَ يَدُ الْمَخْزُومَةِ . (هـ)

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت لوگوں سے مال و متاع ادھار لے  
کر کر جاتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ اس کے اہل و عیال حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ  
کے پاس آ کر عذر کرنے لگے تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس عورت کی سفارش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا اسامہ! تم حدود اللہ کے معاملے میں سفارش کر رہے ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے  
ارشاد فرمایا، تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور کمزور آدمی چوری کرتا تو

البخاری، الجامع الصحيح ۸۸۰۸۷/۷، رقم حدیث ۳۷۳۳۔

ایضاً، ۵۱۳/۶، رقم حدیث ۳۷۷۵۔

ایضاً، ۸۷/۱۲، رقم حدیث ۶۷۸۸۔

المسلم، الجامع الصحيح ۱۳۱۶، ۱۳۱۵/۳، رقم حدیث ۱۶۸۸۔

ابن ماجہ، السنن ۸۵۱/۲، رقم حدیث ۲۵۳۷۔

ابو داؤد، السنن ۱۳۲/۴، رقم حدیث ۴۳۷۳، ۴۳۷۴۔

الترمذی، السنن ۳۸۰۳۷/۳، رقم حدیث ۱۴۳۔

النسائی، السنن ۷۴/۸، ۷۳، ۷۴، ۷۵۔

ابن جارود، المنقح من السنن الفسدة ۱۰۸، ۱۰۷/۳، رقم حدیث ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶۔

ابن حبان، الجامع الصحيح ۲۳۸/۱۰، ۲۳۹، رقم حدیث ۴۴۰۲۔

ابو نعیم، الحلیۃ الاولیاء ۴۳/۹، مختصراً

البیہقی، السنن الکبریٰ ۳۳۲/۸، ۳۵۳، ۳۵۴۔

الطحاوی، الشرح المعانی الآثار ۱۷۱، ۱۷۰/۳۔

اس کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی اس عورت کی جگہ ہوتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹا جاتا۔ بعد ازاں اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

وضاحت: بعض روایات میں مخزومی عورت کی بجائے قبیلہ قریش کی ایک عورت کا تذکرہ ملتا ہے جس کے چوری کرنے پر اس کے اہل و عیال نے چالیس اوقیہ سونا (رشوت) دے کر اس کی جان بخشی کرنا چاہی تھی۔ مترجم

### اُس کے چاہے بغیر کچھ بھی نہ ہو

۱۲- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، فَإِنَّ مِنْ الْأَجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذًا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبْسُتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ. وَكَانَ رَعْمُوا يَقُولُ إِذَا خَطَبَ: كُلُّ مَا هُوَ أَتِ قَرِيبٌ لَا بَعْدَ لِمَا يَأْتِي، لَا يُعْجَلُ اللَّهُ بِعَجَلَةٍ أَحَدٍ وَلَا يُخْلَفُ لَأَمْرِ النَّاسِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا مَا شَاءَ النَّاسُ، يُرِيدُ النَّاسُ أَمْرًا وَيُرِيدُ اللَّهُ أَمْرًا مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَلَوْ كَرِهَ النَّاسُ، لَا مُبْعَدَ لِمَا قَرَّبَ اللَّهُ وَلَا مُقَرَّبَ لِمَا بَعَدَ اللَّهُ، وَلَا يَكُونُ شَيْءٌ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ، وَكَانَ يَأْمُرُ عِنْدَ الرُّقَادِ وَخَلَفَ الصَّلَوَاتِ بَارِيعٌ وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً فَبَلَكَ مِائَةً، وَرَعَمَ سَالِمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ لِابْنَتَيْهِ فَاطِمَةَ. (كر)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجاہرین کے سوا میرے ہر امتی کی بخشش ہوگی۔ مجاہر وہ ہے جو رات کو گناہ کر کے صبح خود ہی اپنا راز افاش کر دے حالانکہ اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی ہو وہ لوگوں کو اپنا راز کا گناہ خود بتاتا پھرے جبکہ اس کا رب اس کی پردہ پوشی کرے لوگوں کے بقول آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں یوں ارشاد فرمایا ”عنقریب جو ہونے والا ہے ہو کر رہے گا اسے کوئی دور کرنے والا نہیں اللہ کسی کی جلد بازی کے سبب

(۱۲) البخاری، الجامع الصحیح ۳۸۶/۱۰، رقم حدیث ۶۰۶۹۔ بالاختصار

المسلم، الجامع الصحیح ۲۲۹۱/۳۔ رقم حدیث ۲۹۹۰۔ بالاختصار

البیہقی، السنن الکبریٰ ۵۷۲/۸، رقم حدیث ۱۷۵۹۹۔

ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ۳۲۹/۲۲۔



جلدی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں اپنی مرضی کرتا ہے لوگوں کی مرضی نہیں چلتی اللہ کی مرضی کچھ ہو اور لوگوں کی کچھ تو وہی ہوگا جو اللہ چاہے خواہ لوگ نہ چاہیں اسے کون دور کر سکتا ہے جسے اللہ قریب کرے اور اسے کوئی قریب نہیں کر سکتا جسے وہ دور کرے اس کے چاہے بغیر کچھ بھی نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے وقت اور نمازوں کے بعد چونتیس تکبیرات، تینتیس تسبیحات اور تینتیس بار تحمید کا حکم فرماتے یوں سو کا عدد پورا ہوا البتہ حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مذکورہ باتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمائیں۔

وضاحت: صحیح مسلم میں ”مُعَافَى“ کی بجائے ”مُعَافَاةٌ“ مذکور ہے، شیخ فواد عبدالباقی محشی و محقق صحیح مسلم نے بھی اسی کو معتد قرار دیا۔ مترجم

### ادھر بھی نگاہ کرم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اجْتَمَعْتُ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْعَبَّاسُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: كَبُرَ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي وَكَثُرَتْ مَوْتِي فَإِنْ رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْ تَأْمُرَ لِي بِكَذَا وَسَقَاءَ مِنْ طَعَامٍ فَا فَعَلْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: قَدْ فَعَلْتُ فَفَعَلْ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْمُرَ لِي كَمَا أَمَرْتَ لِعَمَّكَ فَا فَعَلْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: نَفْعَلُ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُنْتُ أَعْطَيْتَنِي أَرْضًا كَانَتْ مَعِيشَتِي مِنْهَا ثُمَّ قَبَضْتُهَا فَإِنْ أَرَدْتُ أَنْ تَرُدَّهَا عَلَيَّ فَا فَعَلْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَفْعَلُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَرَدْتُ أَنْ تُؤَلِّمَنِي هَذَا الْحَقَّ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ لَنَا فِي كِتَابِهِ مِنْ

(۱۳) ابن ابی شیبہ، المصنف ۵۱۶/۶، رقم حدیث ۳۳۳۴۹۔

احمد، المسند ۸۵، ۸۴/۱۔

البخاری، التاريخ الكبير ۳۸۵/۲۔

ابو یعلیٰ، المسند ۳۰۰، ۲۹۹/۱، رقم حدیث ۳۶۳۔

المقيلي، كتاب الضعفاء ۲۵۳/۱۔

ابن عدي، الكامل ۳۵۳/۲۔

البيهقي، السنن الكبرى ۳۴۳/۹۔

الْخُمْسِ فَأَقْسَمَهُ فِي حَيَاتِكَ كَى لَا يَنَازِعِيهِ أَحَدٌ بَعْدَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالِاهِ وَسَلَّمَ: نَفَعُلْ ذَلِكَ، فَوَلَّاهُ فَقَسَمْتُ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ وَلَّاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَسَمْتُ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ  
وَلَّاهُ عُمَرُ فَقَسَمْتُ فِي حَيَاتِهِ. (ش، حم، د، ع، ع، ق، ص)

❦ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ عباس اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم بارگاہ رسالت میں اکٹھے حاضر ہوئے عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں بوڑھا ہو گیا ہوں ہڈیاں کمزور پڑ گئیں اور تکالیف بھی روز افزوں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناسب سمجھیں تو میرے لئے اتنے وق طعام کا حکم نامہ صادر فرمائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے حکم دے دیا پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جیسے آپ نے اپنے چچا جان کی آرزو پوری فرمائی مجھ پر بھی ویسے ہی نگاہ کرم ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم کر دیں گے۔ پھر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ درخواست گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری گزر بسر کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قطعہ زمین عطا فرمایا تھا پھر مجھے اس عنایت سے محروم فرما دیا۔ اب پھر وہ عنایت فرمائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم کر دیں گے۔ بعد ازاں میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے وہ حق عطا فرمائیں جو کتاب اللہ میں بطور ”خمس“ اللہ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے اس کا بٹوارہ ہو جائے اور بعد میں تنازع کھڑا نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم تمہیں اس کی ملکیت سونپ دیں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے میں (علی المرتضیٰ) نے اس کا بٹوارہ کر دیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے میرے حق کی ملکیت سونپ دی تو میں نے اُن کے ہوتے ہوئے اس کا بٹوارہ کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی میرا حق مجھے دیا تو ان کے ہوتے ہوئے بھی میں نے اس کا بٹوارہ کر دیا تھا۔

وضاحت: مندا احمد میں ”قَدْ فَعَلْتُ“ کی بجائے ”نَفَعُلْ“ اور ”بِكَذَا وَسَقًا“ کی بجائے ”بِكَذَا وَكَذَا وَسَقًا“ مذکور ہے، حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نہایت دور اندیش شخصیت تھے، نیز حضرات شیخین رضی اللہ عنہما نے سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو آپ کا حق بطیب خاطر سونپ دیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اُن کے ہوتے ہوئے اس کا بٹوارا بھی کر لیا تھا، جس کا برملا اعتراف بھی کیا، اور تنازعات کا سد باب فرمایا، محققین اس حقیقت کو مد نظر رکھیں تو مسلکی افتراق و انتشار کی فضا کے گدلے پن کو کافی حد تک اجلا کیا جاسکتا ہے۔ مترجم

### خطاؤں کی بخشش کا سبب

۱۴ - يَا فَاطِمَةُ قُومِي إِلَى أَضْحَيْتِكَ فَاشْهَدِيهَا فَإِنَّهُ يُغْفِرُ لَكَ عِنْدَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِهِ، وَقَوْلِي: ﴿إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾



لَا شَرِيكَ لَهُ وَبَدَّلِكَ أَمْرٌ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۳﴾ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَذَا لَكَ وَلَأَهْلِ بَيْتِكَ خَاصَّةً؟ قَالَ: لَا بَلْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً. (طب، ك، وتعقب ق عن عمران بن حصين)

﴿۱۳﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ اور بوقت قربانی موجود رہو، کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ تمہاری لغزشوں کی بخشش کا سبب ہے ساتھ یہ کلمات بھی کہو: ﴿بِإِسْمِ اللَّهِ﴾ بلاشبہ میری نماز قربانی زندگی اور موت اللہ جہانوں کے پروردگار کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا تسلیم کرنے والا ہوں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ قربانی اہل بیت کے لئے مخصوص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس میں سارے اہل ایمان شامل ہیں۔

۱۵ - يَا فَاطِمَةُ قُومِي إِلَى أَضْحِيَّتِكَ فَاشْهَدِيهَا فَإِنَّ لَكَ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا يُغْفَرُ لَكَ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِكَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَذَا لَنَا خَاصَّةً؟ قَالَ: بَلْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً. (ك، وتعقب عن أبي سعد)

﴿۱۵﴾ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ! اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ اور بوقت قربانی وہاں موجود رہو، کیونکہ اس کا پہلا قطرہ خون تمہاری سابقہ لغزشوں کی بخشش کا سبب ہے۔ سیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ ہمارے ساتھ مخصوص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اس میں جملہ اہل ایمان شامل ہیں۔

وضاحت: سوچئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امت کا کس قدر خیال ہے، لیکن امت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا خیال کرتی ہے۔۔۔؟؟ مترجم

(۱۳) ابن عدی، الكامل ۲۶/۷۔

الطبرانی، المعجم الكبير ۲۳۹/۱۸، رقم حدیث ۶۰۰۔

الحاکم، المستدرک ۲۲۲/۴۔ و البیہقی، السنن ۲۳۸/۵، ۲۳۹، ایضاً ۲۸۳/۹۔

(۱۵) البزار، المسند ۵۹/۲، رقم حدیث ۱۴۰۲۔

العقيلي، كتاب الضعفاء ۳۷/۲۔

الحاکم، المستدرک ۲۲۲/۴۔

البیہقی، السنن الكبرى ۲۸۳/۹۔

۱۶- يَافَاطِمَةُ قُومِي وَاشْهَدِي أَصْحَبَتِكَ أَمَا أَنَّ لَكَ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دِمَهِهَا مَغْفِرَةً لِكُلِّ ذَنْبٍ، أَمَا أَنَّهُ يُجَاءُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلُحُومِهَا وَدِمَائِهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا حَتَّى تُوضَعَ فِي مِيزَانِكَ، هِيَ لَأَلِ مُحَمَّدٍ وَالنَّاسِ عَامَةً. (ق عن علي رضي الله عنه)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس جاؤ، اور قربانی کے وقت وہاں موجود بھی رہو، کیونکہ اس کا پہلا قطرہ خون ساری لغزشوں اور خطاؤں کو مٹا دینے کا باعث ہے بروز حشر اس کے گوشت اور خون سمیت ستر گنا بڑھا کر پیش کیا جائے گا پھر تیرے نامہ اعمال میں رکھا جائے گا یہ قربانی اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اور سارے لوگوں کے لئے عام ہے۔

### حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن کے امیر

۱۷- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوْاقِي فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَجَدْتُ فَاطِمَةَ قَدْ لَبَسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَقَدْ نَضَحَتْ الْبَيْتَ بِنُضُوحٍ، فَقَالَتْ: مَا لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَحْلَوْا، قُلْتُ لَهَا، إِنِّي أَهْلَلْتُ بِأَهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ: أَهْلَلْتُ بِأَهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ

(۱۶) عبد بن حميد، المنتخب من المسند ص ۵۵، رقم حديث ۷۸.

الحاكم، المستدرک ۲۳۷/۳.

البيهقي، السنن الكبرى ۲۸۳/۹.

الهيتمي، مجمع الزوائد و منبع الفوائد ۳/۳، رقم حديث ۵۹۳۳، ۵۹۳۵.

علي متقي هندي، كنز العمال ۱۰۲/۵، رقم حديث ۱۲۲۳۷.

(۱۷) اسحق بن راهويه، المسند ۳/۵، رقم حديث ۲۰۹۸.

ابو داؤد، السنن ۱۵۸/۲، رقم حديث ۱۷۹۷.

النسائي، السنن ۳۳۶/۲، رقم حديث ۳۷۰۵.



سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ، فَقَالَ لِي: انْحَرِزْ مِنَ الْبَدَنِ سَبْعًا وَبِسْتَيْنِ أَوْ سِتًّا وَبِسْتَيْنِ وَأَمْسِكْ  
لِنَفْسِكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَأَمْسِكْ لِي مِنْ كُلِّ بَذْنَةٍ مِنْهَا بَضْعَةً. (د، ن)

✽ ✽ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر بھیجا تو میں ان کے ہمراہ تھا وہاں آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ میرے پاس چند اوقیہ چاندی جمع ہو گئی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے واپسی کے بعد بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ میں نے دیکھا فاطمہ نے رنگدار کپڑے پہنے ہیں اور گھر کو خوشبو سے معطر کر رکھا ہے۔ میرے پوچھنے پر کہنے لگیں آپ کو کیا ہوا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا تو انہوں نے احرام کھول دیئے۔ میں نے جواب دیا کہ میرا تلبیہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلبیہ کے ساتھ ہے (یعنی قرآن) پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے کس کے لئے تلبیہ پڑھا؟ میں نے عرض کیا کہ میرا تلبیہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلبیہ کے ساتھ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تو قربانی ہمراہ لایا ہوں اور حج قرآن کا ارادہ کیا ہے پھر فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ سرسٹھ یا چھیا سٹھ اونٹوں کی قربانی دو تین تیس یا چونتیس اپنے لئے الگ کر لو اور ہراونٹ میں سے کچھ گوشت میرے لئے بھی رکھنا۔

وضاحت: حدیث سے واضح ہے کہ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہر صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو مقدم سمجھتے تھے، اس معاملے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور نہایت محتاط رویہ رکھتے تھے، چنانچہ مسند امام احمد بن حنبل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ”حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس آئے تو ہم نے انہیں قربانی کا گوشت پیش کیا، فرمانے لگے میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ نہ لوں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”قربانی کا گوشت ذوالحجہ سے ذوالحجہ تک (سارا سال) کھا سکتے ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوں کہ پہلے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت فرمائی تھی، پھر بعد میں اس کی اجازت مرحمت فرمائی تھی، یہ نسخ حدیث کی مثال بھی ہے۔ مترجم

### قربانی کا ثواب

۱۸- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ: قُومِي يَا فَاطِمَةُ فَاشْهَدِي أَصْحَابِكَ أَمَا إِنَّ لَكَ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دِمَهِمَا وَدِمَائِهَا مَغْفِرَةً لِكُلِّ ذَنْبٍ



أَصْبَتْهُ أَمَّا أَنَّهُ يُجَاءُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلُحُومِهَا وَدِمَائِهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا ثُمَّ تُوَضَّعُ فِي مِيزَانِكَ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ أَهْذِهِ لَالٍ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً فَهُمْ أَهْلٌ لَمَّا خُصُّوا بِهِ مِنْ خَيْرِ أَمِّ لَالٍ مُحَمَّدٍ وَالنَّاسِ عَامَةً؟ قَالَ: بَلْ هِيَ لَالٌ مُحَمَّدٍ وَلِلنَّاسِ عَامَةً. (ابن منيع، و عبد بن حميد، و ابن زنجويه، والدورقي، و ابن أبي الدنيا في الاضاحي، ق) وَضَعْفُهُ عَنْ يَزِيدِ بْنِ (أَبِي) حَبِيبٍ (عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ سُلَيْمَانَ، وَكِلاَهُمَا كَانَ ثِقَةً قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا، قَدِمَ عَلَيَّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ سَفَرٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَتُهُ فَاطِمَةُ بِلَحْمٍ مِنْ ضَحَايَاهَا فَقَالَ: أَوَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: إِنَّهُ قَدْ رَخَّصَ فِيهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ: كُلْهَا مِنْ ذِي الْحَجَّةِ إِلَى ذِي الْحَجَّةِ. (حم، و الخطيب في المتفق والمفترق)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا، اٹھو اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ اور قربانی کے وقت وہاں موجود رہو، کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ تمہاری ہر غزشت کی معافی کا باعث ہے۔ بروز قیامت اسے اس کے گوشت اور خون سمیت ستر گنا بڑھا کر لایا جائے گا اور میزان پر تولا جائے گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا اس قربانی کا ثواب صرف اہل بیت کے لئے ہے یا ساری امت کے لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساری امت کے لئے ہے۔

یہ روایت ابن منیع، عبد بن حمید، ابن زنجویہ، دورقی اور ابن ابی الدنیا نے ابواب الاضاحی میں ذکر کی ہے۔ یہ روایت یزید ابن ابی حبیب، سلیمان بن ابی سلیمان اور ان کی والدہ اُم سلیمان کی سند سے ضعیف ہے جبکہ مذکورہ دونوں راوی قابل اعتماد ہیں۔

اُم سلیمان عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر قربانی کے گوشت بارے پوچھنے لگیں تو زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے پہل اس سے منع فرمایا تھا لیکن بعد میں اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سفر سے لوٹے تو آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا آپ کے پاس قربانی کا گوشت لے کر آئیں۔ آپ نے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ممانعت نہیں فرمائی تھی؟ جواب دیا کہ آپ



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی اب اجازت عطا فرمائی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اس کا کھانا ذوالحجہ سے ذوالحجہ تک جائز ہے۔

وضاحت: مذکورہ حدیث سے نسخ حدیث ثابت ہوا یعنی اولاً قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت بعد ازاں اجازت مرحمت ہوئی۔ مترجم

### حدیث

۱۹- عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَلَدَتْ أُمَّةً لَهَا . الْحَدِيث . (ع)

حسن بن محمد سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک نوکرانی پر زنا کی حد جاری فرمائی۔

### علی تو مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں

۲۰- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ تَبِعَتْنَا ابْنَةُ حَمْزَةَ تَنَادِي يَا عَمَّ يَا عَمَّ فَنَأَى وَلْتَهَا بِيَدِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَى فَاطِمَةَ فَقُلْتُ: دُونَكِ ابْنَةُ عَمِّكِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اخْتَصَمْنَا فِيهَا أَنَا وَجَعْفَرُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَقَالَ جَعْفَرُ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا عِنْدِي يَعْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، فَقَالَ زَيْدُ ابْنَةُ أَخِي، فَقُلْتُ: أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا أَنْتَ يَا جَعْفَرُ فَأَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَمِنْنِي وَأَنَا مِنْكَ (أَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ) وَأَخُونَا وَمَوْلَانَا، وَالْجَارِيَةُ عِنْدَ خَالَتِهَا فَإِنَّ الْخَالََةَ وَالِدَةٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَرَوْجُهَا، قَالَ: إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ . (حم، د، وابن جرير، و صححه حب، ك)

(۱۹) احمد، المسند ۱۸/۲۷۱، رقم حدیث ۲۶۲۹۵ .

(۲۰) عبدالرزاق، المصنف ۷/۳۹۳، رقم حدیث ۱۳۶۰۲، ۱۳۶۰۳ .

ابن ابی شیبہ، المصنف ۵/۳۹۱، رقم حدیث ۲۸۲۷۸ .

البیہقی، السنن الکبریٰ ۸/۲۳۵ .

✽✽ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم مکہ سے سفر کے لئے نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہمارے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ مجھے چچا چچا کہہ کر پکارنے لگی۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سیدہ فاطمہ الزہراء کے حوالے کر دی اور کہا اپنی چچا زاد کو ساتھ رکھو۔ مدینہ میں آ کر میرے حضرت جعفر اور حضرت زید بن حارثہ کے درمیان اس بچی کے بارے میں اختلاف ہوا۔ حضرت جعفر نے کہا یہ میری چچا زاد ہے کیونکہ اس کی پھوپھی اسماء بنت عمیس میرے گھر میں ہے۔ حضرت زید نے کہا یہ تو میری بھتیجی ہے اور میں نے کہا یہ میری چچا زاد ہے اور میرے پاس ہی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جعفر! تیری صورت و سیرت میری طرح ہے علی! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور اے زید! تو ہمارا بھائی اور دوست ہے اور وہ بچی تو اپنی خالہ کے پاس ہے سو خالہ تو والدہ کی جگہ ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ تو میری بھتیجی ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

وضاحت: صحیح بخاری پر مصطفیٰ دیب البغا کی تعلیق میں ہے کہ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی اس بیٹی کا نام امامہ تھا، بعض نے عمارہ بنت سلول بنت عمیس بھی لکھا، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنی بھتیجی اس لئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہما کے درمیان رشتہ مواعنات قائم فرمایا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے ابولہب کی نوکرانی ثویبہ کا دودھ پیا تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، اور حدیث سے واضح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عظیم ماہر نفسیات بھی تھے، اور تنازعات و اختلافات کا ایسا خوبصورت فیصلہ فرماتے کہ عقل دنگ رہ جاتی۔ مترجم

## وراثتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۱- عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مِتَّ؟ قَالَ:

(۲۱) احمد، المسند ۳/۲۸۹۔

البخاري، الجامع الصحيح ۳/۷۰، رقم حدیث ۱۸۴۴۔

ایضاً، ۵/۳۵۷، ۳۵۸، رقم حدیث ۲۶۹۹۔

ایضاً، ۷/۵۷۰، ۵۷۱، رقم حدیث ۴۲۵۱۔

الترمذي، السنن ۳/۲۷۵، رقم حدیث ۹۳۸۔

ایضاً، ۳/۲۷۶، ۲۷۷، رقم حدیث ۱۹۰۴۔

ایضاً، ۵/۶۱۲، رقم حدیث ۳۷۶۵۔

ابو یعلیٰ، المسند ۱/۳۲۵، ۳۲۶، رقم حدیث ۴۰۵۔ بالاختصار



وَلَيْدِي وَأَهْلِي، قَالَتْ: فَمَا شَأْنُكَ وَرَثْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دُونَنَا، قَالَ: يَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَرَثْتُهُ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا دَارًا وَلَا غُلَامًا وَلَا مَالًا، قَالَتْ: فَسَهْمُ اللَّهِ الَّذِي جَعَلَهُ لَنَا وَصَافِيَتُنَا الَّتِي بِيَدِكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ يُطْعَمُ أَهْلُهُ مَا دَامَ حَيًّا فَإِذَا مَاتَ رُفِعَ ذَلِكَ عَنْهُمْ. وَفِي لَفْظٍ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ، إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمْنِيهَا اللَّهُ فَإِذَا مِتُّ كَانَتْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. (ابن

سعد)

❦❦ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے پوچھا اے ابوبکر! آپ کی وفات کے بعد آپ کا وارث کون ہوگا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میرے بیوی بچے۔ تو سیدہ نے فرمایا پھر آپ ہمیں محروم کر کے خود رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث کیسے بن بیٹھے؟ تو آپ نے جواب دیا اے بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قسم بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت سونا، چاندی، بکری، اونٹ، گھریار اور نوکر وغیرہ تھے نہ مال و دولت، جس کا میں وارث بن جاؤں۔ پھر سیدہ نے فرمایا اللہ کا وہ عطا کردہ حصہ جو ہمارے لئے مخصوص تھا وہ تو آپ کے قبضے میں ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ نبی جب تک دنیا میں رہتا ہے اپنے اہل و عیال کو کھلاتا پلاتا ہے اور وصال کے بعد اس کے اہل و عیال سے وہ ساز و سامان اٹھالیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ”آپ نے جواب دیا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک یہ وہ نوالہ ہے جو اللہ تعالیٰ نبی کے اہل و عیال کو کھلاتا ہے اور اس کے وصال کے بعد وہ سب کچھ مسلمانوں کے حصے میں چلا جاتا ہے۔

۲۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ایضاً، ۴۰۱/۱، رقم حدیث ۵۲۶۔

ابن حبان، الجامع الصحیح ۱/۲۲۹، ۲۳۰، رقم حدیث ۵۲۶۔

الہیوی، الشرح الستہ ۱۳/۱۳۸، ۱۴۰، رقم حدیث ۳۹۳۔

(۲۲) مالک، الموطأ ۲/۹۹۳، رقم حدیث ۴۷۔

عبدالرزاق، المصنف ۵/۴۷۱، ۴۷۲، رقم حدیث ۹۷۷۳، ۹۷۷۴۔

ابن سعد، الطبقات الکبریٰ ۲/۳۱۵۔

اسحاق بن راہویہ، المسند ۲/۳۳۱، ۳۳۲، رقم حدیث ۳۲۵۔

احمد، المسند ۱/۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱

أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَاطِمَةُ حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَقَدْكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسٍ خَيْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكَهُ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ . يَعْنِي مَالَ اللَّهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكُلِ . وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ

البخاري، الجامع الصحيح ٢٢٦/٦، ٢٢٤، رقم حديث ٣٠٩٣، ٣٠٩٢ .

أيضاً، ٩٤/٤، رقم حديث ٣٤١١، ٣٤١٢ .

أيضاً، ٩٠/٤، رقم حديث ٣٠٣٥، ٣٠٣٦ .

أيضاً، ٥٦٣/٤، رقم حديث ٣٢٣٠، ٣٢٣١ .

أيضاً، ١٢/٤، رقم حديث ٦٤٢٥، ٦٤٢٦، ٦٤٢٧ .

مسلم، الجامع الصحيح ١٦٤٩/٣، ١٦٨٢، رقم حديث ١٤٥٨، ١٤٥٩ .

ابو داود، السنن ١٦٠/٢، ١٦١، رقم حديث ٢٩٤٦، ٢٩٤٧ .

الترمذي، الشمائل المحمدية ص ٢٢٢، رقم حديث ٣٨٨ .

المروزي، مسند أبي بكر ص ٤٤، ٤٥، رقم حديث ٣٥، ٣٦، ٣٧ .

النسائي، السنن ١٣٢/٤، رقم حديث ١٣١ .

ابن جارود، المنتقى ٣٣٨/٣، رقم حديث ١٠٩٨ .

ابن حبان، الجامع الصحيح ١٥٢/١١، ١٥٣، رقم حديث ٣٨٢٣ .

ابو نعيم، الدلائل النبوة ٢٨٠، ٢٨٩/٤ .

البيهقي، السنن الكبرى ٢٩٤/٦، ٢٩٨، ٣٠٠، ٣٠١ .

أيضاً، ٦٥/٤ .

أيضاً، ١٣٣، ١٣٢/١٠ .

البيهقي، الشرح السنة ١٣٢/١١، ١٣٣، رقم حديث ٢٤٣١ .



النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيَّ فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، فَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَإِنِّي لَا أَلُو فِيهَا عَنِ الْحَقِّ وَإِنِّي لَمْ أَكُنْ لَأَتْرُكْ فِيهَا أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ. (ابن سعد، حم، خ، م، د، ن، ابن الجارود، أبو عوانة، حب، ق)

❀❀ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذریعہ پیغام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس مال سے اپنے حصہ وراثت کے بارے پوچھا جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مال فنی کی صورت میں عطا فرمایا تھا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اموال مدینہ اموال فدک اور بقیہ اموال خمس کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنایا کہ ہماری کوئی وراثت نہیں۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس میں سے صرف اس قدر لینا جائز ہے جو انہیں کھانے پینے کے لئے کفایت کرے۔ قسم بخدا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اموال و صدقات میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔ وہ بالکل اسی طرح ہیں جیسے زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں جیسے جیسے تصرف فرماتے تھے میں بھی ویسا ہی کروں گا، سو اس مال سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ رضی اللہ عنہا کو کچھ بھی نہ دیا لہذا سیدہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ رویہ اچھا نہ لگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ بات سمجھ گئے اور کہنے لگے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں ابوبکر کی جان ہے، اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلہ رحمی کرنا مجھے اپنی اولاد سے زیادہ عزیز ہے لیکن جس معاملے میں ہمارا اختلاف ہوا اس میں حق بجانب میں ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اموال میں جیسا تصرف فرمایا میں ان میں ذرہ برابر کمی بیشی کرنے کا روادار نہیں۔

وضاحت: صحیح ابن حبان میں ”لَا أَلُو فِيهَا عَنِ الْحَقِّ“ کی بجائے ”لَمْ آل فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ“ کے الفاظ مذکور ہیں، مذکورہ بالا روایت الفاظ ومعانی کے معمولی تفاوت سے متعدد کتب حدیث میں ملتی ہے۔ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے قدرے تفصیل سے لکھا۔ اس میں جو وراثت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ مذکور ہے اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان کافی متنازعہ ہے اس کی تفصیلیبحاث و شروحات حدیث میں ہی ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ ذیلی سطور میں اختصار کے ساتھ فریقین کا موقف نذر قارئین ہے۔

علمائے اہل تشیع کے نزدیک فدک سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا حق تھا، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی فدک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ فرمادیا تھا اور اس کے گواہ حضرت علی المرتضیٰ اور سیدہ ام ایمن رضی



اللہ عنہا تھے لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گواہی قبول نہ کی اور سیدہ رضی اللہ عنہا کو ان کے حق وراثت سے محروم کر دیا اور قرآن کو چھوڑ کر ایک موضوع روایت کا سہارا لیا کہ انبیاء کی وراثت مال و دولت نہیں ہوتی بلکہ وہ سب کچھ صدقہ ہے جو انبیاء چھوڑ جائیں۔

علمائے اہل سنت کہتے ہیں کہ سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہبہ کا نہیں بلکہ مال وراثت کا مطالبہ کیا تھا کہ اہل بیت علیہم الرضوان کی ضروریات کی تکمیل کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقیہ مال میں وراثت جاری کی جائے یعنی سیدہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کی صحت تسلیم کر لی تھی۔ اب اختلاف صرف اس بات میں تھا کہ سیدہ رضی اللہ عنہا حدیث کے مفہوم میں تخصیص فرما رہی تھیں جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے مفہوم کو عام سمجھ رہے تھے۔ بعد ازاں جب آپ رضی اللہ عنہ نے سیدہ رضی اللہ عنہا کو یہ یقین دلایا کہ وہ فدک کی آمدنی سے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضروریات پوری کرتے رہیں گے تو سیدہ رضی اللہ عنہا اس بات پر ان سے متفق ہو گئی تھیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مترجم

### ابوبکر رضی اللہ عنہ کا شانہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میں

۲۳- عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا مَرَضَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ يَا فَاطِمَةُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ، فَقَالَتْ: أَتَحِبُّ أَنْ أَذِنَ لَهُ، قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَتْ لَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَتَرَضَّاهَا. وَقَالَ وَاللَّهِ مَا تَرَكَتُ الدَّارَ وَالْمَالَ وَالْأَهْلَ وَالْعَشِيرَةَ إِلَّا ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ وَمَرْضَاةِ رَسُولِهِ وَمَرْضَاتِكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَقَالَ: هَذَا مُرْسَلٌ حَسَنٌ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَقُلْتُ: مُرْسَلَاتُ الشَّعْبِيِّ صَحِيحَةٌ عِنْدَ أئِمَّةِ الْمَعْرِفَةِ النَّقْدَةِ: قَالَ الْعَجَلِيُّ: مُرْسَلُ الشَّعْبِيِّ صَحِيحٌ وَلَا يَكَادُ يُرْسَلُ إِلَّا صَحِيحًا وَمَنْ يَعْرِضُ بِالْقُدْوَةِ الْحَسَنِ الْبَصَرِي كَمَا فِي مُقَدِّمَةِ صَحِيحِ مُسْلِمٍ.

شعبی سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بیمار پڑ گئیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے کی اجازت چاہی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سیدہ رضی اللہ عنہا سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، کیا آپ ان کی آمد پر خوش ہیں؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں، پھر سیدہ رضی اللہ عنہا نے اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی بیمار پرسی کے لئے اندر آئے



اور کہا قسم بخدا میرا ترکہ میرا گھر بار مال و دولت اور اہل و عیال سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اور اے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری رضا و خوشنودی کے لئے ہے۔

مذکورہ روایت ایک سند کے اعتبار سے مرسل ہے اور ایک سند سے حسن ہے نیز اسناد صحیح سے بھی مروی ہے کیونکہ میرے (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے) نزدیک روایات شععی جو سند کے اعتبار سے مرسل ہیں، آئمہ فن اور اصحاب نقد و جرح کے ہاں صحیح سمجھی جاتی ہیں۔ علامہ عجلی نے بھی مرسل شععی کو صحیح قرار دیا ہے اور مقدمہ صحیح مسلم میں مذکور ہے کہ حسن بصری کا خوشہ چین مرسلات شععی کو صحیح سمجھتا ہے۔

### اموال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقسیم

۲۴- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ وَرَثَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمْ أَهْلُهُ قَالَ: بَلْ أَهْلُهُ، قَالَتْ فَمَا بَالُ الْخُمْسِ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا أَطْعَمَ اللَّهُ نَبِيًّا طَعْمَةً ثُمَّ قَبَضَهُ كَانَتْ لِلَّذِي يَلِي بَعْدَهُ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ رَأَيْتُ أَنْ أَرَدَهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، قَالَتْ: فَأَنْتَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ، ثُمَّ رَجَعَتْ. (حم، م، د، وابن جرير، ق)

❁❁ حضرت ابو طفیل سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور پوچھا اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں یا اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس پر سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر خمس کے بارے آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے

(۲۴) احمد، المسند ۴/۱.

ابو داؤد، السنن ۱۴۴/۳، رقم حدیث ۲۹۷۳.

المروزی، مسند ابی بکر ص ۱۲۱، ۱۲۲، رقم حدیث ۷۸ =

ابو یعلیٰ، المسند ۴۰/۱، رقم حدیث ۳۷.

ایضاً، ۱۱۹/۱۲، رقم حدیث ۶۷۵۲.

البیہقی، السنن الكبرى ۳۰۳/۶.

سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی نبی کو رزق عطا فرمائے تو اس کے وصال کے بعد وہ رزق خلیفہ وقت کی ذمہ داری میں ہوتا ہے لہذا جب میں نے مسند خلافت سنبھالی تو مناسب یہی سمجھا کہ اموال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو فرمان آپ نے سنا ہے وہ آپ ہی بہتر جائیں، بعد ازاں آپ رضی اللہ عنہا لوٹ گئیں۔

وضاحت: مسند احمد میں ”جاءت فاطمة“ کی بجائے ”أرسلت فاطمة“ کے الفاظ مذکور ہیں۔ یعنی فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا نے خود تشریف لانے کی بجائے پیغام بھیجا۔

۲۵- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي تُوفِّيَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بُويعَ لِأَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ مَعَهَا عَلِيٌّ فَقَالَتْ: مِيراثِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبِي (فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِنْ الرِّثَّةِ أَوْ مِنَ الْعَقْدِ؟ قَالَتْ: فَذَكَ وَخَيْرَ وَصَدَقَاتِهِ بِالْمَدِينَةِ أَرْتُهَا كَمَا يَرْتُكَ بَنَاتُكَ إِذَا مِتَّ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَبُوكَ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنِّي وَأَنْتِ خَيْرٌ مِن بَنَاتِي، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا نُورُثُ، مَا تَرَكَنَاهُ صَدَقَةٌ. يَعْنِي: هَذِهِ الْأَمْوَالُ الْقَائِمَةُ. فَتَعْلَمِينَ أَنَّ أَبَاكَ أَعْطَاكَهَا، فَوَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ نَعَمْ لَأُقْبِلَنَّ قَوْلَكَ وَلَا أَصَدَّقَنَّكَ، قَالَتْ: جَاءَ تَنِي أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّهُ أَعْطَانِي فَذَكَ، قَالَ عُمَرُ: فَسَمِعْتِهِ يَقُولُ هِيَ لَكَ؟ فَإِذَا قُلْتُ قَدْ سَمِعْتِهِ فَهِيَ لَكَ فَإِنَّا أَصَدَّقُكَ فَأَقْبِلْ قَوْلَكَ! قَالَتْ: قَدْ أَخْبَرْتُكَ بِمَا عِنْدِي. (ابن سعد) وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ سِوَى الْوَاقِدِيِّ.

⊗⊗ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے دن ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہو گئے۔ دوسرے روز سیدہ فاطمہ الزہراء اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بابا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت کا پوچھا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواباً پوچھا کہ آپ کی مراد گھر کے سامان سے ہے یا جائیداد سے؟ سیدہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ فدک، اموال خیبر اور اموال مدینہ ہماری وراثت ہیں بالکل اسی طرح جیسے آپ کی وفات کے بعد آپ کا ترکہ آپ کی بیٹیوں کے لئے ہوگا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم بخدا آپ کے بابا مجھ سے افضل اور آپ میری بیٹیوں سے افضل



ہیں، لیکن حق یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا تھا ہماری کوئی وراثت نہیں، ہم جو کچھ بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے یعنی مذکورہ اموال صدقہ ہیں اب آپ بہتر جانتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو یہ سب کچھ عطا فرمایا یا نہیں؟ خدا کی قسم اگر آپ اس بات کی تصدیق کریں تو مجھے آپ کی بات قبول کرنے میں کوئی تامل نہیں۔ تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ام ایمن کے بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فدک عطا فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً بول پڑے، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے بذات خود سنا ہے؟ اگر آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات خود سنی ہے تو پھر میں بھی آپ کی تائید کروں گا۔ آخر کار سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے جو کچھ معلوم تھا وہ میں نے آپ کے سامنے کہہ دیا ہے۔

مذکورہ حدیث کے سارے راوی واقفی کے علاوہ ثقہ ہیں۔

وضاحت: شیخ البری خانی محشی و محقق کنز العمال نے بحوالہ صحاح جوہری لفظ ”الرثۃ“ کسرہ کے ساتھ مراد لیا، الف واو سے بدل دیا گیا اور ہاء واو کے عوض لگائی گئی، یعنی والد کی میراث، جب کہ ”عقد“ عین کے ضمہ سے ہا مراد لیا ہے۔ جب کہ شیخ علی محمد عمر شی و محقق طبقات ابن سعد نے ”الرثۃ“ سے مراد گھر کا فالتو سامان اور ”عقد“ عین کے ضمہ سے ”عقدۃ“ کی جمع مراد لی یعنی وہ زمین جس میں کھجوروں کے درخت بکثرت ہوں۔ مترجم

### حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی قوت استدلال

۲۶- عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَطْلُبُ مِيرَاثَهَا وَجَاءَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَطْلُبُ مِيرَاثَهُ وَجَاءَ مَعَهُمَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا نُورِثُ، مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً (وَمَا كَانَ النَّبِيُّ يَعُولُ، (فَعَلَى) فَقَالَ عَلِيٌّ ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ﴾ وَقَالَ زَكْرِيَّا: ﴿يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ﴾ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ هَكَذَا وَأَنْتَ وَاللَّهِ تَعْلَمُ مِثْلَ مَا أَعْلَمُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: هَذَا كِتَابُ اللَّهِ يَنْطِقُ فَسَكُتُوا وَانصَرَفُوا. (ابن سعد)

ابو جعفر سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء عباس بن عبدالمطلب اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت طلب کرنے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنایا کہ ہماری کوئی وراثت نہیں، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ لہذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ اپنے اہل و عیال پر خرچ فرماتے تھے وہ میرے ذمہ ہے۔ اس پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی ﴿اور سلیمان داؤد کے وارث بنے﴾ اور ذکر یا علیہ السلام نے بھی تو فرمایا تھا ﴿جو میرا جانشین ہو اور یعقوب کی اولاد کا وارث بنے﴾ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ بات درست ہے لیکن اے علی! جو میں کہہ رہا ہوں اس کا بھی آپ کو بخوبی علم ہے اس پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ اللہ کی کتاب بول رہی ہے تو سب خاموش ہو گئے اور اپنی اپنی راہ لی۔

### آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ

۲۷- عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ تَسْأَلُهُ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبَى لَهُمْ فِي حَيَاتِي وَلَيْسَ لَهُمْ بَعْدَ مَوْتِي. (ابن راہویہ، وفيہ الکلبی متروک)

❀❀ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت داروں کے حصے کے حصول کے لئے تشریف لے گئیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے قرابت داروں کا حصہ میری ظاہری حیات تک ہے بعد از وصال نہیں۔

مذکورہ حدیث میں کلبی متروک ہے۔

وضاحت: مسند الحق بن راہویہ میں لفظ ”ذوی القربی“ کی بجائے ”ذی القربی“ مذکور ہے۔ مترجم

### حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اظہار افسوس

۲۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لَهُ فِي مَرَضٍ مَوْتِهِ: إِنِّي لَا آسِي عَلَى شَيْءٍ إِلَّا عَلَى ثَلَاثٍ فَعَلْتُهُنَّ، وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْهُنَّ، وَثَلَاثٌ لَمْ أَفْعَلْهُنَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي فَعَلْتُهُنَّ، وَثَلَاثٌ وِدِدْتُ أَنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْهُنَّ فَأَمَّا الَّتِي



فَعَلَتْهَا وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْهَا وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَكْشِفُ بَيْتَ فَاطِمَةَ وَتَرَكَتُهُ، وَأَنِّي أَغْلِقُ عَلَى الْحَرْبِ وَوَدِدْتُ أَنِّي يَوْمَ سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ كُنْتُ قَدَفْتُ الْأَمْرَ فِي عُنُقِ أَحَدِ الرَّجُلَيْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ أَوْ عُمَرَ فَكَانَ أَمِيرًا وَكُنْتُ وَزِيرًا وَوَدِدْتُ أَنِّي حَيْثُ وَجَّهْتُ خَالِدًا إِلَى أَهْلِ الرَّدَّةِ أَقَمْتُ بِذِي الْقَصَّةِ فَإِنْ ظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ ظَهَرُوا أَوْ لَا كُنْتُ بِصَدَدٍ لِقَاءِ (أَوْ) مَدَدٍ، وَأَمَّا الثَّلَاثُ الَّتِي تَرَكَتُهَا وَوَدِدْتُ أَنِّي فَعَلْتُهَا فَوَدِدْتُ أَنِّي يَوْمَ أُتِيتُ بِالْأَشْعَثِ أَسِيرًا ضَرَبْتُ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ يُحْيِلُ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يَرِي شَرًّا إِلَّا أَعَانَ عَلَيْهِ، وَوَدِدْتُ أَنِّي يَوْمَ أُتِيتُ بِالْفَجَاءَةِ لَمْ أَكُنْ أَحَرَقْتُهُ وَ (كُنْتُ) قَتَلْتُهُ سَرِيحًا أَوْ طَلَفْتُهُ نَجِيحًا وَوَدِدْتُ أَنِّي حَيْثُ وَجَّهْتُ خَالِدًا إِلَى (أَهْلِ) الشَّامِ كُنْتُ وَجَّهْتُ عُمَرَ إِلَى الْعِرَاقِ فَأَكُونُ قَدْ بَسَطْتُ يَدَيَّ يَمِينًا وَشِمَالًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الثَّلَاثُ الَّتِي وَدِدْتُ أَنِّي (كُنْتُ) سَأَلْتُ عَنْهُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَدِدْتُ أَنِّي سَأَلْتُهُ فِيمَنْ هَذَا الْأَمْرُ، فَلَا يَنَازِعُهُ أَهْلُهُ، وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ سَأَلْتُهُ هَلْ لِلْأَنْصَارِ فِي هَذَا الْأَمْرِ شَيْءٌ، وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ سَأَلْتُهُ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَةِ وَابْنَةِ الْأُخْتِ، فَإِنَّ فِي نَفْسِي مِنْهَا حَاجَةً (أَبُو عُبَيْدٍ فِي كِتَابِ الْأَمْوَالِ، عَقِ، وَخَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَطْرَابَلِسِيُّ فِي فَصَائِلِ الصَّحَابَةِ، طَب، كَر، ص، وَقَالَ: إِنَّهُ حَدِيثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخْرَجَ (خ) فِي كِتَابِهِ غَيْرَ شَيْءٍ مِنْ كَلَامِ الصَّحَابَةِ .

❁❁ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض وفات کے دوران ان سے تین باتوں پر اظہار افسوس کیا کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا جو میں نے کیا اور تین کام کر لیتا تو اچھا ہوتا جو میں نے نہیں کئے جب کہ تین باتیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لینی چاہیے تھیں، جو تین کام مجھے نہیں کرنے

(۲۸) ابو عبید، کتاب الاموال ص ۱۲۲، ۱۲۵، رقم حدیث ۳۵۳، ۳۵۴ .

عقیلی، الضعفاء ۳/ ۲۱۹، ۲۲۱ .

الطبرانی، المعجم الكبير ۱/ ۶۲، ۶۳، رقم حدیث ۴۳ .

ابو نعیم، الحلیۃ الاولیاء ۱/ ۳۲ .

ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ۱۳/ ۱۲۲، ۱۲۳ .

چاہیے تھے ان میں ایک سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے گھر کو بے پردہ نہ کرتا گو کہ بعد ازاں جنگ کے وقت مجھے ایسا ہی کرنا پڑا (یعنی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی مخالفت نہ کرتا)، اور یہ کہ سقیفہ بنو سعدہ کے دن معاملہ خلافت دو مردوں ابو عبیدہ ابن جراح اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیتا، ان میں سے کوئی ایک امیر ہوتا اور میں وزیر اور یہ کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو جب مرتدین کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا تھا تو اچھا ہوتا کہ میں مقام ذوالقصہ ہی میں ٹھہر جاتا، اگر مسلمان کامیاب ہو جاتے تو خوب و گرنہ مقابلہ کرتا اور مسلمانوں کی مدد کرتا اور جو تین کام مجھے کرنے چاہیے تھے اور نہیں کئے ان میں سے ایک اشعث جب میرے سامنے قیدی بنا کر لایا گیا تو اسے قتل کرنا چاہئے تھا، کیوں کہ میں نے دیکھا کہ وہ بعد ازاں بھی فساد کو ہوا دیتا رہا۔ اور یہ کہ غفۃ سلمیٰ کو جلانے کی بجائے باندھ کر مار ڈالنا چاہیے تھا یا اسے چھوڑ دینا چاہیے تھا اور کیا اچھا ہوتا کہ خالد رضی اللہ عنہ کو شام کی طرف روانہ کیا تھا تو عمر رضی اللہ عنہ کو عراق کی جانب روانہ کر دیتا اور خود اللہ کی بارگاہ میں دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا کرتا اور جو تین باتیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لینی چاہیے تھیں ان میں سے ایک معاملہ خلافت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لیتا تا کہ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کا اس میں تنازع نہ ہوتا، دوسرا معاملہ خلافت میں انصار کی شمولیت کا بھی پوچھ لیتا اور تیسرا پوچھ بھی اور چھٹی کی وراثت کے بارے میں سوال کر لیتا کیونکہ اس پر میرا دل مطمئن نہیں۔

یہ روایت محدث ابو عبیدہ نے کتاب الاموال میں محدث عقیلی نے اور خثیمہ بن سلیمان اطرابلسی نے فضائل صحابہ میں ذکر کی۔ محدث طبرانی، ابن عساکر، محدث عبد بن منصور نے بھی اسے روایت کیا اور کہا کہ یہ روایت حسن ہے البتہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مذکور نہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کلام صحابہ رضی اللہ عنہم کے بغیر اسے روایت کیا۔

۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ تَطْلُبُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمِعْنَاهُ يَقُولُ: لَا أُوْرَثُ. (حم، ق و لفظہ: لَا أُوْرَثُ مَا تَرَ كَنَاهُ صَدَقَهُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی وراثت کا مطالبہ لے کر آئیں تو انہوں نے جواب دیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری کوئی وراثت نہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے یوں بھی روایت کیا



کہ ”ہماری کوئی وراثت نہیں ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔“

۳۰- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مِتَّ؟ قَالَ: وَلَدِي وَأَهْلِي، قَالَتْ: فَمَا لَنَا لَا نَرِثُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ لَا يُوْرَثُ، وَلَكِنِّي أَغُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَعُولُ وَأَنْفَقَ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ. (حم، ق) وَرَوَاهُ (ت، ق) مَوْصُولًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ: حَسَنٌ غَرِيبٌ.

❁❁ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کے بعد آپ کی میراث کسے ملے گی؟ آپ نے جواب دیا میرے اہل و عیال کو، تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ پھر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت کیوں نہیں مل سکتی؟ آپ نے جواباً کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کی میراث نہیں ہوتی۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل و عیال کی ذمہ داری مجھ پر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کا خرچ اٹھاتے تھے اب میں ان کا خرچ اٹھاؤں گا۔

شیخین اور امام ترمذی نے یہ روایت ابوسلمہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے موصولاً روایت کی اور اسے حسن غریب قرار دیا۔

### خلافت صدیقی کیلئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سختی

۳۱- عَنْ أَسْلَمَ أَنَّهُ جِئَ بِبُؤَيْعٍ لِأَبِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ يَدْخُلُونَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيُشَاوِرُونَهَا وَيَرْجِعُونَ فِي أَمْرِهِمْ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ خَرَجَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ فَقَالَ

(۳۰) احمد، المسند ۱۰/۱.

ترمذی، السنن ۳/۱۵۸، ۱۵۷، رقم حدیث ۱۶۰۸، ۱۶۰۹.

ایضاً، الشماثل ص ۲۴۲، رقم حدیث ۳۸۸.

الدارقطنی، کتاب العلل ۱/۲۱۸، ۲۱۹.

البیہقی، السنن ۶/۳۰۲.

(۳۱) ابن ابی شیبہ، المصنف ۷/۳۳۲، رقم حدیث ۳۷۰۴۵.



يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ (وَاللَّهُ) مَا مِنْ الْخَلْقِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَبِيكَ وَمَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبَّ إِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيكَ مِنْكَ وَأَيُّمَ اللَّهُ مَا ذَاكَ بِمَا نَعِي إِنْ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ النَّفَرُ عِنْدَكَ أَنْ أَمَرْتُهُمْ أَنْ يُحَرِّقَ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا خَرَجَ عَلَيْهِمْ عُمَرُ، جَاءَ وَقَالَتْ: تَعْلَمُونَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِي وَقَدْ حَلَفَ بِاللَّهِ لَنْ عُدْتُمْ لِيَحَرِّقَنَّ عَلَيْكُمُ الْبَابَ وَأَيُّمَ اللَّهُ لِيَمِضِينَ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ فَاَنْصَرِفُوا رَاشِدِينَ فَرَوْا رَأَيْكُمْ وَلَا تَرْجِعُوا إِلَيَّ فَاَنْصَرِفُوا عَنْهَا وَلَمْ يَرْجِعُوا إِلَيْهَا حَتَّى بَايَعُوا لِأَبِي بَكْرٍ (ش)

❁❁ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں معاملہ خلافت کے متعلق گفتگو و مشاورت کرنے کے لئے آئے اور پھر چلے گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو سیدہ فاطمہ الزہراء کے پاس آ کر کہنے لگے اے حبیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قسم بخدا ساری دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بابا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور ان کے بعد سارے جہان میں آپ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں لیکن خدا کی قسم، آپ کی یہ محبت و عزت اس معاملے میں رکاوٹ نہیں بن سکتی کہ یہ لوگ آپ کے گھر میں جمع ہوں تو میں ان سب کے ساتھ اس گھر کو جلا دینے کا حکم نہ دوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لوٹ جانے کے بعد جب دونوں واپس آئے تو سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے دونوں سے کہا، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ابھی ابھی میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تھے اور قسم اٹھا کر دھمکی دے رہے تھے کہ تم نے اگر معاملہ خلافت میں اختلاف کیا تو وہ تمہارے سمیت اس گھر کو آگ لگا دیں گے اور مجھے لگتا ہے کہ وہ یقیناً ایسا کر گزریں گے لہذا آپ واپس جا کر اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے سے پہلے میرے پاس نہ آئیں، بعد ازاں دونوں چلے گئے اور گھر آنے سے پہلے یہی مناسب جانا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت تسلیم کر لیں۔

وضاحت: مصنف ابن ابی شیبہ کی مذکورہ روایت، انسب الاشراف بلاذری اور چند ایک دوسری کتب کی روایات کی بنیاد پر علمائے اہل التشیع کا یہ موقف ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خلاف صدیقی سے انکار پر آپ کے گھر کو آگ لگا دی، اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی بے حرمتی و بے ادبی ہوئی، جب کہ روایت سے واضح ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خلافت صدیقی تسلیم کر لی تھی جس کا اقرار علمائے اہل التشیع کو بھی ہے، لہذا وجہ تنازع ختم ہونے کے باوجود گھر کو آگ لگانا، اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی (معاذ اللہ) بے حرمتی و بے ادبی وغیرہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ مترجم

۳۲- عَنْ زَافِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَامِرٍ بْنِ وَائِلَةَ قَالَ: كُنْتُ عَلَى الْبَابِ يَوْمَ الشُّورَى فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ بَيْنَهُمْ فَسَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: بَايَعَ النَّاسُ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنَا وَاللَّهُ أَوْلَى بِالْأَمْرِ مِنْهُ وَأَخَقُّ بِهِ مِنْهُ فَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ مَخَافَةً أَنْ



يَرْجِعُ النَّاسُ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ، ثُمَّ بَايَعَ النَّاسُ عُمَرَ وَأَنَا وَاللَّهُ أَوْلَى  
بِالْأَمْرِ مِنْهُ وَأَحَقُّ بِهِ مِنْهُ فَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ مَخَافَةً أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ  
رِقَابَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ، ثُمَّ أَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُبَايِعُوا عُثْمَانَ إِذَنْ أَسْمَعُ وَأُطِيعُ، إِنَّ عُمَرَ جَعَلَنِي  
فِي خَمْسَةِ نَفَرٍ أَنَا سَادِسُهُمْ لَا يَعْرِفُ لِي فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِي الصَّلَاحِ وَلَا يَعْرِفُونَهُ لِي كُنُفًا فِيهِ  
شَرْعٌ سَوَاءٌ، وَإِيمُ اللَّهِ لَوْ أَشَاءَ أَنْ يَتَكَلَّمَ ثُمَّ لَا يَسْتَطِيعُ عَرَبِيَّتُهُمْ وَلَا عَجَمِيَّتُهُمْ وَلَا الْمُعَاوِدُ  
مِنْهُمْ وَلَا الْمُشْرِكُ رَدَّ خَصْلَةٍ مِنْهَا لَفَعَلْتُ، ثُمَّ قَالَ: نَشَدْتُكُمْ بِاللَّهِ أَيُّهَا النَّفَرُ جَمِيعًا أَفِيكُمْ  
أَحَدٌ أَخُو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا تُنَمِّ قَالَ: نَشَدْتُكُمْ  
بِاللَّهِ أَيُّهَا النَّفَرُ جَمِيعًا أَفِيكُمْ أَحَدٌ لَهُ عَمٌّ مِثْلُ عَمِّي حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسَدُ اللَّهِ وَأَسَدُ  
رَسُولِهِ وَسَيِّدُ الشُّهَدَاءِ قَالُوا اللَّهُمَّ لَا تُنَمِّ قَالَ: أَفِيكُمْ أَحَدٌ لَهُ أَخٌ مِثْلُ أَخِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ ذِي الْجَنَاحَيْنِ الْمُوَشَّى بِالْجَوْهَرِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ  
فَهَلْ أَحَدٌ لَهُ سِبْطٌ مِثْلُ سِبْطِي الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ؟ قَالُوا اللَّهُمَّ لَا، أَفِيكُمْ أَحَدٌ لَهُ زَوْجَةٌ مِثْلُ زَوْجَتِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ كَانَ أَقْتَلَ لِمُشْرِكِي قُرَيْشٍ  
عِنْدَ كُلِّ شَيْدِيَّةٍ تَنْزِلُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنِّي؟ قَالُوا اللَّهُمَّ لَا، قَالَ  
أَفِيكُمْ أَحَدٌ كَانَ أَعْظَمَ غِنًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ اضْطَجَعْتُ عَلَى  
فِرَاشِهِ وَوَقَيْتُهُ بِنَفْسِي وَبَذَلْتُ لَهُ مَهْجَةً دَمِي؟ قَالُوا اللَّهُمَّ لَا، قَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ كَانَ يَأْخُذُ  
الْخُمْسَ غَيْرِي وَغَيْرُ فَاطِمَةَ؟ قَالُوا اللَّهُمَّ لَا، قَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ كَانَ لَهُ سَهْمٌ فِي الْحَاضِرِ

(٣٢) عُقَيْلِي، الضعفاء ١/ ٢١٢، ٢١١.

ابن جوزي، الموضوعات ١/ ٣٨٠، ٣٨١.

الذهبي، ميزان الاعتدال في نقد الرجال ١/ ٢٢١، ٢٢٢.

ابن حجر، اللسان الميزان ٢/ ١٥٦، ١٥٧.

السيوطي، اللآلئ المصنوعة في الأحاديث الموضوعة ١/ ٣٦١، ٣٦٢.

ابن عراق، تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشيعية الموضوعة ١/ ٣٥٨، ٣٥٩.



وَسَهْمٌ فِي الْغَائِبِ غَيْرِي؟ قَالُوا اَللّٰهُمَّ لَا، قَالَ اَكَانَ اَحَدٌ مُّطَهَّرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ غَيْرِي حِينَ سَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَبْوَابَ الْمُهَاجِرِينَ وَفَتَحَ بَابِي فَقَامَ اِلَيْهِ عَمَاهُ حَمْرَةٌ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! سَدَّدْتَ اَبْوَابَنَا وَفَتَحْتَ بَابَ عَلِيٍّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنَا فَتَحْتُ بَابَهُ وَلَا سَدَّدْتُ اَبْوَابَكُمْ بَلِ اللّٰهُ فَتَحَ بَابَهُ وَسَدَّ اَبْوَابَكُمْ، قَالُوا اَللّٰهُمَّ لَا، قَالَ اَفِيكُمْ اَحَدٌ تَمَّ اللّٰهُ نُورَهُ مِنَ السَّمَاءِ غَيْرِي حِينَ قَالَ ﴿وَاَتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ﴾ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ لَا، قَالَ اَفِيكُمْ اَحَدٌ نَاجَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِنِّي عَشْرَةَ مَرَّةً غَيْرِي حِينَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةٌ﴾ قَالُوا اَللّٰهُمَّ لَا، قَالَ اَفِيكُمْ اَحَدٌ تَوَلَّى عَمَضَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي؟ قَالُوا اَللّٰهُمَّ لَا، قَالَ اَفِيكُمْ اَحَدٌ آخِرُ عَهْدِهِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعَهُ فِي حُفْرَتِهِ (غَيْرِي) قَالُوا اَللّٰهُمَّ لَا (عق) وَقَالَ لَا اَصْلَ لَهُ عَنْ عَلِيٍّ، وَفِيهِ رَجُلَانِ مَجْهُولَانِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمِّهِ زَافِرٌ، وَالْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ.

حَدَّثَنِي آدَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ (خ) قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ كُنْتُ عَلَى الْبَابِ يَوْمَ الشُّورَى لَمْ يُتَابَعَ زَافِرٌ عَلَيْهِ اِنْتَهَى، وَأَوْرَدَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوعَاتِ، فَقَالَ: زَافِرٌ مَطْعُونٌ فِيهِ وَرَوَاهُ عَنْ مُبَهَّمٍ وَقَالَ الذَّهَبِيُّ فِي الْمِيزَانِ هَذَا خَبَرٌ مُنْكَرٌ غَيْرُ صَحِيحٍ، وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي اللِّسَانِ: لَعَلَّ الْآفَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ زَافِرٍ مَعَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَمَالِيهِ أَنَّ زَافِرًا لَمْ يَتَّهَمَ بِكَذِبٍ وَأَنَّهُ إِذَا تَوَبَّعَ عَلَى حَدِيثٍ كَانَ حَسَنًا.

❦❦ زافریک شخص حارث بن محمد اور ابوالطفیل عامر بن واہلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ شوری کے دن میں دروازے پر تھا اندر آوازیں بلند ہوئیں تو میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی حالانکہ یہ میری اہلیت اور حق تھا، لیکن میں نے بایں وجہ سر تسلیم خم کر دیا کہ کہیں لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور قتل و غارت کا بازار گرم نہ کر دیں پھر لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی جبکہ میں اس کا زیادہ اہل و مستحق تھا، لیکن لوگوں کے مرتد ہونے اور خون خرابے کے خوف سے میں نے سر جھکا دیا پھر اب تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنا چاہتے ہو۔ میں پھر بھی تسلیم و اطاعت کا رویہ اختیار کروں گا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پانچ افراد میں یوں شامل کیا کہ میں چھٹا تھا ان کے مقابلے میں عمر رضی اللہ عنہ نے میری کوئی قدر و فضیلت پہچانی نہ ہی انہوں نے مجھے کوئی عزت



دی، لہذا اس معاملے میں ہم سب برابر ہو گئے، اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں کہ لوگوں سے گفتگو کروں تو پھر کوئی عربی و عجمی اور زمی و مرد و خصلت مشرک یہ جرات نہیں کر سکتا کہ مجھ سے اختلاف کرے، میں چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں، پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو! میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں میرے سوا کوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا برادر ہونے کا اعزاز رکھتا ہے؟ سب نے اللہ کو گواہ بنا کر کہا نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھا تم میں سے کسی کا چچا میرے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرح اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شیر اور شہداء کا سردار ہے؟ سب نے اللہ کو گواہ بنا کر کہا نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم میں سے کسی کا بھائی میرے برادر جعفر رضی اللہ عنہ کی طرح موتیوں سے مرصع دو پروں کے ساتھ جنت میں جہاں چاہے اڑ سکتا ہے؟ سب نے اللہ کو گواہ بنا کر کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا، میرے شہزادوں حسن و حسین جیسے کسی کے شہزادے ہیں جو نو جوانانِ جنت کے سردار ہوں؟ سب نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا کیا تم میں سے کسی کی مجھ جیسی بیوی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے؟ سب نے کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید مشکلات میں گھرے ہوئے تھے تو اس وقت مشرکین قریش سے مجھ سے زیادہ کوئی جنگ کرنے اور انہیں قتل کرنے والا تھا؟ سب نے بیک زبان کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم میں سے کوئی مجھ سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نفع بخش ہے جب شبِ ہجرت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر لیٹ گیا اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی؟ سب نے کہا نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا تم میں سے کوئی ہے جو میری اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی طرح مالِ نمس کا حق دار ہو؟ سب نے نفی میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو میرے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلوت و جلوت میں زیادہ شریک رہا ہو؟ سب نے بیک آواز کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی کو میرے علاوہ قرآن میں یہ اعزازِ طہارت بخشا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب مہاجرین کے دروازے بند کر دیئے اور میرا دروازہ کھلا رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے دروازے بند کرنے اور میرا دروازہ کھلا رکھنے کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ ایسا میں نے نہیں بلکہ اللہ نے کیا ہے کہ تمہارے دروازے بند کئے اور علی کا دروازہ کھلا رکھا۔ سب نے نفی میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا تم میں سے کوئی ہے جس کا میرے علاوہ اللہ نے آسمان سے نور مکمل کیا ہو اور ارشاد فرمایا ہو ﴿قرابت دار کو اس کا حق دو﴾؟ سب نے نفی میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ دفعہ سرگوشی فرمائی اور فرمان باری سنایا ہو ﴿اے ایمان والو! جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ آہستہ عرض کرنا چاہو تو پہلے کچھ صدقہ کر لیا کرو﴾؟ سب نے نفی میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا تم میں سے کوئی میرے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ اقدس بند کرنے والا ہے؟ سب نے نفی میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا تم میں



سے کوئی ہے جو میرے علاوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری وقت میں ساتھ ہو جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر انور میں اتارا جا رہا تھا؟ سب نے کہا نہیں۔

محدث عقیلی کے مطابق مذکورہ روایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں اس میں دو راوی غیر معروف ہیں ایک وہ جس کا زافر نے نام نہیں لیا، اور دوسرا راوی حارث بن محمد ہے۔

آدم بن موسیٰ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں کہ حارث بن محمد کی ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث کہ ”وہ شوروی کے دن دروازے پر تھے“ زافر کی اس روایت کی تائید کسی دوسری روایت سے نہیں ہوتی۔ امام ابن جوزی نے مذکورہ روایت کو موضوع کہا اور غیر معروف راویوں سے روایت کرنے کے سبب زافر کو مطعون قرار دیا۔ میزان الاعتدال میں ڈھبی نے اس روایت کو منکر اور غیر صحیح کہا۔ امام ابن حجر نے لسان المیزان میں اس روایت کو زافر کی طرف سے آفت زدہ قرار دیا جبکہ اپنے امالی میں زافر کو قابل اعتماد کہا اور اس کی روایت کو تائید ہونے کی شرط پر حسن قرار دیا۔

وضاحت: معاملہ خلافت بھی علمائے اہل السنن اور علمائے اہل التشیع کے مابین نزاعی قضیہ ہے علمائے اہل تشیع کا موقف یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد خلیفہ بلا فصل سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال سے قبل آپ کو ہی اپنا نائب و جانشین مقرر فرمایا تھا جبکہ علمائے اہل سنت کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال سے قبل کسی کو بھی شخصی طور پر اپنا خلیفہ و نائب مقرر نہیں فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے اجماع سے خلیفہ اول مقرر ہوئے البتہ حضرت علی المرتضیٰ حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہم نے شروع میں اختلاف کیا مگر بعد میں خلافت صدیقی کو تسلیم کر لیا اور تائید و نصرت کرتے رہے، الغرض ہر فریق اپنے اپنے انداز سے قرآن و سنت سے استدلال کرتے ہوئے اپنا اپنا موقف ثابت کرتا ہے تفصیلات کے لئے شروحات حدیث کا مطالعہ کیا جائے۔ مترجم

### جبرائیل علیہ السلام کے بتائے ہوئے پانچ کلمات

۳۳- وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَقْبَسَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ نَارٌ مُنْذُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا (وَلَقَدْ آتَيْنَا عِزْرًا فَإِنْ شِئْتَ أَمَرْتُ لَكَ بِخَمْسَةِ أَعْنُزٍ وَإِنْ شِئْتَ عَلَّمْتُكَ (خَمْسَ) كَلِمَاتٍ عَلَّمْنِيَهُنَّ جِبْرِيلُ (فَقَالَتْ بَلْ عَلَّمَنِي الْخَمْسَ كَلِمَاتٍ الَّتِي عَلَّمَكُنَّ جِبْرِيلُ قَالَ) قَوْلِي: يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ



وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينَ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ . (أَبُو الشَّيْخِ فِي قَوَائِدِ الْأَصْبَهَانِيِّ، وَالذَّيْلِيُّ عَنْ فَاطِمَةَ الْبَتُولِ) وَفِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرِو الْبَجَلِيِّ، قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالذَّارِقُطْنِيُّ: ضَعِيفٌ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّقَاتِ .

❁❁ فاطمہ، تولدِ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں تو مہینے بھر سے آگ تک نہیں جلی ہاں میرے پاس کچھ بکریاں ہدیہ لائی گئی ہیں چاہو تو پانچ بکریاں تمہیں دے دوں یا جبرائیل علیہ السلام کے بتائے ہوئے پانچ کلمات تمہیں سکھا دوں۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، مجھے تو وہ پانچ کلمات سکھا دیجئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جبرائیل نے بتائے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسے کہا کرو اے سب سے اول اور اے سب سے آخر اے بے پناہ قوت کے مالک اے مسکینوں پر مہربانی کرنے والے اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے پروردگار۔

مذکورہ روایت میں ایک راوی اسماعیل بن عمرو بجلی ہے جسے امام ابو حاتم اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہما نے ضعیف قرار دیا جبکہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

### اسلامی علم الکلام کی بنیاد

۳۴- قُولِي اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُّنْزَلٍ

(۳۴) ابنِ ابي شيبة، المصنف ۶/۳۹، ۲۹۳۱۳ .

احمد، المسند ۲/۵۳۶ . ايضاً ۲/۳۸۱، ۳۰۴ .

البخاري، الادب المفرد، ص ۴۱۵، ۴۱۶، رقم حديث ۱۲۱۲ .

مسلم، الجامع الصحيح ۴/۲۰۸۲، رقم حديث ۲۷۱۳ .

ابن ماجه، السنن ۲/۱۲۵۹، رقم حديث ۳۸۳۱ . ايضاً ۲/۱۲۷۴، ۱۲۷۵، رقم حديث ۳۸۷۳ .

ابو داؤد، السنن ۴/۳۱۲، رقم حديث ۵۰۵۱ .

الترمذي، السنن ۵/۵۱۸، ۵۱۹، رقم حديث ۳۴۸۱ . ايضاً ۵/۴۷۲، رقم حديث ۳۴۰۰ .

النسائي، عمل اليوم والليلة، ص ۴۶۳، ۴۶۴، رقم حديث ۷۹۰ .

ابن حبان، الجامع الصحيح ۱۲/۳۳۸، رقم حديث ۵۵۳۷ .

ابن السني، عمل اليوم والليلة، ص ۲۵۰، رقم حديث ۷۱۵ .

الحاكم، المستدرک ۱/۵۳۶ . ايضاً ۳/۱۵۷ .

التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالْفُرْقَانَ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ (وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ فَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ) أَقْضِ عَنِّي الدِّينَ وَاعْزِغْنِي مِنَ الْفَقْرِ (ت حَسَنٌ غَرِيبٌ ه، حَب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا . قَالَ : فَذَكَرَهُ .

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر ایک نوکر کی خواہش کا اظہار کرنے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ کو یہ وظیفہ بتایا کہ ”اے سات آسمانوں اور عرش عظیم کے رب تورات و انجیل و قرآن نازل کرنے والے رب دانے اور گٹھلی کو زمین میں پھانسنے والے رب میں ہر چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں، ہر شے تیرے قبضے میں ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ بھی نہیں تو سب سے آخر ہے تیرے بعد کچھ بھی نہیں تو سب سے اوپر ہے تجھ سے اوپر کچھ بھی نہیں اور تو ہی باطن ہے تیرے سوا کچھ بھی نہیں تو ہی میرا فرض ادا فرما اور مجھے محتاجی سے محفوظ رکھنا۔

وضاحت: حدیث مذکور اسلامی علم الکلام کی بنیاد بھی فراہم کرتی ہے۔ مترجم

### احسان کا بدلہ لمحے میں

۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ: قَالَتْ: وَقَفَ سَائِلٌ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ فَقَالَ لِلْحَسَنِ أَوْ الْحُسَيْنِ: اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَقُلْ لَهَا تَرَكَتُ عِنْدَكَ سِتَّةَ دَرَاهِمٍ فَهَاتِ مِنْهَا دِرْهَمًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَالَتْ: إِنَّمَا تَرَكَتُ سِتَّةَ دَرَاهِمٍ لِلدَّقِيقِ فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا يَصْدُقُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَكُونَ بِمَا فِي يَدِ اللَّهِ أَوْثَقُ مِنْهُ بِمَا فِي يَدِهِ قُلْ لَهَا إِبْعَثِي بِالسِتَّةِ دَرَاهِمٍ فَبَعَثَتْ بِهَا إِلَيْهِ فَدَفَعَهَا إِلَى السَّائِلِ، قَالَ: فَمَا حَلَّ حَبْوَتُهُ حَتَّى مَرَّ بِهِ رَجُلٌ مَعَهُ جَمَلٌ يَبِيعُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ: بِكُمِ الْجَمَلُ قَالَ مِائَةً وَأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَقَالَ عَلِيٌّ أَعْقِلْهُ عَلَيَّ أَنَا نُوْخِرُكَ بِشَمْنِهِ شَيْئًا فَعَقِلَهُ الرَّجُلُ وَمَضَى ثُمَّ أَقْبَلَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَنْ هَذَا الْبَعِيرُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِي فَقَالَ أَتَبِيعُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِكُمِ قَالَ بِمِائَتِي دِرْهَمٍ قَالَ قَدْ ابْتَعْتُهُ، قَالَ: فَأَخَذَ الْبَعِيرَ وَأَعْطَاهُ الْمِائَتِينَ . فَأَعْطَى الرَّجُلَ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يُوْخِرَهُ مِائَةً وَأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَجَاءَ بِسِتِّينَ دِرْهَمًا إِلَى فَاطِمَةَ فَقَالَتْ مَا هَذَا قَالَ هَذَا مَا وَعَدْنَا



اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا)  
(العسکری)

❁❁ عبید اللہ بن محمد اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک سائل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا، آپ نے حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو بھیجا کہ گھر میں رکھے ہوئے چھ میں سے ایک درہم امی سے لے کر آئیں۔ وہ واپس آ کر امی کی طرف سے کہنے لگے کہ وہ تو آپ نے آٹے کے لئے رکھے ہیں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص کا ایمان صداقت کے درجے پر فائز نہیں ہو سکتا جسے اپنی ملکیت سے زیادہ اللہ کی ملکیت پر بھروسہ نہ ہو، جا کر امی سے وہ چھ میں سے ایک درہم لے آؤ، سیدہ نے سارے درہم بھیج دیئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے وہ سارے درہم سائل کو دے دیئے۔ راوی کے بقول حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ابھی وہیں موجود تھے کہ ایک اونٹ بیچنے والا پاس سے گزرا۔ آپ نے اس سے اونٹ کی قیمت پوچھی۔ اس نے ایک سو چالیس درہم بتائے۔ آپ نے اونٹ لے کر اسے قیمت بعد میں دینے کا وعدہ فرمایا۔ اس شخص کے جانے کے بعد ایک اور شخص وہاں سے گزرا اور اونٹ کے مالک کا پوچھا۔ آپ نے فرمایا میرا ہے۔ اس نے بیچنے کا پوچھا تو آپ نے فرمایا ہاں۔ اس کے پوچھنے پر آپ نے دوسو درہم قیمت بتائی۔ اس نے قیمت دے کر اونٹ خرید لیا۔ آپ نے اونٹ کے سابقہ مالک کو طے شدہ رقم دی اور بقیہ ساٹھ درہم لے کر سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ سیدہ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ یہ وہی ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہمارے ساتھ فرمایا ہے یعنی جس نے ایک نیکی کی اللہ تعالیٰ اسے دس گنا اجر عطا فرماتا ہے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم صداقت ایمان کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے، مختلف وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے جس کی بنا پر آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق اکبر فرمایا، علاوہ ازیں آپ رضی اللہ عنہ کا بے مثال توکل بھی روایت کے الفاظ سے بخوبی عیاں ہے، نیز حسین کریمین رضی اللہ عنہما کو صغریٰ میں ہی ایمان کے اعلیٰ مدارج کی تعلیم دیا جانا بھی روایت کے اہم نکات میں شامل ہے۔ مترجم

رحمت کا ہے دروازہ کھلا

۳۶- كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ (حم، ۵، طب عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ)

❁❁ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا فرماتے اللہ کے نام سے ابتداء اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اے پروردگار! میری خطائیں معاف فرما! اپنی رحمت کے درمیرے لئے وافرما اور واپسی پر یہ دعا فرماتے اللہ کے نام سے ابتداء اور سلام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اے پروردگار! میری خطاؤں سے درگزر فرما! اور اپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

۳۷- كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ (ت: عَنْ فَاطِمَةَ)

❁❁ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے پھر دعا فرماتے اے پروردگار! میری لغزشوں سے درگزر فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

وضاحت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ صغائر و کبائر سے پاک اور معصوم عن الخطاء ہیں لہذا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لغزشوں کی معافی کا ذکر ہوا وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات کی بلندی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے گناہوں کی آپ کے طفیل مغفرت مراد ہوگی۔ تفصیلات کے لئے شروحات حدیث کا مطالعہ کیا جائے۔ مترجم

احمد، المسند ۶/۲۸۲، ۲۸۳۔

ابن ماجہ، السنن ۱/۲۵۳، ۲۵۴۔ رقم حدیث ۷۷۱۔

الترمذی، ۲/۱۲۷، ۱۲۸، رقم حدیث ۳۱۵، ۳۱۴۔

ابو یعلیٰ، المسند ۱۲/۱۲۱، رقم حدیث ۶۷۵۳۔ ایضاً ۱۲/۱۹۹، ۲۰۰، رقم حدیث ۶۸۲۲۔

الدبلاوی، الذریۃ الطاہرۃ، ص ۱۰۵، ۱۰۶، رقم حدیث ۱۹۵، ۱۹۶۔

الطبرانی، المعجم الکبیر ۲۲/۴۲۳، ۴۲۴، رقم حدیث ۱۰۳۳، ۱۰۳۴۔

ابن السنی، عمل الیوم واللیلۃ، ص ۳۶، ۳۵، رقم حدیث ۸۷۔

المزی، التہذیب الکمال ۳/۱۶۹۲۔

البغوی، الشرح السنۃ ۲/۳۶۷، رقم حدیث ۳۸۱۔

(۳۷) حدیث (۳۶) کی تخریج ملاحظہ ہو۔



## رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ

۳۸- كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يُنْثِي بِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ثُمَّ يَأْتِي أَزْوَاجَهُ . (طب، لک عن أَبِي ثَعْلَبَةَ)

❀❀ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد میں دو رکعتیں ادا فرماتے پھر فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے ملتے۔ بعد ازاں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ہاں تشریف لے جاتے۔

۳۹- كَانَ كَثِيرًا مَا يُقْبَلُ عُرْفَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا . (ابن عَسَاكِرٍ عَنْ عَائِشَةَ)

❀❀ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی پیشانی کے بال چومتے تھے۔

## باغِ فدک کا معاملہ

۴۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ (عَلَيْهِ) فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورِثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَةً لَهُ حَتَّى تُوَفِّقَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ (وَفَاةِ) رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتَهُ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ (عَلَيْهَا) وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمَلْتُهُ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكَتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَرْيَغَ فَأَمَّا صَدَقَةُ الْمَدِينَةِ

(۳۸) حدیث (۱) کی تخریج ملاحظہ ہو۔

(۳۹) السیوطی، الجامع الصغیر ۵/ ۱۷۳۔

(۴۰) حدیث (۲۲) کی تخریج ملاحظہ ہو۔

فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسُ فَغَلَبَ عَلِيٌّ عَلَيْهَا وَأَمَّا خَبِيرٌ وَقَدْ ذُكِرَ فَامْسِكْهُمَا عُمَرُ، وَقَالَ:  
هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحَقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ، وَنَوَائِيهِ  
وَأَمْرُهُمَا إِلَيَّ (مَنْ) وَلِيَّ الْأَمْرِ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ (حم، خ، م، ق)

❦ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر میراث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اموال فنی طلب فرمائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت نہیں، آپ کا ترکہ صدقہ ہے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس وجہ سے آپ سے ناراض ہو کر لوٹ آئیں اور اپنی وفات تک آپ سے بات نہ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ چھ ماہ زندہ رہیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دراصل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے میراث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اموال خیر باغ فدک اور اموال مدینہ طلب فرمائے تھے جس سے آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے میں بھی ویسا ہی کروں گا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں راہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہٹ کر گمراہ ہی نہ ہو جاؤں اموال مدینہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے کر دیئے تھے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قبول بھی کئے تھے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اموال خیر اور باغ فدک اپنی نگرانی میں رکھے اور وجہ یہ بتائی تھی کہ یہ اموال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتی اور عوامی ضروریات کے لئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خلیفہ وقت کی صوابدید پر چھوڑ دیئے تھے اور آج تک ان کا یہی حکم ہے۔

### وصال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اظہارِ غم

۴۱- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ وَابْنَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَذْنَاهُ، وَابْنَاهُ جَنَّاتِ الْخُلْدِ مَا وَاهُ، رَبُّهُ يُكْرِمُهُ إِذَا أَذْنَاهُ الْكَرْبُ وَالرُّسُلُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ حِينَ تَلْقَاهُ (ك)

❦ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک پر سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا یوں اظہارِ غم کر رہی تھیں ہائے باباجی! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا، ہائے باباجی! جنت کے باغات آپ کا ٹھکانہ ہیں ہائے باباجی! آپ کے رب نے آپ کو اپنا قرب عطا فرمایا اور عزت و اکرام



سے نوازا، سارے رسول علیہم السلام آپ سے ملاقات کے وقت آپ پر درود و سلام بھیجیں گے۔  
وضاحت: عورتیں اکثر کسی قریبی عزیز کی وفات پر روتی، بیٹتی اور فضول بین کرتی ہیں۔ بعض اوقات تو ایسے ایسے کلمات منہ سے کہہ دیتی ہیں کہ الامان والحفیظ، لیکن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا غم کی انتہا پر بھی وہ جملے ادا فرما رہی تھیں جو شریعت کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ اصحاب لفظ ومعنی ان جملوں کی فصاحت و بلاغت اور اس قادر الکلامی پر رشک میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔  
کیوں نہ ہو! فصیح العرب والعجم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لخت جگر تھیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ سیدہ رضی اللہ عنہا اللہ رب العالمین کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سب سے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے اور سید الانبیاء والمرسلین ہونے کا عقیدہ رکھتی تھیں۔ مترجم

### سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی بے چینی

۴۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ

(۴۲) الطيالسي، المسند، ص ۳۷۲، رقم حدیث ۲۰۴۵۔

عبدالرزاق، المصنف ۵۵۳/۳، رقم حدیث ۶۶۷۳۔

ابن سعد، الطبقات ۳۱۱/۲۔

احمد، المسند ۱۳۳/۱، ۱۹۷، ۲۰۴۔

عبد بن حمید، المنتخب من المسند، ص ۴۰۲، ۴۰۳، رقم حدیث ۱۳۶۲۔

الدارمی، مقدمة السنن ۵۴/۱، رقم حدیث ۸۷۔

البخاری، الجامع الصحيح ۱۳۹/۸، رقم حدیث ۴۴۶۲۔

ابن ماجہ، السنن ۵۲۱/۱، ۵۲۲، رقم حدیث ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱۔

الترمذی، الشمائل، ص ۲۴۰، رقم حدیث ۳۸۵۔

النسائی، السنن ۱۳، ۱۲/۳۔

ابو یعلیٰ، المسند ۱۵۶/۵، ۱۵۷، بالاختصار۔

ابن حبان، الجامع الصحيح ۵۸۲/۱۳، رقم حدیث ۶۶۱۳۔

الحاکم، المستدرک ۵۹/۳، رقم حدیث ۴۳۹۶۔

البیہقی، السنن ۷۱/۳۔

ایضاً، الدلائل النبویة ۲۱۳، ۲۱۲/۷۔

الْمَوْتِ مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَرِبَ أَبْتَاهُ، فَقَالَ: لَا كَرِبَ عَلَيَّ أَبِيكَ بَعْدَ  
الْيَوْمِ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَبِيكَ مَا اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا، وَفِي لَفْظٍ: مَا لَيْسَ بِنَاجٍ مِنْهُ  
أَحَدًا الْمَوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (ع، وابن خزيمة، ك)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے وقت آپ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف محسوس ہوئی تو سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نہایت بے چین ہو کر یوں کہنے لگیں ہائے باباجی! آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس قدر تکلیف ہے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد تیرے بابا کو کبھی کوئی تکلیف نہیں  
ہوگی اب تیرے باباجی کے وصال کا وقت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کسی کو بھی محفوظ نہیں رکھتا۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ قیامت  
تک کوئی بھی موت سے بچ نہیں سکتا۔

۴۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَقَلَّ  
ضَمَّتُهُ فَاطِمَةُ إِلَى صَدْرِهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَكَرِبَاهُ لِكَرْبِ أَبْتَاهُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبْتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ  
يَا أَبْتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ يَا أَبْتَاهُ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ مَا وَاهُ يَا أَبْتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا  
أَنَسُ كَيْفَ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ .  
(ک، ع)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کو شدید تکلیف  
محسوس ہوئی، سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے بے قرار ہو کر آپ کو گلے سے لگایا اور درد بھری آواز میں کہنے لگیں ہائے  
تکلیف باباجی! کو شدید تکلیف باباجی! آپ کے رب نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا باباجی، جبرائیل علیہ السلام سے ملنے والے ہیں  
باباجی! جنت الفردوس آپ کی قیام گاہ ہے باباجی! آپ نے پروردگار کا بلاوا قبول کر لیا، پھر سیدہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ  
سے مخاطب ہو کر فرمایا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس پر مٹی ڈالنا کیسے پسند کرو گے۔

۴۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَقَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ  
يَسْطُرُ رِجْلًا وَيَقْبِضُ أُخْرَى، قَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا أَبْتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبْتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ أَنْعَاهُ  
يَا أَبْتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ يَا أَبْتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَا وَاهُ، فَلَمَّا دَفَنَاهُ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ: يَا أَنَسُ



كَيْفَ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْتُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ التَّرَابَ . (ع) (کر)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری شدید ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے قرار ہو کر ایک پاؤں مبارک پھیلاتے اور دوسرا سیٹھ لیتے۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے بے چین ہو کر کہا بابا جی! اللہ کے بلاوے پر آپ تیار ہو گئے بابا جی! جبرائیل علیہ السلام سے ملنے والے ہیں بابا جی! آپ کے رب نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا بابا جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔ بقول راوی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین پر سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انس! تم جس در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مٹی ڈالنا کس طرح پسند کرو گے؟

### حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی شان و عظمت

۳۵- عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِي الرِّافِعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدَّتِهِ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي رَافِعٍ قَالَتْ رَأَيْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آتَتْ بِابْنِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنَاكَ فَوَرَّثَهُمَا فَقَالَ: أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَسُودُ دِي، وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرَأَتِي وَجُودِي (ابن مندة، کر) اِبْرَاهِيمُ قَالَ (خ): فِيهِ نَظَرٌ .

❀❀ ابراہیم بن علی رافعی ان کے والد ان کی دادی زینب بنت ابی رافع سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صاحبزادوں کو لے کر حاضر بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئیں آپ مرض وصال میں تھے عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں ان کو اپنا وارث بنائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن میری ہیبت اور سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت و سخاوت کا امین ہے۔

راوی ابراہیم بن علی رافعی کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس میں کلام ہے۔

### وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ

(۳۵) الطبرانی، المعجم الكبير ۲۲/۲۳، رقم حدیث ۱۰۴۱ .

(۳۶) الطبري، التاريخ ۱۹۹/۳ .

علي متقي هندي، كنز العمال ۷/۲۷۲، رقم حدیث ۱۸۸۵۲ .

الَّذِي مَاتَ فِيهِ صَلَاةُ الصُّبْحِ فِي الْمَسْجِدِ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي فَقَعَدَ عِنْدَ رَجُلَيْهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمُتَقَدِّمَ وَأَعْظَمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ الْمُتَقَدِّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اِعْمَلَا فَاِنِّي لَا أُغْنِي عَنْكُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْكَ الْيَوْمَ بِحَمْدِ اللَّهِ مُفِيقًا وَالْيَوْمَ يَوْمَ ابْنَةِ خَارِجَةٍ فَاسْتَأْذِنَ إِلَيْهَا فَأَذِنَ لَهُ، وَهِيَ بِالسُّنْحِ، فَرَعَمُوا أَنَّهُ مِيلٌ أَوْ مِيلَانِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَوَفَّى مِنْ يَوْمِهِ . (ابن جرير)

⊗⊗ عبد الرحمن بن قاسم اور ان کے والد سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال کے دن نماز فجر مسجد میں ادا فرمائی۔ بعض نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے پھر ابو بکر کے ساتھ تشریف فرما ہوئے۔ اور کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامت فرما رہے تھے، جب کہ زیادہ تر لوگوں کا کہنا ہے کہ ابو بکر آگے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی، اے فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اعمال صالحہ کا اہتمام رکھنا! میں از خود اللہ کے ہاں تمہارا ضامن نہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت اچھی ہے اور بنتِ خارجہ کی باری کا دن بھی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے اجازت بھی لے لی اور وہ ”مقامِ سخ“ میں قیام پذیر تھیں، البتہ لوگوں کو خیال گزرا کہ یہ مقام مدینہ سے ایک یا دو میل کے فاصلے پر ہے، اور اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شدید تکلیف ہوئی اور وصال فرمایا۔

وضاحت: بنتِ خارجہ سے مراد ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں، روایت سے ثابت ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شرم و حیا کا پیکر تھے، آپ نے بحیثیت والد اپنی صاحبزادی کی باری کا ذکر تو کیا لیکن شرم و حیا کے سبب اپنی طرف نسبت کرنے کی بجائے اپنی زوجہ کا نام لیا، لہذا لفظ ”ابو بکر“ کا مفہوم غلط نہیں لینا چاہیے، مترجم

### قبولیت کی گھڑی

۴- اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى فِيهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ اِذَا تَدَلَّى نَصْفَ الشَّمْسِ لِلْغُرُوبِ . (ہب عن فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ)

⊗⊗ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ایک لمحہ ایسا



بھی ہے جس میں بندۂ اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر و بھلائی طلب کرے وہ اسے عطا فرماتا ہے جس لمحہ نصف سورج غروب ہو جائے۔

### طلوع فجر تا طلوع آفتاب تقسیم رزق

۴۸- يَابُنَيَّةُ قُومِي اَشْهَدِي رِزْقَ رَبِّكَ وَلَا تَكُونِي مِنَ الْغَافِلِينَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُقَسِّمُ أَرْزَاقَ النَّاسِ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ . (ہب . وضعفه عن فاطمة وعلى رضي الله عنها)

❁❁ فاطمہ زہراء و حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، بیٹیا! اٹھو اپنے رب کے رزق کے لئے اور ہاں سستی نہ کرنا، بے شک اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک لوگوں میں رزق تقسیم فرماتا ہے۔

### مسجد میں داخل ہوتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام

۴۹- عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ . (عب، ش، ض)

❁❁ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو دعا فرماتے اللہ کے نام سے شروع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اے پروردگار! میری لغزشوں

(۴۷) الطبرانی، المعجم الاوسط ۳/۱۰۳، ۱۰۴، رقم حدیث ۲۶۲۷ .

ایضاً، ۲/۲۸۹، ۶۴۴۰ . ایضاً، ۸/۷، رقم حدیث ۷۷۸۸ .

البیہقی، الشعب الایمان ۳/۳۰۰ . نیز متعدد کتب حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مذکور کے متعدد شواہد مختلف طرق سے مروی ہیں۔

(۴۸) البیہقی، الشعب الایمان ۳/۱۸۱، رقم حدیث ۷۳۵، ۷۳۶ .

(۴۹) حدیث (۳۷، ۳۶) کی تخریج ملاحظہ ہو۔

سے درگزر فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور مسجد سے نکلتے وقت بھی یہی دعا فرماتے۔ اللہ کے نام سے شروع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اے پروردگار! میری لغزشوں سے درگزر فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

وضاحت: قرآن کی آیت ﴿وَلَا خَيْرَ لَكَ مِنَ الْأُولَى﴾ کے مطابق ”لغزشوں سے درگزر“ سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات کی بلندی ہوگی، کیوں کہ مذکورہ آیت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر آنے والا لمحہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گزشتہ لحظات سے بہر صورت بہتر ہونا چاہئے جبکہ لغزش نقصان کا باعث ہے، علاوہ ازیں عصمتِ انبیاء علیہم السلام پر قرآن وحدیث کے بہ کثرت دلائل وشواہد ہیں جن سے انکار ممکن نہیں۔ مترجم

### نماز تہجد

۵۰۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةُ لَيْلًا فَقَالَ: الْأَتَصْلِيَانِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا شَاءَ أَنْ يَعْنَنَا بَعَثَا فَاَنْصَرَفَ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَضْرِبُ فِخْذَهُ وَيَقُولُ: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾. (حم، خ، م، ن، وابن جرير، وابن خزيمة)

(۵۰) عبد الرزاق، المصنف ۵۹۰/۱، رقم حدیث ۲۲۳۲.

احمد، المسند ۱۱۲، ۹۱/۱.

ایضاً، فضائل الصحابة ۶۱۴/۲، رقم حدیث ۱۰۵۰.

البخاری، الجامع الصحيح ۱۰/۳، رقم حدیث ۱۱۲۷. ایضاً، ۴۰/۷، رقم حدیث ۳۰۸.

ایضاً، ۳۱۳/۱۳، رقم حدیث ۷۳۳۲. ایضاً، ۴۲۶/۱۳، رقم حدیث ۷۴۶۵.

المسلم، الجامع الصحيح ۵۳۸، ۵۳۷/۱، رقم حدیث ۷۷۵.

النسائی، السنن ۲۰۶، ۲۰۵/۳، رقم حدیث ۱۶۱۲، ۱۶۱۱.

ایضاً، السنن الكبرى ۳۸۶/۶، رقم حدیث ۱۱۳۰۵.

ابو یعلیٰ، المسند ۳۰۱/۱، رقم حدیث ۳۶۶.

ابن خزيمة، الجامع الصحيح ۱۷۸/۲، رقم حدیث ۱۱۳۹، ۱۱۳۰.

ابن حبان، الجامع الصحيح ۳۰۶، ۳۰۵/۶، رقم حدیث ۲۵۶۶.



❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات کے وقت میں تشریف لائے اور نماز کا پوچھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہماری سائیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں وہ جب چاہے ہمیں نیند سے بیدار کرے میرے اس جواب پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ فرمائے بغیر لوٹ گئے، پھر میں نے سنا آپ اپنی ران مبارک پر ہاتھ مار کر یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے ﴿اور انسان جھگڑنے میں ہر شے سے بڑھا ہوا ہے﴾۔

۵۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَيَّقُنَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى هَوْنًا مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًا فَرَجَعَ إِلَيْنَا فَأَيَّقُنَا فَقَالَ: قَوْمًا فَصَلُّوا فَجَلَسْتُ وَأَنَا أُعْرِكُ عَيْنِي وَأَنَا أَقُولُ: وَاللَّهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا (بَعَثَنَا) فَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى فَحِذِهِ: مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا. قَالَهَا مَرَّتَيْنِ ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾. (ع، و ابن جریر، وابن خزیمہ، حب)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ سے مروی ہے کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اور فاطمہ کے پاس تشریف لائے ہمیں نماز کے لئے جگا کر لوٹ گئے اور خشوع و خضوع سے نماز ادا فرمائی۔ اس دوران ہمارے نہ جاگنے کو محسوس فرما کر واپس تشریف لائے دوبارہ ہمیں نماز کے لئے جگایا میں آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کر عرض کرنے لگا اللہ کی قسم! ہم فقط اللہ کے فرائض ادا کریں گے کیونکہ ہماری جانیں اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں وہ جب ہمیں جگائے ہم جاگیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے یہی کلمات دہراتے ہوئے اپنی ران مبارک پر ہاتھ مار کر لوٹ گئے اور فرمایا ﴿اور انسان جھگڑنے میں ہر شے سے بڑھا ہوا ہے﴾۔

### فرائض کے علاوہ بقیہ نماز گھر میں

۵۲- الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَائِيَّتِهِ وَصَدْرِ فَرَاشِهِ وَالصَّلَاةِ فِي مَنْزِلِهِ إِلَّا إِمَامًا يَجْمَعُ النَّاسَ

(۵۱) حدیث (۵۰) کی تخریج ملاحظہ ہو۔

(۵۲) الدولابی، الذریۃ الطاہرۃ، ص ۹۸، ۹۷، رقم حدیث ۱۸۰۔

الطبرانی، المعجم الکبیر ۴۲/۴۱۲، رقم حدیث ۱۰۲۵۔

عَلَيْهِ . (طَبَّ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ)

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ اپنی سواری اور بستر کا زیادہ حق دار ہے نماز باجماعت کے علاوہ بقیہ نماز گھر میں ادا کر لے، سوائے امام کے کہ لوگ اس کے پاس اکٹھے ہوتے ہیں۔

۵۳- صَاحِبُ الدَّايَةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا (حَبَّ عَنْ بُرَيْدَةَ، حَمَّ، طَبَّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، وَحَبِيبِ

بْنِ مَسْلَمَةَ، حَمَّ عَنْ عُمَرَ، طَبَّ عَنْ عَصْمَةَ بِنِ مَالِكِ الْخُطَمِيِّ، دَعْنُ عُرْوَةَ بِنِ مُغِيثِ

الْأَنْصَارِيِّ، طَسَّ عَنْ عَلِيٍّ، الْبَزَارُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ)

حضرت بريدة، حضرت قیس بن سعد، حضرت حبیب بن مسلمہ، حضرت عمر، حضرت عاصمہ بن مالک، حضرت عروہ بن مغیث، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابو ہریرہ اور سیدہ فاطمہ الزہراء علیہم الرضوان سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سواری کا مالک اس کا زیادہ حق دار ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی اور وارث

۵۴- لَمَّا أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ قَالَ عَلِيٌّ: لَقَدْ ذَهَبَ رُوحِي

وَانْقَطَعَ ظَهْرِي حِينَ رَأَيْتَكَ فَعَلْتَ بِأَصْحَابِكَ مَا فَعَلْتَ غَيْرِي فَإِنْ كَانَ هَذَا مِنْ سَخَطِ عَلِيٍّ

فَلَكَ الْعُتْبَى وَالْكَرَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخَّرْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي وَأَنْتَ

(۵۳) احمد، المسند ۵/۳۵۳ .

ابو داؤد، السنن ۳/۲۸، رقم حدیث ۲۵۷۲ =

الترمذی، السنن ۵/۹۹، رقم حدیث ۲۷۷۳ .

ابن حبان، الجامع الصحیح ۱۱/۳۶۱، رقم حدیث ۴۷۵۳ . اس روایت کے متعدد شواہد بھی مختلف راویوں سے مروی ہیں، جن کی بنا پر یہ روایت صحیح لغیرہ کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔

(۵۴) احمد، فضائل الصحابة ۱/۵۲۵، ۵۲۶، رقم حدیث ۸۷۱ . ایضاً، ۲/۶۳۸، ۶۳۹، رقم حدیث ۱۰۸۵، ایضاً،

۲/۶۶۶، ۶۶۷، رقم حدیث ۱۱۳۷ .

البخاری، التاريخ الكبير ۲/۳۸۶ . ایضاً، التاريخ الصغير ۱/۲۵۰، ۲۵۱ .

الطبرانی، المعجم الكبير ۵/۲۲۰، ۲۲۱، رقم حدیث ۵۱۴۶ .



مَنْ بَمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي، قَالَ: وَمَا أَرِثَ مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ مَا وَرِثَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِي، قَالَ: وَمَا وَرِثَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِكَ؟ قَالَ كِتَابَ رَبِّهِمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَأَنْتَ مَعِيَ فِي قَصْرِي فِي الْجَنَّةِ مَعَ فَاطِمَةَ بِنْتِي وَأَنْتَ أَخِي وَرَفِيقِي. (حم في كِتَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ، ابن عساکر)

❦❦ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین اخوت قائم فرمائی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میری طاقت جواب دے چکی اور میری کمر ٹوٹ چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو معاملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ فرمایا، مجھے اس میں نظر انداز فرمایا، اگر تو یہ سزا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سزا وعزت دینے کا حق رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم بخدا جس نے مجھے حق کے ساتھ معبود فرمایا، میں نے تمہیں فقط اپنے لئے موخر کیا، تمہیں مجھ سے وہی تعلق و نسبت ہے جو موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام سے تھی ہاں میرے بعد نبی کوئی نہیں، تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وراثت سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہی جو مجھ سے قبل وراثت انبیاء علیہم السلام تھی۔ عرض کیا وراثت انبیاء علیہم السلام کیا تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور ان کے انبیاء علیہم السلام کی سنت، تم جنت میں میرے اور میری بیٹی سیدہ فاطمہ الزہراء کے ہمراہ میرے محل میں قیام پذیر ہو گے۔ اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

وضاحت: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی نبوت کے معیار پر پورے اترتے تھے، لیکن نبوت و رسالت کا سلسلہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ پر اختتام پذیر ہو چکا تھا، چنانچہ تذکیر الاخوان میں مولانا شاہ اسماعیل دہلوی نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ ”معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں تو پیغمبر کی بالقوت صلاحیت تھی جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں تھی۔“ مترجم

### مواعظ مدینہ اور شان حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۵۵- أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ النَّفَّورِ أَبْنَانَا عِيسَى بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّارِعِيُّ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ عَبَّادٍ الْعَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى. قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْجَهْضَمِيِّ حَدَّثَنَا



الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ عَبَّادِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرَحْبِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَهُ فَقَالَ أَيْنَ فَلَانٌ فَجَعَلَ يَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ أَصْحَابِهِ وَيَتَفَقَّهُهُمْ وَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ حَتَّى تَوَافُوا عِنْدَهُ فَلَمَّا تَوَافُوا عِنْدَهُ حَمِدَ اللَّهُ وَأَتَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ وَعُوهُ وَحَدِّثُوا بِهِ مِنْ بَعْدِكُمْ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفَى مِنْ خَلْقِهِ خَلْقًا ثُمَّ تَلَا ﴿اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا مِنَ النَّاسِ﴾ خَلْقًا يَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةُ وَأَنِّي أَصْطَفَى مِنْكُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ أَصْطَفِيَهُ وَمَوَاحٍ بَيْنَكُمْ كَمَا آخَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ مَلَائِكَتِهِ قُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ فَاجْتُ بَيْنَ يَدَيَّ فَإِنَّ لَكَ عِنْدِي يَدًا، اللَّهُ يَجْزِيكَ بِهَا فَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُكَ خَلِيلًا فَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ قَمِيصِي مِنْ جَسَدِي ثُمَّ تَنَحَّى أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ أُدْنِ يَا عُمَرُ فَدَنَا مِنْهُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتُ شَدِيدَ الشَّغْبِ عَلَيْنَا أَبَا حَفْصٍ فَدَعَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعَزَّزَ الْإِسْلَامَ بِكَ أَوْ بِأَبِي جَهْلٍ بَنِ هِشَامٍ فَفَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ بِكَ وَكُنْتُ أَحَبَّهُمْ إِلَى اللَّهِ فَأَنْتَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، ثُمَّ تَنَحَّى عُمَرُ ثُمَّ آخَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ فَقَالَ أُدْنِ أَبَا عَمْرٍو أُدْنِ أَبَا عَمْرٍو فَلَمْ يَزَلْ يَدْنُو مِنْهُ حَتَّى أَلْصَقَتْ رُكْبَتَاهُ بِرُكْبَتَيْهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى عُثْمَانَ وَكَانَتْ إِزَارُهُ مَحْلُولَةً فَرَزَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: اجْمَعِ عِطْفِي رِذَايَكَ عَلَى نَحْرِكَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لَكَ شَأْنًا فِي أَهْلِ السَّمَاءِ أَنْتَ مِمَّنْ يَرُدُّ عَلَيَّ حَوْضِي وَأَوْدَاجُكَ تَشْخُبُ دَمًا فَأَقُولُ مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا فَتَقُولُ فَلَانٌ وَفُلَانٌ وَذَلِكَ كَلَامُ جِبْرِئِيلَ إِذَا هَاتِفٌ يَهْتِفُ مِنَ السَّمَاءِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ عُثْمَانَ أَمِيرٌ عَلَى كُلِّ مَخْدُولٍ، ثُمَّ تَنَحَّى عُثْمَانُ ثُمَّ دَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ: أُدْنِ يَا أَمِينَ اللَّهِ (أَنْتَ، أَمِينَ اللَّهِ) وَتَسْمَى فِي السَّمَاءِ الْأَمِينَ يُسَلِّطُكَ اللَّهُ عَلَى مَالِكَ بِالْحَقِّ أَمَا إِنَّ لَكَ عِنْدِي دَعْوَةً قَدْ وَعَدْتُكَهَا وَقَدْ أَخَّرْتُهَا قَالَ: أَخَّرَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: حَمَلْتَنِي يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَمَانَةً ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لَكَ لَشَأْنًا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ أَكْثَرَ اللَّهُ مَالَكَ، وَجَعَلَ يَقُولُ بِيَدِهِ: هَكَذَا وَهَكَذَا. وَوَصَفَ لَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ. جَعَلَ يَحْنُو بِيَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى عَبْدَ الرَّحْمَنِ ثُمَّ آخَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُثْمَانَ، ثُمَّ دَعَا طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا، أُدْنُوا مِنِّي فَدَنُوا مِنْهُ فَقَالَ لَهُمَا أَنْتُمَا حَوَارِيَّ



كَحَوَارِيِّ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ثُمَّ آخَى بَيْنَهُمَا، ثُمَّ دَعَا عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَسَعْدًا وَقَالَ: يَا عَمَّارُ  
تَقْبُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاسِغِيَّةُ ثُمَّ آخَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدٍ، ثُمَّ دَعَا عُومَيْرَ بْنَ زَيْدٍ أَبَا الدَّرْدَاءِ وَسَلَمَانَ  
الْفَارِسِيَّ فَقَالَ: يَا سَلَمَانُ أَنْتَ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ وَقَدْ آتَاكَ اللَّهُ الْعِلْمَ الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ وَالْكِتَابَ  
الْأَوَّلَ وَالْكِتَابَ الْآخِرَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَرْشِدُكَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ بَلَى يَا بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ: إِنْ تُقَدِّمَهُمْ يَتَقَدُّوكَ وَإِنْ تُتْرَكْهُمْ لَا يَتْرُكُوكَ وَإِنْ تَهَرَّبُ مِنْهُمْ يُدْرِكُوكَ فَاقْرَءْهُمْ  
عِرْضَكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْجَزَاءَ أَمَامَكَ، ثُمَّ آخَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَلَمَانَ، ثُمَّ نَظَرَ فِي وَجْهِهِ  
أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَبْشِرُوا وَقَرُّوا عَيْنًا، أَنْتُمْ أَوَّلُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيَّ حَوْضِي وَأَنْتُمْ فِي أَعْلَى الْعُرْفِ  
ثُمَّ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَهْدِي مِنَ الضَّلَالَةِ وَيَكْتُبُ الضَّلَالََةَ  
عَلَى مَنْ يُحِبُّ، فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ ذَهَبَ رُوحِي وَانْقَطَعَ ظَهْرِي حِينَ رَأَيْتَكَ  
فَعَلْتَ هَذَا بِأَصْحَابِكَ مَا فَعَلْتَ غَيْرِي، فَإِنْ كَانَ هَذَا مِنْ سَخَطٍ عَلَيَّ فَلَكَ الْعُتْبَى وَالْكَرَامَةُ،  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعْثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَحْرَمْتُكَ إِلَّا نَفْسِي وَأَنْتَ  
مِنْ بِيَمْنَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي، قَالَ: وَمَا أَرْتُ مِنْكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ: قَالَ مَا وَرَّثْتَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِي، قَالَ مَا وَرَّثْتَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِكَ قَالَ: كِتَابَ  
رَبِّهِمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَأَنْتَ مَعِيَ فِي قَصْرِي فِي الْجَنَّةِ مَعَ فَاطِمَةَ ابْنَتِي، وَأَنْتَ أَخِي وَرَفِيقِي ثُمَّ  
تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ﴿إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ  
يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، قُلْتُ: هَذَا الْحَدِيثُ أَخْرَجَهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْأَثَمَةِ كَالْبَغَوِيِّ وَالطَّبْرَانِيِّ  
فِي مُعْجَمَيْهِمَا وَالْبَاوَرْدِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَابْنُ عُدَيْ، وَكَانَ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ ثُمَّ رَأَيْتُ أَبَا  
أَحْمَدَ الْحَاكِمَ فِي الْكُنَى نَقَلَ عَنِ الْبُخَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ بَشِيرٍ أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ مُعِينٍ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ الْقَرَشِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
شَرْحَبِيلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَقَالَ: هَذَا إِسْنَادٌ مَجْهُولٌ لَا يَتَّبَعُ عَلَيْهِ وَلَا يُعْرَفُ سِمَاعُ  
بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ.

❦ ابوقاسم اسماعیل بن احمد بن محمد بن نفور عیسیٰ بن علی بن عبد اللہ بن محمد حسین بن محمد دارع بغوی عبد المومن بن عباد  
عبدی یزید بن معن عبد اللہ بن شرحبیل اور زید بن ابی اونی رضی اللہ عنہم سے مروی ہے..... دوسری سند میں محمد بن علی جوزجانی  
نصر بن علی بن جھضمی، جھضمی، عبد المومن بن عباد عبدی یزید بن معن عبد اللہ بن شرحبیل ایک قریشی اور حضرت زید بن ابی اونی



رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپ کی مسجد میں حاضر خدمت ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی آدمی کے متعلق پوچھا۔ پھر صحابہ کرام کی طرف ایسے دیکھا کہ کسی کو تلاش رہے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص بھیج کر انہیں بلایا جو موجود نہیں تھے۔ جب سارے آگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد و ثنا کے بعد خطبہ میں فرمایا میں تمہیں ایک ضروری بات بتانے جا رہا ہوں، غور سے سنو یا درکھو اور بعد والوں تک اسے پہنچانا اللہ نے اپنی مخلوق میں کچھ لوگ مخصوص فرمائے اور پھر آیت تلاوت فرمانے لگے ﴿اللہ فرشتوں میں سے پیغام رسانی کرنے والوں کا انتخاب فرما لیتا ہے یونہی انسانوں میں سے﴾ انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، اب میں تم میں سے اپنے پسندیدہ لوگ منتخب کروں گا، اور تمہارے درمیان رضیہ اخوت قائم کروں گا جیسے اللہ نے فرشتوں میں اخوت قائم فرمائی ہے۔ ابو بکر! کھڑے ہو کر میرے سامنے آؤ، میرے ہاں تمہارا ایک مقام ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا عطا فرمائے۔ میں اگر کسی کو تنہائیوں کا یار بناتا تو تمہیں بناتا۔ میرے ساتھ تمہارا تعلق میری قیص کی طرح ہے۔ آپ ایک طرف ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر عمر فاروق کو اپنے قریب بلا کر فرمایا، اے ابو حفص! تم نے میرے ساتھ نہایت سخت رویہ رکھا، اسلام کی شوکت و غلبہ کے لئے میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے اور ابو جہل بن ہشام میں سے ایک کو مانگا تھا، اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذریعے اسلام کو شان و شوکت عطا فرمائی۔“ اُن میں سے اللہ تعالیٰ کو تم پسند آئے، اور ہم تینوں جنت میں ہوں گے۔ آپ ایک جانب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر و عمر دونوں میں مواخات قائم فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان کو پاس بلائے ہوئے فرمایا، قریب ہو جاؤ، قریب ہو جاؤ، تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوتے ہوتے آپ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا کر بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے ابو عمرو! اللہ پاک ہے، عظیم ہے، ایسا تین مرتبہ فرمایا، پھر حضرت عثمان کی طرف توجہ فرمائی۔ اپنے دست اقدس سے آپ کی قیص کے کھلے ہوئے بٹن بند کئے اور فرمایا، اپنی چادر گلے میں ڈال لو، آسمان والوں میں تمہارا ایک مقام ہے، تم بھی حوص کوثر پر میرے سامنے پیش ہو گے، تمہارا جسم خون آلود ہو گا، میں اس کی وجہ پوچھوں گا، تم ان ظالموں کے نام بتاؤ گے، جبرائیل بھی یہی جواب دیں گے، جب کہ آسمان سے ہاتھ غیبی کی آواز آئے گی کہ عثمان ہر مظلوم و محروم کے امیر ہیں۔ حضرت عثمان ایک طرف ہوئے تو عبدالرحمن بن عوف کو اللہ کا امین کہہ کر پاس بلایا اور فرمایا تم اللہ کے امین ہو، آسمان میں تمہیں امین کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں برحق دولت سے سرفراز فرمایا، میں نے تمہارے لئے ایک دعا مؤخر کر رکھی ہے، عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اسے ابھی مؤخر ہی رکھئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمن! تم نے امانت میرے ذمہ لگا دی ہے، اللہ تمہیں اور مال و دولت سے نوازے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ فرمایا، ایسے ایسے، حسین بن محمد راوی نے کیفیت اشارہ یوں بیان کی کہ جیسے آپ دونوں ہاتھوں سے کچھ سمیٹ رہے ہوں، پھر عبدالرحمن ایک طرف ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور حضرت عثمان کے درمیان رشتہ اخوت استوار فرمایا پھر آپ نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کو پاس بلایا، وہ قریب ہوئے تو فرمایا،



تم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حواریوں کی طرح میرے حواری ہو پھر دونوں میں اخوت قائم فرمائی، پھر عمار بن یاسر اور حضرت سعد کو بلایا اور فرمایا: اے عمار! تمہیں باغی قتل کر دیں گے، پھر ان کے اور حضرت سعد کے مابین اخوت قائم فرمائی پھر عمو میر بن زید ابوالدرداء اور سلمان فارسی کو بلا کر فرمایا: اے سلمان! تم تو میرے گھر کے ایک فرد ہو، تمہیں اللہ نے علمِ اول و آخر اور کتابِ اول و آخر سے سرفراز فرمایا ہے، پھر فرمایا: اے ابوالدرداء! میں تمہیں بھلائی کی بات نہ بتاؤں؟ عرض کرنے لگے کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ فرمایا: تم لوگوں پر تنقید کرو گے تو لوگ بھی تم پر تنقید کریں گے، تم انہیں نظر انداز کرو گے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے، تم ان سے دور بھاگو گے تو وہ تمہیں پکڑ لیں گے، اس لئے محتاجی کے دن قیامت کے لئے تم اپنی شان و شوکت ان کے حوالے کر دو۔ خیال رہے کہ جزا تمہارے سامنے ہے، پھر ان کے اور سلمان فارسی کے درمیان رشتہ اخوت قائم فرمایا پھر صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، مسرت کا اظہار کرو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو، تم سب حوض کوثر پر پہلے پہل میرے سامنے پیش ہو گے، اور تم عالی شان محلات میں رہو گے، پھر عبد اللہ بن عمر کی طرف متوجہ ہوئے۔ فرمایا تمام تعریف اللہ کی جس نے گمراہی سے بچایا اور جسے چاہا گمراہ کیا۔ بعد ازاں حضرت علی المرتضیٰ نے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا ضبط جواب دے چکا اور صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے، میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے یہ معاملہ فرمایا اور مجھے نظر انداز فرمایا۔ اگر یہ ناراضگی کی سزا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورا پورا اختیار اور حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ معبود فرمایا، تمہیں میں نے صرف اپنے لئے موخر کیا ہے، تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام کی تھی۔ البتہ میرے بعد سلسلہ نبوت اختتام پذیر ہو چکا ہے، ہاں تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ حضرت علی المرتضیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وارث سے مراد؟ فرمایا جیسے مجھ سے قبل انبیاء کے وارث تھے۔ عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل انبیاء علیہ السلام کی وراثت کیا تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ اور سنت نبویؐ اور تم میرے اور میری بیٹی سیدہ فاطمہ الزہراءؑ کے ساتھ میرے جنتی محل میں ہو گے۔ تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿بھائی بھائی ہو کر تختوں پر رو برو بیٹھیں گے﴾ جو اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے۔

مذکورہ روایت جماعتِ آئمہ مثلاً امام بغوی، امام طبرانی نے اپنی معجم باوردی نے معرفہ میں اور ابن عدی نے نقل فرمائی ہے۔ راویوں کے بارے میں مجھے کچھ تردید نہ تھی، پھر میری نظر ابو احمد حاکم کی کتاب الکافی پر پڑی جس میں امام بخاری سے منقول ہے کہ اس کے راویوں میں حسان بن حسان، ابراہیم بن بشیر، ابو عمرو، یحییٰ بن معین، مدینی، ابراہیم قرشی، سعد بن شریل اور حضرت زید ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سند کو مجہول قرار دیا۔ اس کی کوئی متابع روایت نہیں ملی، اور اس کے راویوں کا ایک دوسرے سے سماع پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا۔



وضاحت: مذکورہ روایت میں ایک راوی ”حسینی بن معین“ ہے، جس کے متعلق مسند سیدہ فاطمہ الزہراء کے محققین میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک یہ لفظ ”معین“ نہیں بلکہ ”معن“ ہے، ”معین“ غلط ہے، اور بعض کے نزدیک یہ لفظ ”معین“ ہی ہے، لفظ ”معن“ غلط ہے، بہر حال صحیح تحقیق کے مطابق یہ لفظ ”معن“ ہے۔ علاوہ بریں حدیث میں غور کریں تو عظمت و شان اہل بیت اطہار و اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اور عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہایت نفیس نکات اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

مترجم

### صحابہ رضی اللہ عنہم اور احترام اہل بیت اطہار

۵۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ خَرَجَ حُسَيْنٌ وَأَنَا مَعَهُ وَهُوَ يُرِيدُ أَرْضَهُ الَّتِي بَظَاهِرِ الْحَرَّةِ وَنَحْنُ نَمْشِي فَأَدْرَكَنَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ وَهُوَ عَلَى بَعْلَةٍ لَهُ (فَنَزَلَ فَقَرَّبَهَا إِلَى الْحُسَيْنِ) فَقَالَ لِلْحُسَيْنِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِرْكَبْ فَقَالَ: بَلْ إِرْكَبَ أَنْتَ أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ ذَايِكَ فَإِنَّ فَاطِمَةَ حَدَّثَتْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكَ، فَقَالَ النُّعْمَانُ: صَدَقْتَ فَاطِمَةُ وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي أَبِي بِشِيرٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِلَّا مَنْ أُذِنَ لَهُ، فَرَكِبَ الْحُسَيْنُ وَأَرَادَهُ النُّعْمَانُ (أَبُو نَعِيمٍ، مَكِّي) وَفِيهِ الْحَكْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَيْلِيُّ

وَهُوَ مَتْرُوكٌ

محمد بن علی بن حسین سے مروی ہے امام حسین رضی اللہ عنہ میرے ہمراہ اپنی زمین کی طرف لگے جو مقام حرہ کی نمایاں جگہ ہے۔ راستے میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ خنجر پر سوار تھے۔ نیچے اتر کر امام حسین رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ آپ سوار ہو جائیں۔ آپ نے جواب دیا کہ آپ ہی سوار ہوں کیونکہ آپ اپنی سواری کے زیادہ حق وار ہیں۔ مجھے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی فرمان بتایا ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ سیدہ کائنات نے بلاشبہ سچ فرمایا لیکن مجھے ابو بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں سنایا کہ سواری کا مالک جسے اجازت دے وہ بھی سوار ہو سکتا ہے۔ تب امام حسین رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ سوار ہو گئے۔ مذکورہ روایت میں حکم بن عبد اللہ ایللی متروک ہے۔

وضاحت: مذکورہ بالا روایت سے بخوبی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کا دل و جان



سے احترام کرتے اور ان سے بے پناہ عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ مترجم

### ندی کا حکم

۵۷۔ نَسَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي هَارُونَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَجُلًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَمُرُّ فِي الطَّرِيقِ فَيَرَى الْمَرْأَةَ فَيَسْمُدُ أَفَعَلَيْهِ الْغُسْلُ؟ وَكَرِهَ عَلِيٌّ أَنْ يَسْأَلَ لِمَكَانٍ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ يَلْقَاهَا فَحَوْلَ الرَّجَالِ يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوَضُوءُ (ض)

محمد بن ثابت عبدی ابو ہارون اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کسی کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کسی کی راستے میں گزرتے ہوئے عورت پر نگاہ پڑنے کے سبب ندی نکل آئے تو اس پر غسل ہے یا نہیں۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے سبب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود نہیں پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مردوں کے ساتھ ایسا ہوتا رہتا ہے تمہیں وضو کافی ہے۔

### غزوہ احد اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

۵۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ أَنَّ عَلِيًّا لَقِيَ فَاطِمَةَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ خُذِي السَّيْفَ غَيْرَ مَذْمُومٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ إِنْ كُنْتَ أَحْسَنْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ فَقَدْ أَحْسَنَهُ أَبُو دُجَانَةَ وَمُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ الصَّمَةِ وَسهلُ بْنُ حَنِيْفٍ، ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ. (ش)

محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے سامنا ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا یہ پسندیدہ تلوار اپنے ہاتھ میں لے لو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی! آج تم نے بہترین انداز سے جنگ کی ہے تو ابو دجانہ، مصعب بن عمیر، حارث بن الصمہ، ثلثہ من الانصار اور ایک قریشی سے لڑے تھے یعنی تین انصاری اور ایک قریشی۔

(۵۷) الطبرانی، المعجم الاوسط ۳۱/۸، رقم حدیث ۷۸۷۰۔ اس روایت کے اسناد میں سلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد، ابن الجارود، ابن حبان، ابن خزیمہ، موطا امام مالک اور عبد الرزاق وغیرہ میں مروی ہیں۔

(۵۸) ابن ابی شیبہ، المصنف ۴/۶، رقم حدیث ۳۲۵۱۱۔

## حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ایک دشمن

۵۹۔ عَنْ عَوَانَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي خَدِيجٌ خَصِيٌّ لِمُعَاوِيَةَ وَكَانَ فِي سَبِي فَزَارَةَ فَوْهَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأَبْنَتِهِ فَاطِمَةَ فَأَعْتَقَتْهُ وَرَبَّتَهُ فَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْكَلْبُ هَرَاءَ مَعَ مُعَاوِيَةَ أَشَدَّ النَّاسِ عَلَيَّ .

✽✽ عوانہ بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا معتمد خاص خدیج خدیج بیان کرتا ہے کہ وہ فزارہ کے قیدیوں میں سے تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے حوالے فرمایا۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے اسے آزاد فرمادیا، پھر سیدہ فاطمہ الزہراء اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے اس کی تربیت فرمائی، لیکن بعد ازاں وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا طرف دار ہو کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا شدید مخالف ہو گیا۔

وضاحت: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی محبت پاکیزہ دلوں کا مقدر ہے، کیوں کہ اہل بیت اطہار کی محبت نہایت پاکیزہ و نفیس ہوتی ہے۔ لسان المیزان میں ابن حجر عسقلانی نے اُس (خدیج عثمانی) کے بارے میں لکھا کہ وہ بنو امیہ کے لئے احادیث وضع کیا کرتا تھا، وضع حدیث سے بڑی ناپاکی اور کیا ہو سکتی ہے۔ مترجم

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات کے نبی

۶۰۔ يَا فَاطِمَةُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ أَبَاكَ بِأَمْرِ لَمْ يَبْقَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا حَجَرٍ وَلَا وَبَرٍ وَلَا شَعْرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ عِزًّا أَوْ ذُلًّا حَتَّى يَلْغَحَ حَيْثُ يَلْغَحُ اللَّيْلُ (ك) وَتَعَقَّبَ، طَب، حل، وَابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ

✽✽ حضرت ابو ثعلبہ خُشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: بے شک تیرے بابا جان کو اللہ تعالیٰ نے ایک مقصد عظیم کے لئے معبوث فرمایا، زمین پر کوئی مٹی اور بالوں سے بنا گھر ایسا نہیں ہوگا جہاں تمہارے بابا جان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنا پیغام نہ پہنچائے، ایسا خواہ معزز کی عزت کے ساتھ ہو یا ذلیل کی ذلت کے ساتھ، حتیٰ کہ یہ پیغام وہاں تک پہنچ جائے جہاں تک رات کا وجود ہے۔  
مذکورہ روایت پر امام حاکم نے جرح کی ہے۔



وضاحت: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دعوتِ دین ہر شہر اور دیہات تک پہنچے گی، زمانہ بعثت میں دیہاتی اونٹ کے بالوں اور شہری مٹی سے (یعنی کچے اور کپے) گھر تعمیر کرتے تھے۔ مترجم

### انبیاء علیہم السلام کی عمریں

۶۱- يَا فَاطِمَةُ إِنَّهُ لَمْ يُعِثْ نَبِيٌّ إِلَّا عُمُرَ الَّذِي بَعْدَهُ نِصْفَ عُمُرِهِ وَأَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ بُعِثَ رَسُولًا لِأَرْبَعِينَ وَإِنِّي بُعِثْتُ لِعِشْرِينَ - (ابن سعد عن يحيى بن جعدة مُرسلاً، حل عنه عن زيد بن أرقم)

✽✽✽ یحییٰ بن جعدہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا اللہ جب کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے تو اس کے بعد والے نبی کی عمر اس کی عمر کا نصف ہوتی ہے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی بعثت چالیس سال کے لئے تھی جبکہ مجھے بیس سال کا عرصہ بعثت عطا ہوا۔

۶۲- إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ كَانَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ إِلَّا ذَاهِبًا عَلَى رَأْسِ السَّيِّئِ (فَأَبْكَانِي ذَلِكَ فَقَالَ) مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِينَ وَمِائَةً وَإِنِّي لَا أُرَانِي إِلَّا ذَاهِبًا عَلَى رَأْسِ السَّيِّئِ (فَأَبْكَانِي ذَلِكَ فَقَالَ) يَا بَنِيَّةُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ امْرَأَةٌ أَعْظَمَ ذُرِّيَّةً مِنْكَ فَلَا تَكُونِي مِنْ أَدْنَى امْرَأَةٍ صَبْرًا إِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتٍ لِحُوقَابِي وَإِنَّكَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْبُتُولِ مَرْيَمَ بِنْتُ عِمْرَانَ - (طب عن فاطمة الزهراء)

✽✽✽ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی عمر بے شک سابقہ نبی کی عمر کا نصف ہوتی ہے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال تھی مجھے نہیں لگتا کہ میں ساٹھ سال سے اوپر زیادہ عرصہ گزار سکوں اس بات نے مجھے رلا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دلا سہ دیتے ہوئے فرمایا بیٹیا! عورتوں میں سب سے زیادہ تیری ہی نسل ہوگی عام عورتوں کی طرح اپنا دل چھوٹا نہ کر میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تو ہی مجھ سے آملے گی نیز

(۶۱) ابن سعد، الطبقات ۲/۳۰۸۔

(۶۲) الطبرانی، المعجم الكبير ۲۲/۴۱۶، ۴۱۸، رقم حدیث ۱۰۳۱۔ مسند سیدہ فاطمہ الزہراء کے محقق فواز احمد زمری نے نور الدین

نشی صاحب مجمع الزوائد سے اختلاف کرتے ہوئے لکھا کہ مذکورہ روایت کی اسناد ضعیف نہیں بلکہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

ابن کثیر، قصص الانبياء ۲/۴۵۷۔

علي متقي هندی، كنز العمال ۱۱/۴۷۹، رقم حدیث ۳۲۲۶۲۔





أَطْلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَ بَعْلَكَ فَأَوْحَى إِلَيَّ فَأَنْكَحْتُهُ وَاتَّخَذْتُهُ وَصِيًّا . قَالَ لِفَاطِمَةَ (طَبَّ عَنْ أَبِي

أَيُّوبَ) وَفِيهِ عِبَابَةُ بْنُ رَبِيعٍ شَيْعِيٌّ غَالِي .

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف متوجہ ہو کر ان میں سے تیرے بابا جان کو منتخب فرما کر نبی مبعوث فرمایا، پھر دوسری مرتبہ اہل زمین کی طرف متوجہ ہو کر ان میں سے تیرے شوہر کا انتخاب کیا۔ پھر بذریعہ وحی مجھے حکم دیا کہ میں اس کا نکاح کروں اور اسے اپنا وصی بھی بناؤں۔

مذکورہ روایت میں عباہ بن ربیع غالی شیعہ ہے۔

۶۶۔ أَمَّا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوْجُكَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ إِسْلَامًا وَأَعْلَمَهُمْ عِلْمًا فَإِنَّكَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي

كَمَا سَادَتْ مَرِيَمَ قَوْمَهَا، أَمَّا تَرْضَيْنَ يَا فَاطِمَةُ أَنَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَاخْتَارَ مِنْهُمْ

رَجُلَيْنِ فَجَعَلَ أَحَدَهُمَا أَبَاكَ وَالْآخَرَ بَعْلَكَ .

(ك) وَتَعَقَّبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، طَبَّ وَتَعَقَّبَ، خَطَّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ .

حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ میں اس شخص سے تیرا نکاح کروں جو سب سے پہلا مسلمان اور سب سے زیادہ علم والا ہے تو میری امت کی عورتوں کی سردار ہے جیسے مریم علیہا السلام اپنی قوم کی سردار تھیں۔ اے فاطمہ! کیا تو راضی نہیں ہے کہ اہل زمین سے اللہ نے دو آدمی چنے۔ ایک تیرا بابا جان اور دوسرا تیرا شوہر بنایا۔

امام حاکم اور طبرانی نے اس روایت پر جرح کی ہے۔

۶۷۔ زَوْجُكَ خَيْرَ أَهْلِي أَعْلَمُهُمْ عِلْمًا وَأَفْضَلُهُمْ حِلْمًا وَأَوَّلُهُمْ سِلْمًا . قَالَ لِفَاطِمَةَ

(الخطيب في المتفق والمفترق عن بُرَيْدَةَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا! میں نے اپنے بہترین رشتہ دار سے تیری شادی کی ہے، جو سب سے زیادہ علم والا سب سے اچھے اخلاق و کردار والا اور سب سے

۶۶۔ (۱) خطیب، المتفق والمفترق، ۱/۱۶۲، رقم حدیث ۳۹

(۲) الطبرانی، المعجم الكبير، ۱۱/۹۳، ۹۴، رقم حدیث ۱۱۵۳، ۱۱۵۴

(۳) الحاکم، المستدرک، ۳/۱۲۹، رقم حدیث ۴۶۳۵

(۴) الخطیب، المتفق والمفترق، ۱/۱۶۲، رقم حدیث ۳۹

احمد، فضائل الصحابة، ۲/۷۴، رقم حدیث ۱۳۴۶

پہلا مسلمان ہے۔

۶۸- لَقَدْ زَوَّجْتِكِهِ، وَأَنَّهُ لَأَوَّلُ أَصْحَابِي سِلْمًا وَأَكْثَرُهُمْ عِلْمًا وَأَعْظَمُهُمْ جِلْمًا (طَبَّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ) إِنَّ عَلِيًّا لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ .  
 (۶۸) ابوالحسن سے مروی ہے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میں نے تیرا نکاح ایسے شخص سے کیا جو میرا سب سے پہلا مسلمان صحابی سب سے زیادہ علم و حلم والا ہے۔

۶۹- يَا أَنَسُ أَتَدْرِي مَا جَاءَنِي بِهِ جِبْرِئِيلُ مِنْ عِنْدِ صَاحِبِ الْعَرْشِ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَزُوجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ (هَقَّ، وَالْخَطِيبُ، وَابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ أَنَسٍ) قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَغَشِيَهُ الْوَحْيُ فَلَمَّا سَرَى عَنْهُ قَالَ: فَذَكَرَهُ .  
 (۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیفیت وحی طاری ہوئی۔ فراغت کے بعد فرمایا: اے انس! تجھے معلوم ہے کہ عرش والے رب کا پیغام میری طرف جبرائیل علیہ السلام لائے ہیں بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء کی شادی حضرت علی المرتضیٰ سے کروں۔  
 ۷۰- يَا فَاطِمَةُ أَمَا أَنِّي مَا آلَوْتُكَ أَنْ أَكْغُتِكَ خَيْرَ أَهْلِي . (ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ مَوْسَلًا)  
 (۷۰) حضرت عکرمہ سے مرسل مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا بلاشبہ میں نے اپنے بہترین رشتہ دار سے تیری شادی کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

### مدینہ منورہ کا مزاج

۷۱- أَمَا قَوْلُكَ يَقُولُ قُرَيْشٌ: مَا أَسْرَعَ مَا تَخْلَفَ عَنِ ابْنِ عَمِّهِ وَخَذَلَهُ، فَإِنَّ لَكَ بِي أُسْوَةً

(۶۸) عبدالرزاق، المصنف ۴۹۰/۵، رقم حدیث ۹۷۸۳ .

الطبرانی، المعجم الكبير ۹۳/۱، رقم حدیث ۱۵۶ .

(۶۹) ابن عساکر، تاریخ مدینہ دمشق ۱۳/۳۷ .

ابن الجوزی، الموضوعات ۴۱۸، ۴۱۷/۱ . ابن جوزی نے مذکورہ روایت کو موضوع قرار دیا۔

ابن العراق، تنزیہ الشریعة ۴۱۲، ۴۱۱/۱ .

(۷۰) حدیث (۶۳) کی تخریج دیکھیے۔



قَالُوا سَاحِرٌ وَكَاهِنٌ وَكَذَّابٌ، (أَمَّا قَوْلُكَ اتَّعَرَّضُ لِلْأَجْرِ مِنَ اللَّهِ) أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَأَمَّا قَوْلُكَ اتَّعَرَّضُ لِفَضْلِ اللَّهِ هَذِهِ أَبْهَارٌ مِنْ لِفَلِّ جَاءَ نَا مِنَ الْيَمَنِ فَبِعُهُ وَاسْتَمْتَعَ بِهِ أَنْتَ وَفَاطِمَةُ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ الْمَدِينَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِي وَبِكَ. (ك وَتُعْقَبُ عَنْ عَلِيٍّ)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، تیرے بقول قریش کا یہ کہنا کہ اپنے چچا زاد سے جلدی نہ موڑ لیا اور اسے رسوا کر دیا، تو اے علی! اس میں تیرا اور میرا ایک ہی معاملہ ہے انہوں نے مجھے جادوگر، نجومی کہا اور سچا نہ مانا، اور بقول تیرے میں نے تجھے اللہ کے انعام سے محروم کر دیا تو کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی، ہاں میرے بعد نبوت ختم ہے اور تو نے اللہ کے فضل کا تذکرہ کیا تو ہمارے ہاں کچھ مرج اور مصالح جات یمن سے آئے ہیں، انہیں فروخت کر کے تم اور فاطمہ اپنا کام نکال لو، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل سے نوازے کیونکہ مدینہ منورہ کا مزاج صرف میرے اور تیرے ساتھ ملتا ہے۔  
امام حاکم نے اس روایت پر جرح کی ہے۔

### مَوْذِنُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۷۲- إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ حُمِلْتُ عَلَى الْبَرَّاقِ وَحُمِلَتْ فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَتِي الْقَصْوَاءِ وَحُمِلَ بِلَالٌ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ إِلَى آخِرِ الْأَذَانِ يَسْمَعُ الْخَلَائِقُ. (كَرَّ عَنْ عَلِيٍّ)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن مجھے براق پر، فاطمہ کو میری اونٹنی قصواء پر اور بلال کو جنتی اونٹنی پر سوار کرایا جائے گا اور وہ اذان دیں گے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر..... الاذان تو ساری مخلوق سنے گی۔

۷۳- يَبْعُ اللَّهُ الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِّ وَيَبْعُ صَالِحًا عَلَى نَاقَتِهِ كَيْمَا يُوَافِيَ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمَحْشَرِ، وَتُبْعُ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ عَلَى نَاقَتَيْنِ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ

(۷۱) البزار، المسند ۳/۱۸۵، ۱۸۶، رقم حدیث ۲۵۲۷.

الحاکم، المستدرک ۲/۳۳۷، رقم حدیث ۳۲۹۳.

(۷۲) حدیث (۷۳) کی تخریج دیکھئے۔

وَعَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَى نَاقَتِي وَأَنَا عَلَى الْبَرَّاقِ وَيَعْتَبُ بِلَالٌ عَلَى نَاقَةٍ فَيَنَادِي بِأَلَاذَانَ  
وَشَهِيدُهُ حَقًّا حَقًّا إِذَا بَلَغَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ شَهِدَ بِهَا جَمِيعُ الْخَلَائِقِ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، فَقَبِلْتُ مِمَّنْ قَبِلْتُ مِنْهُ (طب، وَأَبُو الشَّيْخِ، كُ وَتَعَقَّبَ،  
وَالْخَطِيبُ، وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انبیاء کو ان کی سواریوں پر سوار کرے گا صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر سوار ہوں گے میدان حشر اہل ایمان سے بھرا ہوا ہوگا، فاطمہ اور حسن و حسنی اونٹنیوں پر ہوں گے علی ابن ابی طالب میری اونٹنی پر اور میں براق پر سوار ہوں گا بلال ایک اونٹنی پر سوار ہو کر ان افغان ویں گے، سننے والے حق حق کی صدا بلند کریں گے اور جب وہ اشہد ان محمد رسول اللہ کہیں گے تو تمام اولین و آخرین اہل ایمان اس کی گواہی دیں گے پھر میں جنہیں چاہوں گا قبول کروں گا۔

امام حاکم نے اس روایت پر بحث کی اور اسے صحیح الاسناد قرار دیا۔  
وضاحت: حدیث مذکور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و کمال کے نہایت نفیس اور ایمان افروز نکات اخذ کئے جاسکتے ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کا مقام رفعت مآب بھی روایت سے واضح ہے، اولین و آخرین کی گواہی سے معلوم ہوا کہ کائنات کا اصل الاصول رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے، بقول مولانا بریلوی:

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

(مترجم)

شانِ فاطمہ و حسن و حسین علیہم الرضوان

۷۴- إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبِّي أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُسِّرَنِي

(۷۳) الطبرانی، المعجم الكبير ۳/۳۵، رقم حدیث ۲۶۲۹۔

ایضاً، المعجم الصغير ۲/۱۲۶۲۔

الحاکم، المستدرک ۳/۱۵۲، ۱۵۳، رقم حدیث ۳۷۲۷۔

الخطیب، التاريخ ۳/۱۴۰، ۱۴۱۔



أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ . (ت عَنْ حَدِيثَةٍ)

❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ فرشتہ اس رات کے علاوہ زمین پر کبھی نہیں آیا یہ رب کی اجازت سے آیا کہ مجھے سلام کرے اور بشارت دے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء جنتی عورتوں کی سردار اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

### مقام اہل بیت اطہار علیہم الرضوان

۷۵- أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَسَلَامٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ . قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ . (حم، طب، ك عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

(۷۴) ابن ابی شیبہ، المصنف ۳۷۸/۶، رقم حدیث ۳۲۱۷۷۔  
ایضاً، ۳۸۸/۶، رقم حدیث ۳۲۲۷۱۔

احمد، المسند ۳۹۱/۵، ۳۹۲۔  
ایضاً، الفضائل ۷۸۸/۴، رقم حدیث ۱۴۰۶۔

الترمذی، السنن ۶۱۹/۵، رقم حدیث ۳۷۸۱۔  
السیانی، السنن الکبریٰ ۹۵/۵، رقم حدیث ۳۷۸۱۔

ابن حبان، الجامع الصحیح ۱۱۳/۵، رقم حدیث ۶۹۶۰۔  
الطبرانی، المعجم الکبیر ۲۷۰۸، ۲۶۱۰، ۲۶۰۶، رقم حدیث ۲۷۰۸، ۲۶۱۰، ۲۶۰۶۔

ایضاً، ۲۲/۲۲، ۳۰۳، ۳۰۴، رقم حدیث ۱۰۰۵۔  
الحاکم، المستدرک ۱۵۱/۳، رقم حدیث ۴۷۲۲، ۴۷۲۱۔

ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق ابن عساکر ۱۱۹/۶۔  
(۷۵) احمد، المسند ۴۴۲/۲۔

ایضاً، الفضائل ۷۷۷/۲، رقم حدیث ۱۳۵۰۔  
الطبرانی، المعجم الکبیر ۳۱/۳، رقم حدیث ۲۶۲۱۔

الحاکم، المستدرک ۱۳۹/۳، رقم حدیث ۴۷۱۳۔  
الطبرانی، المعجم الکبیر ۳۱/۳، رقم حدیث ۲۶۲۱۔

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ سیدہ فاطمہ الزہراء امام حسن و امام حسین علیہم الرضوان سے فرمایا جو تم سے لڑے میری اس سے لڑائی ہے اور جو تمہیں سلامت رکھے میں بھی اسے سلامت رکھوں گا۔

۷۶- اَنَا (وَعَلَيَّ) وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مُجْتَمِعُونَ، وَمَنْ أَحْبَبَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ . (طَب وَابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ عَلِيٍّ)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین یک جاں ہیں، ہم سے محبت کرنے والا قیامت کے دن خوب کھائے پئے گا اور لوگوں میں ممتاز نظر آئے گا۔

۷۷- إِنْ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَأَنْتَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، قَالَ عَلِيٌّ: فَمَجِبُونَا قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ . (ك وَتَعَقَّبَ عَنْ عَلِيٍّ)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میں جنت میں جاؤں گا، پھر تو، پھر سیدہ فاطمہ الزہراء اور حسن و حسین جنت میں داخل ہوں گے، علی نے عرض کی ہمارا محبت؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے پیچھے پیچھے ہوگا۔

امام حاکم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت پر جرح کی ہے۔

۷۸- إِنْ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فِي حَضِيرَةِ الْقُدْسِ فِي قُبَّةٍ بَيْضَاءٍ سَفَفُهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ (ابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ عُمَرَ) وَفِيهِ عَمْرُو بْنُ زِيَادٍ الثَّوْبَانِيُّ قَالَ (قَط): يَضَعُ الْحَدِيثَ .

❁❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیدہ فاطمہ الزہراء حضرت علی المرتضیٰ، حسن اور حسین حذیرہ قدس کے سفید گنبد میں بلوہ فرما ہوں گے جس کا چھت اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

مذکورہ روایت کے راوی عمرو بن زیاد ثوبانی کے متعلق امام دارقطنی نے کہا کہ یہ احادیث وضع کرتا ہے۔

۷۹- إِنْ لِكُلِّ بَنِي أَبِي عَصَبَةٍ يَنْتَمُونَ إِلَيْهَا إِلَّا وَلَدَ فَاطِمَةَ فَأَنَا وَلِيَهُمْ وَأَنَا عَصَبَتُهُمْ وَهُمْ

(۷۶) الطبرانی، المعجم الكبير ۳/۳۲، رقم حدیث ۲۶۲۳ .

(۷۷) الحاکم، المستدرک ۳/۱۵۱، رقم حدیث ۳۷۲۳ .

(۷۸) ابن عساکر، تاریخ دمشق ۱۳/۲۲۹ .

(۷۹) الطبرانی، المعجم الكبير ۳/۳۵، رقم حدیث ۲۶۳۱ . ابن عدي، الكامل ۷/۱۹۹ .

الحاکم، المستدرک ۳/۱۶۳، رقم حدیث ۴۷۷۰ .



عَسَّرْتَنِي خُلِقُوا مِن طِينَتِي وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ بِفَضْلِهِمْ، مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. (ك، وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ جَابِرٍ)

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر قبیلے کا کوئی نہ کوئی باپ ہوتا ہے لیکن سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد کا باپ اور وارث میں ہوں وہ میری عترت ہیں جو میرے خمیر سے پیدا ہوئے ان کی عظمت کا انکار کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے جو ان سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھے اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

وضاحت: روایت مذکورہ میں لفظ ”يَتَمَوْنَ“ بعض کتب میں ”يَتَمَوْنَ“ بھی مذکور ہے، اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کی عظمت و شان کا اقرار کرنا ہی اللہ کی رضا و خوشنودی کا باعث ہے، بقول مولانا بریلوی۔  
خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر  
اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

(مترجم)

۸۰- أَنَا وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي قَبَّةٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. (طَب عَنْ أَبِي مُوسَى)

❀❀ حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک گنبد میں قیام پذیر ہوں گے۔

۸۱- أَلَا إِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ لِحُبٍّ وَلَا لِحَائِضٍ إِلَّا لِلنَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ

(۸۰) ابن حجر عسقلانی، لسان المیزان ۹۳/۲۔

الہیثمی، مجمع الزوائد ۱۹۷/۹، ۱۹۸، رقم حدیث ۱۵۰۲۲۔

السیوطی، اللآلیء المصنوعة ۳۹۲/۲۔

ابن العراق، تنزیہ الشریعة ۳۱۶/۱۔

(۸۱) الطبرانی، المعجم الكبير ۳۷۲/۲۳، ۳۷۳، رقم حدیث ۸۸۱۔

البیہقی، السنن ۶۵/۷۔

اور امام بیہقی نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق ۱۲۳/۶۔

مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ، أَلَا يَبْتَغِي لَكُمْ أَنْ تَصَلُّوا. (طَبَّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ)

❖❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خوب غور سے سنو ایسا مسجد کسی جنبی اور حیض والی عورت کے لئے حلال نہیں ہاں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازواج مطہرات، فاطمہ زہراء اور حضرت علی المرتضیٰ کے لئے حلال ہے خبردار یہ تفصیلات اس لئے تمہیں بتائی ہیں تاکہ تم کہیں گمراہ نہ ہو جاؤ۔

۸۲- أَلَا إِنَّ مَسْجِدِي هَذَا حَرَامٌ عَلَى كُلِّ حَائِضٍ مِنَ النِّسَاءِ وَكُلِّ جُنُبٍ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا عَلَى أَهْلِ أَهْلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ. (ق) وَضَعْفَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

❖❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار! یہ مسجد ہر حائضہ اور جنبی کے لئے حرام ہے ہاں اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ، حسن و حسین کے لئے حلال ہے۔  
امام دارقطنی نے مذکورہ روایت کو ضعیف قرار دیا۔

۸۳- أَلَا لَا يَحِلُّ هَذَا الْمَسْجِدُ لِجُنُبٍ وَلَا حَائِضٍ إِلَّا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، أَلَا قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمْ الْأَشْيَاءَ أَنْ تَصَلُّوا. (ق، ابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ)

❖❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مسجد کے متعلق ہوشیار رہنا کیونکہ یہ کسی جنبی اور حائضہ کے لئے حلال نہیں ہاں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ، حسن و حسین کے لئے حلال ہے۔ خبردار یہ میں تم سے اس لئے بیان کرتا ہوں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔

۸۴- اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ جَعَلْتَ صَلَوَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَمَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ

(۸۲) حدیث (۸۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۸۳) حدیث (۸۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۸۴) ابن ابی شیبہ، المصنف ۶/۳۷۰، رقم حدیث ۲۳۱۰۳۔

احمد، المسند ۴/۱۰۷۔

ایضاً، الفضائل ۲/۵۷۸، ۵۷۷، رقم حدیث ۹۷۸۔

ایضاً، ۲/۶۷۲، ۶۷۳، رقم حدیث ۱۱۴۹۔



إِبْرَاهِيمَ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَمَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ . يَعْنِي عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا . (طَبَّ عَنْ وَائِلَةَ)

❀❀ حضرت وائلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی پروردگار! تو نے اپنی نوازشوں، رحمتوں، بخششوں اور عنایتوں کی ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بارش برسائی تو اے میرے پروردگار تو مجھے، علی، فاطمہ، حسن اور حسین پر بھی اپنی رحمتوں، نوازشوں اور عنایتوں کا مینہ برسا، کیونکہ یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

۸۵- خَيْرُ رَجَالِكُمْ عَلِيٌّ وَخَيْرُ شَبَابِكُمُ الْحُسَيْنُ وَخَيْرُ نِسَائِكُمْ فَاطِمَةُ . (الْخَطِيبُ وَابْنُ

عَسَاكِرَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ)

❀❀ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے مردوں میں سب سے بہترین حضرت علی المرتضیٰ ہیں، نوجوانوں میں حسین اور عورتوں میں سیدہ فاطمہ الزہراء ہیں۔

۸۶- عَرَضَ لِي مَلِكٌ اسْتَاذَنَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِبُشْرَى أَنْ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ

الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ . (الرُّوْيَانِي، حَب، ك عَنْ حُذَيْفَةَ)

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ایک فرشتہ اجازت لے کر

میرے پاس آیا، سلام کیا اور مجھے عظیم بشارت دی کہ

سیدہ فاطمہ الزہراء جتنی عورتوں کی سردار ہیں جبکہ حسن اور حسین جتنی جوانوں کے سردار ہیں۔

۸۷- مَنْ أَحَبَّ هَؤُلَاءِ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَقَدْ أَبْغَضَنِي يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ

إيضاً، ۷۸۷/۲، ۷۸۷/۱

ابن حبان، الجامع الصحيح ۱۵/۳۳۲، ۳۳۳، رقم حدیث ۶۹۷۶

الطبرانی، المعجم الكبير ۳/۴۹، ۵۰، رقم حدیث ۲۶۷۹، ۲۶۷۸

الحاکم، المستدرک ۳/۱۲۷، رقم حدیث ۳۷۱۰ . بالتغییر

البيهقي، السنن ۲/۱۵۲

(۸۵) خطیب بغدادی، التاريخ ۳/۳۹۱، ۳۹۲

ابن عساکر، تاریخ دمشق ۱۴/۱۶۷

(۸۶) حدیث (۷۴) کی تخریج دیکھئے۔

وَفَاطِمَةَ وَعَلِيًّا . (ابن عَسَاكِر عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ)

❁❁ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو حسن، حسین، سیدہ فاطمہ الزہراء اور حضرت علی المرتضیٰ سے محبت رکھے وہ میرا محب اور جو ان سے دشمنی رکھے وہ میرا دشمن ہے۔

۸۸- فِي الْجَنَّةِ دَرَجَةٌ تُدْعَى الْوَسِيلَةَ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوا لِي الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْكُنُ مَعَكَ فِيهَا قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ .  
(ابن مَرْدَوَيْهِ عَنْ عَلِيٍّ)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک مقام کا نام وسیلہ ہے، تم جب بھی اللہ سے دعا مانگو تم میرے لئے مقام وسیلہ کی بھی دعا مانگا کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔

### امر خلافت

۸۹- مَا كَانَ اللَّهُ لِيَجْمَعَ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ النَّبُوَّةَ وَالْخِلَافَةَ (الشَّيْرَازِيُّ فِي الْأَلْقَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ) أَنَّ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ

(۸۷) ابن عساكر، تاريخ دمشق ۱۳/ ۱۵۳ . اس روایت کے شواہد مختلف طرق سے مسند احمد، سنن کبریٰ نسائی، ابن ماجہ، مسند ابویعلیٰ اور مجمع الکبیر طبرانی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں، جس کے سبب صحیح لغیرہ کے درجہ پر پہنچتی ہے۔

(۸۸) الترمذی، السنن ۵/ ۶۴۱، ۶۴۲، رقم حدیث ۳۷۳۳ .

عبدالله بن احمد، زوائد المسند ۱/ ۷۷ .

ایضاً، زوائد الفضائل ۲/ ۶۹۳، ۶۹۴، رقم حدیث ۱۱۸۵ .

الدولابی، الذریۃ الطاہرۃ، ص ۱۲۰، رقم حدیث ۲۳۳ .

الطبرانی، المعجم الکبیر ۳/ ۴۳، رقم حدیث ۲۶۴۵ .

الذهبی، المیزان ۳/ ۱۱۷ .

المزی، تہذیب الکمال ۲/ ۹۵۸، ۹۵۹ .

(۸۹) علی متقی ہندی، کنز العمال ۱۲/ ۱۰۵، رقم حدیث ۳۴۲۰۷ .



الْخِلَافَةَ قَالَ: فَذَكَرَهُ .

❁❁ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ علیؑ فاطمہؑ حسن اور حسین علیہم الرضوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور قضیہ خلافت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تم میں نبوت اور خلافت اکٹھی نہیں کرے گا۔

امام مہدی اولادِ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے

۹۰ - أَبِشْرِي يَا فَاطِمَةُ فَإِنَّ الْمَهْدِي مِنْكَ . (ابن عَسَاكِرَ عَنِ الْحُسَيْنِ)

❁❁ امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! تجھے بشارت ہو کہ مہدی تیری اولاد میں سے ہوں گے۔

وضاحت: امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق کتب احادیث میں بکثرت روایات ملتی ہیں حتیٰ کہ بعض اہل علم نے تو ان روایات کو معنوی تو اثر سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ شارح عقیدہ سفارینی نے معنوی تو اثر ثابت کرتے ہوئے امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور پر ایمان رکھنا عقائد اہل سنت میں شمار کیا ہے، امام قرطبی، قاضی شوکانی، سید برزنجی اور جلال الدین سیوطی وغیرہ جلیل القدر اہل علم نے اس موضوع پر مستقل کتابیں قلم بند کی ہیں، اور مختلف کتب میں منتشر مواد بھی بکثرت ہے، لہذا امام مہدی رضی اللہ عنہ سے متعلق روایات کا انکار سراسر گمراہی ہے، البتہ آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق جو بے سرو پا باتیں مشہور ہیں ان سے پرہیز کرتے ہوئے معتبر روایات میں جو تفصیلات مذکور ہیں انہی پر ایمان رکھنا چاہیے۔ مترجم

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا اور میدانِ محشر

۹۱ - إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ بَطْنَانِ الْعَرْشِ يَا أَهْلَ الْجَمْعِ نَكْسُوا رُؤُوسَكُمْ وَغَضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَى الصَّرَاطِ فَتَمُرَّ مَعَ سَبْعِينَ أَلْفَ جَارِيَةٍ

(۹۰) ابن عساکر، تاریخ دمشق ۴۷۵/۱۹ .

السیوطی، زیادات الجامع الصغیر ۲۶/۱ .

(۹۱) الحاکم، المستدرک ۱۵۳/۳، رقم حدیث ۴۷۲۸ . ایضاً، ۱۶۱/۳، رقم حدیث ۴۷۵۷ . ابن عساکر،

تاریخ دمشق ۴۸۳/۵ . ایضاً، ۳۳/۳۹ . ایضاً، ۳۷۰/۴۱ . ایضاً، ۱۹۰/۴۲ .

اس روایت کے مختلف طرق مختلف رواۃ سے الفاظ کے تفاوت کے ساتھ تاریخ دمشق، فضائل الصحابة احمد، معرفة الصحابة ابو نعیم، معجم الکبیر طبرانی اور

دوسری مختلف کتب میں مروی ہیں۔ البتہ ذہبی والہانی وغیرہ علماء نے اسے موضوع روایت قرار دیا۔

مِنَ الْحُورِ الْعِينِ كَمَرُ الْبَرْقِ . (أَبُو بَكْرٍ فِي الْغِيَلَانِيَّاتِ عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ)

❁❁ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، بروزِ محشر عرش کے پیچھے سے ایک منادی اعلان کرے گا اے اہل محشر! اپنے سر جھکاؤ اور نگاہیں نیچی کر لو فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہل صراط سے گزر رہی ہیں۔ آپ ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں بجلی کی سی تیزی سے گزر جائیں گی۔

۹۲- إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِّنْ بَطْنَانِ الْعَرْشِ أَيُّهَا النَّاسُ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَاطِمَةُ إِلَى الْجَنَّةِ . (أَبُو بَكْرٍ فِي الْغِيَلَانِيَّاتِ عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ)

❁❁ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن عرش کے پیچھے سے ایک منادی اعلان کرے گا لوگو! نظریں نیچی کر لو سیدہ فاطمہ الزہراء جنت کی طرف گزر رہی ہیں۔

۹۳- إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُنَادِي مُنَادٍ مِّنْ بَطْنَانِ الْعَرْشِ أَيُّهَا النَّاسُ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَاطِمَةُ إِلَى الْجَنَّةِ . (أَبُو بَكْرٍ فِي الْغِيَلَانِيَّاتِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزِ محشر عرش کے پیچھے سے ایک منادی اعلان کرے گا لوگو! نگاہیں نیچی کر لو لوگو! نگاہیں نیچی کر لو سیدہ فاطمہ الزہراء جنت کی طرف گزر رہی ہیں۔

وضاحت: سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنے جسمِ اقدس کا ٹکڑا قرار دیا۔ مترجم

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا پر سوکن لانے کی ممانعت

۹۴- إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ

(۹۲) حدیث (۹۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۹۳) حدیث (۹۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۹۴) احمد، المسند ۶/۲۳۰، ۲۳۸، ۳۲۶، ۳۲۸۔

ایضاً، الفضائل ۲/۵۵۵، رقم حدیث ۱۳۲۲، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰۔

ایضاً، الفضائل ۲/۵۵۶، ۵۵۷، رقم حدیث ۱۳۳۳، ۱۳۳۵، ایضاً ۲/۵۵۸، ۵۶۰۔

البخاری، الجامع الصحیح ۲/۴۶۹، رقم حدیث ۹۲۶۔ بالاختصار



حَرَامًا وَلَكِنَّ وَاللَّهَ لَا تَجْمَعُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ  
عَدُوِّ اللَّهِ تَحْتَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا. (حم، ت، د، هـ. عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ)

❁❁ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ سیدہ فاطمہ الزہراء میرے جگر کا ٹکڑا ہے تم اس کے دین کے معاملے میں کہیں آزمائش میں نہ پڑنا میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال تو نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ بِنْتُ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمن خدا کی بیٹی کے ساتھ ایک خاوند کے لئے جمع نہیں فرمائے گا۔

### وصال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت

۹۵ - إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَأَنْتَهَارَ ضُنِي (بِالْقُرْآنِ) الْعَامَ مَرَّتَيْنِ  
وَلَا أُرَانِي إِلَّا حَضَرَ أَجْلِي وَأَنْتَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لِحَاقًا بِي فَاتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرْ فَإِنَّهُ نِعَمُ  
السَّلَفِ أَنَا لَكَ. (ق، هـ. عَنِ فَاطِمَةَ)

ایضاً، ۲۴۵/۶، رقم حدیث ۳۱۱۰۔

ایضاً، ۹۷/۶، رقم حدیث ۳۷۱۳۔

ایضاً، ۱۰۷/۷، رقم حدیث ۳۷۲۹۔

ایضاً، ۱۳۱/۷، رقم حدیث ۳۷۶۷۔

ایضاً، ۲۳۸/۹، رقم حدیث ۵۲۳۰۔

ایضاً، ۳۱۳/۹، رقم حدیث ۵۲۷۸۔

المسلم، الجامع الصحيح ۱۹۰۳، ۱۹۰۲/۳، رقم حدیث ۲۴۴۹۔

ابن ماجہ، السنن ۶۴۳/۱، رقم حدیث ۱۹۹۸، ۱۹۹۹۔

ابو داؤد، السنن ۴۲۶، ۲۲۵/۲، رقم حدیث ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱۔

الترمذی، السنن ۶۹۸/۵، رقم حدیث ۳۸۶۷۔

النسائی، الخصائص، ص ۱۲۱، ۱۲۲، رقم حدیث ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳۔

الدولابی، الذریۃ الطاہرۃ، ص ۴۷، ۴۸، رقم حدیث ۵۵۔

ابن حبان، الجامع الصحيح ۳۰۸، ۳۰۵/۱۵، رقم حدیث ۶۹۵۵، ۶۹۵۶، ۶۹۵۷۔

الطبرانی، المعجم الكبير ۲۰، ۱۸/۲۰، رقم حدیث ۲۰، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱۔

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک جبرائیل علیہ السلام مجھے ہر سال ایک قرآن سناتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ سنایا گیا لگتا ہے میرے وصال کا وقت قریب ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کرے گی اس لئے اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا کیونکہ میں تمہارے لئے بہترین سلف ہوں۔

(۹۵) ابن ابی شیبہ، المصنف ۶/۳۸۸، رقم حدیث ۳۲۲۷۱۔

احمد، المسند ۶/۲۸۲۔

ایضاً، الفضائل ۲/۷۲، ۷۳، رقم حدیث ۱۳۴۳۔

البخاری، الجامع الصحيح ۶/۷۲، رقم حدیث ۳۶۲۳، ۳۶۲۴، ۳۶۲۵۔

ایضاً، ۷/۹۸، رقم حدیث ۳۷۱۵، ۳۷۱۶۔

ایضاً، ۷/۸۴، رقم حدیث ۴۴۳۳، ۴۴۳۴۔

ایضاً، ۱۱/۸۲، رقم حدیث ۶۲۸۵، ۶۲۸۶۔

المسلم، الجامع الصحيح ۳/۱۹۰۴، ۱۹۰۶، رقم حدیث ۲۳۵۰۔

ابن ماجہ، السنن ۱/۵۱۸، رقم حدیث ۱۶۲۱۔

ابو داؤد، السنن ۳/۳۵۵، رقم حدیث ۵۲۱۷۔

الترمذی، ۵/۷۰، رقم حدیث ۳۸۷۲۔

النسائی، السنن الكبرى ۳/۲۵۱، ۲۵۲، رقم حدیث ۷۰۷۸۔

ایضاً، ۵/۹۶، رقم حدیث ۸۳۶۸۔

ایضاً، الخصائص، ص ۱۱۹، ۱۲۰، رقم حدیث ۱۲۸، ۱۲۹۔

الدولابی، الذریۃ الطاهرة، ص ۱۹۹، ۱۰۱، رقم حدیث ۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۶۔

ابن حبان، الجامع الصحيح ۱۵/۴۰۲، ۵۰۲، رقم حدیث ۶۹۵۲، ۶۹۵۳، ۶۹۵۴۔

الطبرانی، المعجم الكبير ۲۰/۴۱۷، ۴۱۸، رقم حدیث ۱۰۳۰۔

البيهقي، الدلائل ۶/۷۹، ۱۶۳، ۳۶۴۔



## شانِ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

۹۶- اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِيَنِي مَا آذَاهَا وَيُنْصِيَنِي مَا أَنْصَبَهَا . (حم، ت، ك عَنْ ابْنِ

الزَّبِيرِ)

❀❀ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سیدہ فاطمہ الزہراء میری جان ہے اس کی تکلیف میری تکلیف اور اس کی ناراضگی میری ناراضگی ہے۔

۹۷- يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ . (ق عَنْ فَاطِمَةَ)

❀❀ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! کیا تجھے اس بات کی خوشی نہیں کہ تو جملہ مومن خواتین کی سردار ہے۔

۹۸- أَنَا نِسِي مَلِكٌ فَسَلَّمَ عَلَيَّ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَنْزِلْ قَبْلَهَا فَبَشَّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ

سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ . (ابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ)

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس آسمان سے ایک فرشتہ آیا جو پہلے کبھی نہیں آیا تھا مجھے سلام کیا اور مجھے بشارت دی کہ حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور سیدہ فاطمہ الزہراء جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

۹۹- أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ فَاطِمَةُ . (ت، ك عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ)

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت میں سے سیدہ فاطمہ الزہراء مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے۔

۱۰۰- إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُبِ يَا أَهْلَ الْجَمْعِ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ عَنْ

(۹۶) احمد، المسند ۵/۴

(۹۷) البزار، المسند ۳/۲۳۳، ۲۳۵، رقم حدیث ۲۶۵۰۔ نیز حدیث (۹۵) کی تخریج دیکھیے۔

(۹۸) حدیث (۸۶، ۷۴) کی تخریج دیکھئے۔

(۹۹) الترمذی، السنن ۵/۶۷۸، رقم حدیث ۳۸۱۹۔

الطبرانی، المعجم الكبير ۱/۱۵۸، رقم حدیث ۳۶۹۔

الحاکم، المستدرک ۲/۳۱۷، رقم حدیث ۳۵۶۲۔

فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ . (تمام ک عَنْ عَلِيٍّ)

❖❖ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، روز محشر ایک منادی پر دوس کے پیچھے سے اعلان کرے گا کہ اے اہل محشر! اپنی نظریں نیچی کر لو سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا گزر رہی ہیں۔

۱۰۱- إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَهَا اللَّهُ وَذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ . (البزار، ع، طب، ک

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ)

❖❖ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک سیدہ فاطمہ الزہراء نے اپنی عفت و عصمت محفوظ رکھی اسی لئے اللہ نے اسے اور اس کی اولاد کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھا۔

۱۰۲- أَوَّلُ مَنْ يَلْحَقُنِي مِنْ أَهْلِي أَنْتِ يَا فَاطِمَةُ، وَأَوَّلُ مَنْ يَلْحَقُنِي مِنْ أَزْوَاجِي زَيْنَبُ وَهِيَ أَطْوَلُ لَكِنَّ كَفَاءً . (ابن عساکر عن واثلة)

❖❖ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! میرے وصال کے بعد سب سے پہلے تو ہی مجھ سے ملے گی اور میری ازواج میں سے زینب سب سے پہلے مجھ سے ملے گی اس کی تھیلیاں تم سب سے زیادہ لمبی ہیں۔

(۱۰۰) حدیث (۹۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۰۱) البزار، المسند ۳/۲۳۵، رقم حدیث ۲۶۵۱۔

العقيلي، الضعفاء ۱۸۴/۳۔

الطبراني، المعجم الكبير ۳/۳۳، رقم حدیث ۲۶۲۵۔

ابن عدي، الكامل ۵/۵۹۔

الدارقطني، كتاب العلل ۵/۶۵۔

الحاكم، المستدرک ۳/۱۵۲، رقم حدیث ۳۷۷۶۔

ابو نعيم، الحلية ۳/۱۸۸۔

ابن الجوزي، الموضوعات ۱/۲۲۲۔

(۱۰۲) ابن عساکر، تاریخ دمشق ۴/۳۸۲، ۳۸۳۔ باختلاف یسمیر۔ اس روایت کے شواہد مختلف راویوں سے مختلف کتب

حدیث مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن حبان، معجم الکبیر طبرانی اور دلائل بیہقی وغیرہ میں مروی ہیں۔



۱۰۳- فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي . (خ عَنِ الْمِسْوَرِ)

❀❀ حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیدہ فاطمہ الزہراء میری جان ہے، جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

۱۰۴- فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا وَيَسْطُنِي مَا يَسْطُهَا وَإِنَّ الْأَنْسَابَ تَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غَيْرَ نَسَبِي وَنَسَبِي وَصِهْرِي . (حَم، ك عَنْهُ)

❀❀ حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میری جان ہے جو بات اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے تکلیف دیتی ہے اور اس کی خوشی میری خوشی ہے بے شک قیامت کے دن سارے رشتے ناطے ٹوٹ جائیں گے لیکن میرا حسب و نسب سلامت و قائم رہے گا۔

۱۰۵- فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ . (ك عَنْ أَبِي سَعِيدٍ)

❀❀ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیدہ فاطمہ الزہراء مریم بنت عمران کے سوا تمام جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

۱۰۶- فَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ وَأَنْتَ أَغْزُ عَلَيَّ مِنْهَا . قَالَ لِعَلِّي . (طس عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا سیدہ فاطمہ الزہراء تم سے زیادہ مجھے لاڈلی ہے اور تم اس سے زیادہ مجھے عزیز ہو۔

۱۰۷- ابْنَتِي فَاطِمَةُ حَوْرَاءُ أَذْمِيَّةٌ لَمْ تُحْضْ وَلَمْ تَطْمِثْ، وَإِنَّمَا سَمَّاهَا اللَّهُ فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللَّهَ

(۱۰۳) حدیث (۹۳) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۰۴) احمد، المسند ۳/۳۳۲۔

الحاکم، المستدرک ۳/۱۵۵، ۱۵۳۔ نیز حدیث (۹۳) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۰۵) احمد، المسند ۳/۳، ۶۲، ۶۴، ۸۰، ۸۲۔

الحاکم، المستدرک ۳/۱۵۳، رقم حدیث ۴۷۳۳۔ اس روایت کے شواہد بکثرت ہیں۔

(۱۰۶) الطبرانی، المعجم الاوسط ۴/۳۳۳، رقم حدیث ۷۶۷۵۔ نیز حدیث (۲۰۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۰۷) الخطیب، التاريخ ۱۲/۳۳۱۔ خطیب بغدادی نے اس روایت کو غیر ثابت قرار دیا۔

ابن الجوزی، الموضوعات ۱/۳۲۱۔

السیوطی، اللآلیء المصنوعة ۱/۴۰۰۔

تَعَالَى فَطَمَهَا وَمُحِبِّهَا مِنَ النَّارِ . (خط عن ابن عباس)

❦❦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیدہ فاطمہ الزہراء پاک طینت ہے، حیض اور میل کچیل سے پاک ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کا نام فاطمہ رکھا اسے اور اس کے عقیدت مندوں کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھا ہے۔

۱۰۸ - إِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ لِأَنَّ اللَّهَ فَطَمَهَا وَمُحِبِّهَا عَنِ النَّارِ . (الدَّيْلَمِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

❦❦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیدہ فاطمہ الزہراء کا یہ نام اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے عقیدت مندوں کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھا ہے۔

۱۰۹ - أَتَانِي جِبْرِيلُ بِسَفَرٍ جَلِيلٍ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَكْلَتْهَا لَيْلَةً أُسْرِي بِي فَعَلَقْتُ خَدِيدَةَ بِفَاطِمَةَ

فَكُنْتُ إِذَا اشْتَقْتُ إِلَى رَائِحَةِ الْجَنَّةِ شَمِمْتُ رَقَبَةَ فَاطِمَةَ . (ك) وَقَالَ غَرِيبٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي

وَقَاصٍ) وَقَالَ الذَّهَبِيُّ هُوَ كَذِبٌ جَلِيلٌ مِنْ وَضْعِ مُسْلِمٍ بْنِ عَيْسَى الصَّفَّارِ لِأَنَّ فَاطِمَةَ وَلَدَتْ

قَبْلَ النَّبُوَّةِ فَضِلًّا عَنِ الْإِسْرَاءِ . وَكَذَا قَالَ ابْنُ حَبَّيْرٍ .

❦❦ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل میرے پاس جنتی پھل بھی لے کر آئے شب معراج وہ میں نے کھایا اسی شب سیدہ فاطمہ الزہراء کا جو ہر مجھ سے خدیجہ الکبریٰ کو منتقل ہوا اب جب بھی میں جنت کی خوشبو سونگھنا چاہوں تو فاطمہ کی گردن سونگھ لیتا ہوں۔

امام حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی یہ روایت غریب و غیر معروف قرار دی، جبکہ امام ذہبی کے بقول یہ مسلم بن عیسیٰ صنفار کا سفید جھوٹ ہے کیونکہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت شب معراج کی بجائے قبل از بعثت ہے۔ ابن حجر نے بھی تقریباً اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

۱۱۰ - إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ يَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ طَاطِنُوا رُؤُوسَكُمْ حَتَّى تَجُوزَ

فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ . (أَبُو الْحَسَنِ بْنِ أَبِي بَشْرٍ أَنَّ فِي قَوَائِدِهِ، خُطَّ عَنْ عَائِشَةَ)

❦❦ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک منادی

(۱۰۸) الدیلمی، المسند ۳۶/۱، رقم حدیث ۱۳۸۵۔ ابن الجوزی وغیرہ نے یہ روایت موضوع قرار دی۔

(۱۰۹) الحاکم، المستدرک ۱۵۶/۳، رقم حدیث ۴۷۳۸۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس روایت کو سفید جھوٹ قرار دیا اور کہا کہ سیدہ فاطمہ

الزہراء رضی اللہ عنہا بالاتفاق معراج سے قبل پیدا ہوئیں۔

(۱۱۰) حدیث (۱۰۰، ۹۳، ۹۲) کی تخریج دیکھئے۔



اعلان کرے گا کہ اے اہل محشر! اپنے سر جھکاؤ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر رہی ہیں۔

۱۱۱- أَمَّا تَرْضِينَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ . قَالَ لِفَاطِمَةَ . (خ، هـ - عَقَّ عَنْ

عَائِشَةَ عَنْ فَاطِمَةَ)

عائشہ صدیقہ اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ!

کیا تو جنتی عورتوں کی سردار ہونے پر خوش نہیں۔

۱۱۲- نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْتَأْذَنَ اللَّهَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ فَبَشَّرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ

أَهْلِ الْجَنَّةِ . (ك عَنْ حُذَيْفَةَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آسمان سے ایک فرشتے نے

میرے پاس آکر مجھے میرے رب کا سلام پہنچایا اور یہ خوشخبری دی کہ سیدہ فاطمہ الزہراء جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

۱۱۳- يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضِينَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ . (ك

عَنْ عَائِشَةَ)

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی

نہیں کہ اس امت کی بھی اور ساری کائنات کی عورتوں کی تو سردار ہے۔

۱۱۴- فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَحَدِيجَةَ

بِنْتُ خُوَيْلِدٍ . (ش عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى)

عبد الرحمن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیدہ فاطمہ الزہراء

مریم بنت عمران، آسیہ زوجہ فرعون اور خدیجہ بنت خویلد کے سوا کائنات کی تمام عورتوں کی سردار ہے۔

۱۱۵- أَوَّلُ شَخْصٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَتَلَّهَا فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مَثَلُ مَرْيَمَ فِي بَنِي

إِسْرَائِيلَ . (أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُونٍ فِي كِتَابِ "فَضَائِلِ عَلِيٍّ")

(۱۱۱) حدیث (۹۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۱۲) حدیث (۷۴) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۱۳) حدیث (۹۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۱۴) ابن ابی شیبہ، المصنف ۳۸۸/۶، رقم حدیث ۳۲۲۷۳۔ بسند مرسل ضعیف۔

(۱۱۵) الدیلمی، المسند ۳۸/۱، رقم حدیث ۸۱۔ یہ روایت ذہبی اور ابن حجر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی۔

❦❦ بدل بن محبر، عبد السلام بن عجلان اور ابو یزید مدنی رضی اللہ عنہم سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس امت میں سے جنت میں سب سے پہلے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جائے گی اور اس امت میں فاطمہ زہراء کی مثال بنی اسرائیل میں مریم علیہا السلام کی طرح ہے۔

۱۱۶۔ لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِي لِأَحَقِّ بِي . (طَبَّ عَنْ فَاطِمَةَ)

❦❦ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! تم رونا نہیں کیونکہ میرے وصال کے بعد سب سے پہلے تو مجھے ملے گی۔

۱۱۷۔ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى غَيْرُ مُعَذِّبِكَ وَلَا وَلَدَكَ . قَالَتْ لِفَاطِمَةَ . (طَبَّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ)

❦❦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا بے شک اللہ تجھے اور تیری اولاد کو عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا۔

۱۱۸۔ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَغْضَبُ لِعْضَبِ فَاطِمَةَ وَيَرْضَى لِرِضَاهَا . (الدَّيْلَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ)

❦❦ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سیدہ فاطمہ الزہراء کی ناراضگی سے ناراض اور خوشی سے خوش ہوتا ہے۔

۱۱۹۔ يَا فَاطِمَةُ إِنَّ اللَّهَ لَيَغْضَبُ لِعْضَبِكَ وَيَرْضَى لِرِضَاكِ . (ع، طَبَّ، كَ وَتَعَقَّبَ، وَأَبُو

نُعَيْمٍ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَلِيٍّ)

❦❦ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ! بے شک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی سے ناراض اور خوشی سے خوش ہوتا ہے۔

(۱۱۶) حدیث (۹۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۱۷) الطبرانی، المعجم الكبير ۲۶۳/۱۱، رقم حدیث ۱۱۶۸۵۔ بیہقی نے اس کے رواۃ ثقہ قرار دیئے۔

(۱۱۸) الدولابی، الذریۃ الطاهرة، ص ۱۲۰، رقم حدیث ۲۳۵۔

الطبرانی، المعجم الكبير ۱۰۸/۱، رقم حدیث ۱۸۲۔ ایضاً، ۳۰۱/۲۲، رقم حدیث ۱۰۰۱۔

ابن عدي، الكامل ۳۵۱/۲۔

الحاكم، المستدرک ۱۵۳/۳، ۱۵۴، رقم حدیث ۳۷۳۰۔

(۱۱۹) حدیث (۱۱۸) کی تخریج دیکھئے۔



۱۲۰- إِنْ فَاطِمَةَ حَصَنَتْ فَرْجَهَا وَإِنَّ اللَّهَ أَدْخَلَهَا بِأَحْصَانٍ فَرْجَهَا وَذُرِّيَّتَهَا الْجَنَّةَ . (طب)

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیدہ فاطمہ الزہراء نے بے شک اپنی عصمت محفوظ رکھی لہذا اللہ تعالیٰ اسے اور اس کی اولاد کو اس کے بدلے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۲۱- إِنَّمَا فَاطِمَةُ شَجَنَةٌ مِّنِّي يَسْطُونِي مَا يَسْطُهَا وَيَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا . (ك، طب عَنِ

الْمِسْوَرِ)

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیدہ فاطمہ الزہراء میری جان ہے اس کی خوشی میری خوشی اور اس کی ناراضگی میری ناراضگی ہے۔

۱۲۲- إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي . (ك عَنْ أَبِي حَنْظَلَةَ مُرْسَلًا)

حضرت ابو حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک فاطمہ میری جان ہے جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔

۱۲۳- إِنْ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا وَأَنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا

أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنَّ وَاللَّهِ لَا تَجْمَعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا .

(حم، م، خ، د، ع عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ) أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ .

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بنت ابوجہل سے نکاح کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا بے شک فاطمہ میری جان ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ تم اس کے حقوق کے معاملے میں آزمائش میں پڑ جاؤ گے، میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام تو نہیں کرتا لیکن خدا کی قسم اللہ کے رسول اور اللہ کے دشمن کی بیٹی اکٹھے کسی شخص کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔

(۱۲۰) حدیث (۱۰۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۲۱) حدیث (۹۳) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۲۲) الحاکم، المستدرک ۱۵۹/۳، رقم حدیث ۴۷۵۰ .

(۱۲۳) حدیث (۹۳) کی تخریج دیکھئے۔

وضاحت: قرآن میں حرمت کے ضمن میں جو رشتے مذکور ہیں ان سے نکاح حرام ہے لیکن بعض نسبتیں ایسی ہیں کہ جر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح حرام تو نہیں قرار دیا لیکن ناپسندیدگی کی بناء پر منع فرمایا جیسا کہ مذکورہ بالا روایت سے بخوبی مترشح ہو رہا ہے۔ لہذا سید زادی کا نکاح غیر سید سے غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ مترجم

۱۲۴- إِنْ ابْنَتِي فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيْبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُوْذِنُنِي مَا آذَاهَا . (طَبْعُ عَنِ الْمَسُوْر)

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک بیٹی فاطمہ میری جار ہے جو اسے شک میں ڈالے مجھے شک میں ڈالتا ہے اور جو اسے تکلیف دے مجھے تکلیف دیتا ہے۔

۱۲۵- إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا فَقَدْ أَغْضَبَنِي . (شُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مُرْسَلًا)

محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک فاطمہ میری جان ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

۱۲۶- يَا أَبَا بَكْرٍ اِنْتَظِرْ بِهَا الْقَضَاءَ . (ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَلْبَاءَ بْنِ أَحْمَدَ الْيَشْكُرِي)

علباء بن احمد یشکری سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا (نکاح فاطمہ) کے معاملے میں وحی کا انتظار کرو۔

۱۲۷- إِنْ أَبَا بَكْرٍ خَطَبَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ . قَالَ: فَذَكَرَهُ .

علباء بن احمد یشکری سے مروی ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے رشتے کے سلسلے میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابھی وحی کا انتظار کرو۔

۱۲۸- أَمَّا رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عُرِضَ لِي فَيَلَّ هُوَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ

قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ

سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ . (حَمْدٌ، ت، ن، حَب عَنْ حَذِيفَةَ)

(۱۲۴) حدیث (۹۶) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۲۵) ابن ابی شیبہ، المصنف ۳۸۸/۱، رقم حدیث ۳۲۲۶۹، نیز حدیث (۹۴) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۲۶) ابن سعد، الطبقات ۱۹/۸، بالتفصیل، ایضاً، ۲۲۰/۸، بلاحصار

(۱۲۷) حدیث (۱۲۶) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۲۸) حدیث (۷۳) کی تخریج دیکھئے۔



❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کیا تم نے میرے پاس بھیجا جانے والا دیکھا یہ وہ فرشتہ تھا جو قبل ازیں کسی شب زمین پر نہیں آیا، اللہ نے اسے مجھے سلام کرنے اور بشارت دینے کے لئے بھیجا کہ حسن و حسین جتنی نوجوانوں کے سردار اور سیدہ فاطمہ الزہراء خواتین جنت کی سردار ہیں۔

۱۲۹۔ لِكُلِّ بَنِي أَنَسِ عَصَبَةٌ يَنْتُمُونَ إِلَيْهِ إِلَّا وَلَدَ فَاطِمَةَ فَأَنَا وَلِيُّهُمْ وَعَصَبَتُهُمْ . (طب عن فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ)

❀❀ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر قبیلہ اپنی اصل کی طرف منسوب ہوتا ہے لیکن اولاد فاطمہ کا وارث اور باپ میں ہوں۔

۱۳۰۔ لِكُلِّ بَنِي أُمِّ عَصَبَةٍ يَنْتُمُونَ إِلَيْهِ إِلَّا ابْنِي فَاطِمَةَ فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعَصَبَتُهُمَا . (ك عَنْ جَابِرٍ)

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر قبیلے کی پہچان اس کا باپ ہوتا ہے لیکن سیدہ فاطمہ الزہراء کی اولاد کا وارث اور باپ میں ہوں۔

۱۳۱۔ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا ابْنِي الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا، وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ . (حم، ع، طب، ك عَنْ أَبِي سَعِيدٍ)

(۱۲۹) حدیث (۷۹) کی تخریج دیکھئے .

(۱۳۰) حدیث (۷۹) کی تخریج دیکھئے .

(۱۳۱) احمد، المسند ۲/۳ .

النسائی، فضائل الصحابة، ص ۲۰، رقم حدیث ۶۶ .

ایضاً، الخصائص، ص ۱۱۸، رقم حدیث ۱۲۶ .

ایضاً، ص ۱۲۳، ۱۲۵، رقم حدیث ۱۳۹ .

ابن حبان، الجامع الصحيح ۱۵/۳۱۱، ۳۱۲، رقم حدیث ۶۹۵۹ .

الطبرانی، المعجم الكبير ۳/۲۸، رقم حدیث ۲۶۱۰ .

الحاکم، المستدرک ۳/۱۶۶، ۱۶۷، رقم حدیث ۳۷۷۸ .

الخطیب، التاريخ ۳/۲۰۷ .

❀❀ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین میرے خالہ زاد بیٹے بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے علاوہ جملہ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور سیدہ فاطمہ الزہراء مریم بنت عمران کے علاوہ تمام خواتین جنت کی سردار ہے۔

۱۳۲ - كُلُّ بَنِي أُمِّ يَتِمُونَ إِلَى عَصْبَةِ الْأَبِّ وَلَدَ فَاطِمَةَ فَأَنَا وَلِيُّهُمْ وَأَنَا عَصَبَتُهُمْ . (طب عن فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ)

❀❀ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر قبیلے کی پہچان اس کا باپ ہوتا ہے لیکن اولاد فاطمہ کا وارث اور باپ میں ہوں۔

۱۳۳ - كُلُّ بَنِي أُنْتَى فَإِنَّ عَصَبَتَهُمْ لِأَبِيهِمْ مَا خَلَا وَلَدَ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا عَصَبَتُهُمْ وَأَنَا أَبُوهُمْ . (طب عن عُمَرَ)

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر قبیلہ اپنے باپ سے پہچانا جاتا ہے لیکن اولاد فاطمہ کا باپ اور نسب دار میں ہوں۔

### وارثان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۳۴ - أَمَّا حَسَنٌ فَلَهُ هَيْبَتِي وَسُودُ دِي وَأَمَّا حُسَيْنٌ فَلَهُ جُرَّائِي وَجُودِي (طب و ابن مندّة، كَرَّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنَيْهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا ابْنَاكَ فَوَرَّتُهُمَا شَيْئًا، قَالَ فَذَكَرَهُ .

ایضاً، ۹۰/۱۱ .

ابن عساکر، تاریخ دمشق ۱۳۵/۱۴

ایضاً، ۱۹۲، ۱۹۱/۶۳ .

ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق ۱۱۹/۶ .

الدیلمی، المسند ۲/۲۵۶، رقم حدیث ۲۶۲۴ .

(۱۳۲) حدیث (۷۹) کی تخریج دیکھئے .

(۱۳۳) حدیث (۷۹) کی تخریج دیکھئے .

(۱۳۴) حدیث (۳۵) کی تخریج دیکھئے .



❀❀ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ اپنے دونوں صاحبزادوں کے ہمراہ بارگاہ رسالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض وصال میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ دونوں آپ کے شہزادے ہیں انہیں اپنا وارث بنالیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن میری ہیبت و سیادت کا وارث ہے اور حسن میری جرأت و سخاوت کا امین۔

۱۳۵ - أَمَّا الْحَسَنُ فَقَدْ نَحَلْتُهُ حِلْمِي وَهَيْتِي، وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَقَدْ نَحَلْتُهُ نَجْدَتِي وَجُودِي (کر عن مُحَمَّد بن عُبَيْدِ اللَّهِ بن أَبِي رَافِعٍ عن أَبِيهِ عن جَدِّهِ) أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتْ بِابْنَيْهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! انْخَلْهُمَا. قَالَ نَعَمْ فَقَدَّكَرَهُ.

❀❀ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور دادا سے راوی ہیں کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا اپنے دونوں صاحبزادوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان دونوں کو نوازدیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں حسن میرے حلم و ہیبت کا امین ہے جبکہ حسین میری جرأت و سخاوت کا وارث ہے۔

### فرشتہ اور زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۳۶ - إِنَّ مَلَكَ مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارِنِي فَاسْتَاذَنَ اللَّهَ فِي زِيَارَتِي فَبَشَّرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (طَب وَابْنُ النَّجَّارِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک آسمانی فرشتہ میری زیارت سے محروم تھا اس نے پروردگار سے میری زیارت کی اجازت لی اور مجھے یہ بشارت دی کہ سیدہ فاطمہ الزہراء میری امت کی عورتوں کی سردار ہے جبکہ حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

### نسب کی اہمیت

۱۳۷ - أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ خَالًا وَخَالَةً، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ أَبًا، وَأَمَّا

(۱۳۵) ابن عساکر، تاریخ دمشق ۱۲/ ۱۲۸. نیز حدیث (۲۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۳۶) حدیث (۷۴) کی تخریج دیکھئے۔

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ جَدُّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ وَجَدَّتُهُمَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَأُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَأَبُوهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَمَّتُهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَمَّتُهُمَا أُمُّ هَانِيٍّ وَبِنْتُ أَبِي طَالِبٍ وَخَالَهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ وَخَالَاتُهُمَا زَيْنَبُ وَرُقَيَّةٌ وَأُمُّ كُلثُومٍ بَنَاتُ رَسُولِ اللَّهِ وَجَدَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَأَبُوهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَأُمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَعَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَخَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَحَبَّهُمَا فِي الْجَنَّةِ . (طب) وَابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِيهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَانِيُّ مَتْرُوكٌ، وَكَذَّبَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَابْنُ صَاعِدٍ

❦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو! میں تمہیں بتاؤں کہ کس کے ماموں اور خالائیں افضل ہیں، تمہیں بتاؤں کہ کس کا باپ افضل و اعلیٰ ہے وہ حسن و حسین ہیں، جن کے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نانی خدیجہ بنت خویلد ہے ماں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور باپ علی ابن ابی طالب ہے چچا جعفر بن ابی طالب اور چچی ام ہانی بنت ابی طالب ہے ماموں قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خالائیں زینب، رقیہ اور ام کلثوم بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، جن کے نانا باپ ناں چچا، چچی خالائیں اور وہ خود سب جنتی ہیں پھر ان کا محبت بھی جنتی ہے۔ اس روایت میں احمد بن محمد یمنی متروک راوی ہے ابو حاتم اور ابن صاعد نے اسے جھوٹا کہا ہے۔

### شانِ اہل بیت اطہار علیہم الرضوان

۱۳۸ - وَاللَّهُ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَوَلَدَ الْأَنْبِيَاءَ غَيْرِي وَإِنَّ ابْنِيكَ سَيِّدًا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا ابْنِي الْخَالَةِ يَحْيَى وَعِيسَى قَالَهُ لِفَاطِمَةَ . (طب وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي فَصَائِلِ الصَّحَابَةِ عَنْ عَلِيٍّ)

❦ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے علاوہ انبیاء اولاد والے تھے اے فاطمہ! تیرے دونوں بیٹے میرے خالہ زاد بچے عیسیٰ علیہا السلام کے علاوہ بلاشبہ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۱۳۹ - خَدِيجَةُ خَيْرُ نِسَاءٍ عَالَمِهَا وَمَرْيَمُ خَيْرُ نِسَاءٍ عَالَمِهَا وَفَاطِمَةُ خَيْرُ نِسَاءٍ عَالَمِهَا .

(۱۳۷) الطبرانی، المعجم الكبير ۳/۶۵، رقم حدیث ۲۶۸۲ .

ابن عساکر، تاریخ دمشق ۱۳/۲۲۹، بسند ضعیف .

(۱۳۸) الطبرانی، المعجم الكبير ۳/۲۶۱، رقم حدیث ۲۶۰۳، بسند ضعیف .

(۱۳۹) علی متقی ہندی، کنز العمال ۱۲/۱۳۰، رقم حدیث ۳۴۳۳۵، بسند مرسل .



(الْحَارِثُ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا)

❀❀ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدیجہ الکبریٰ اپنی ہم عصر عورتوں سے افضل، مریم اپنی ہم عصر عورتوں سے افضل اور سیدہ فاطمہ الزہراء اپنے دور کی عورتوں سے افضل ہیں۔

۱۴۰- أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَمَرْيَمُ بِنْتُ

عِمْرَانَ وَآسِيَةُ بِنْتُ مَرْحَمٍ امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ . (حم، طب، ك عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ)

❀❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنتی عورتوں میں افضل ترین عورتیں خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہیں۔

۱۴۱- حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ

مُحَمَّدٍ وَآسِيَةُ امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ . (حم، ت، حسب، ك عَنْ أَنَسٍ)

(۱۴۰) احمد، المسند ۱/۲۹۳، ۳۱۶، ۳۲۲۔

ایضاً، الفضائل ۲/۷۶۰، ۷۶۱، رقم حدیث ۱۳۳۹۔

عبد ابن حمید، المنتخب، ص ۲۰۵، رقم حدیث ۵۹۷۔

ابن حبان، الجامع الصحیح ۱۵/۴۷۰، رقم حدیث ۲۷۲۲۔

الطبرانی، المعجم الكبير ۱۱/۳۳۶، رقم حدیث ۱۱۹۲۸۔

ایضاً، ۱۱/۴۱۵، رقم حدیث ۱۲۱۷۹۔

ایضاً، ۲۲/۴۰۲، رقم حدیث ۱۰۰۳، ۱۰۰۴۔

ایضاً، ۲۳/۷، رقم حدیث ۱۔

الحاکم، المستدرک ۲/۵۹۴، رقم حدیث ۴۱۶۰۔

ایضاً، ۳/۱۸۵، ۱۶۰، رقم حدیث ۴۷۵۴، ۳۸۵۲۔

ابن عبد البر، الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ۳/۲۸۵، ۲۸۴، ۳۷۶۔

(۱۴۱) عبد الرزاق، المصنف ۱۱/۴۳۰، رقم حدیث ۲۰۹۱۹۔

احمد، المسند ۳/۱۳۵۔

ایضاً، الفضائل ۲/۷۵۵، رقم حدیث ۱۳۲۵۔

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کائنات کی یہ عورتیں تجھے کافی ہیں مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، سیدہ فاطمہ الزہراء بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آسیہ زوجہ فرعون۔

۱۴۲ - خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ. (حم، ق عن أنس)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کائنات کی افضل ترین عورتیں چار ہیں مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آسیہ زوجہ فرعون۔

۱۴۳ - سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ وَفَاطِمَةُ وَخَدِيجَةُ وَآسِيَةُ. (ك عن عائشة)

❀❀ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خواتین جنت کی سردار چار عورتیں ہیں مریم، سیدہ فاطمہ الزہراء، خدیجہ الکبریٰ اور آسیہ۔

ایضاً، ۷۵۸/۲، رقم حدیث ۱۳۳۲۔

ایضاً، ۷۶۰/۲، رقم حدیث ۱۳۳۷، ۱۳۳۸۔

الترمذی، السنن ۷/۵، رقم حدیث ۳۸۷۸۔

ابن حبان، الجامع الصحیح ۱۵/۱، ۴۰۱، ۴۰۲، رقم حدیث ۶۹۵۱۔

ایضاً، ۴۶۴/۱۵، رقم حدیث ۷۰۰۳۔

الطبرانی، المعجم الكبير ۲۲/۲، رقم حدیث ۱۰۰۳، ۱۰۰۴۔

ایضاً، ۷/۲۳، رقم حدیث ۳۔

الحاکم، المستدرک ۳/۱۵۷، ۱۵۸، رقم حدیث ۴۷۴۵۔

الخطیب، التاريخ ۷/۱۸۵۔

ایضاً، ۴۰۴/۹۔

(۱۴۲) حدیث (۱۴۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۴۳) احمد، الفضائل ۲/۷۶۰، رقم حدیث ۱۳۳۶۔

ایضاً، ۸۵۱/۲، رقم حدیث ۱۵۷۶۔

الحاکم، المستدرک ۳/۱۸۶، ۱۸۵، رقم حدیث ۴۸۵۳۔



۱۴۴ - سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فَاطِمَةُ وَخَدِيجَةُ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ

فِرْعَوْنَ . (طَبْعُ ابْنِ عَبَّاسٍ)

✽✽ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مریم بنت عمران کے بعد جنتی عورتوں کی سردار سیدہ فاطمہ الزہراء خدیجہ الکبریٰ اور آسیہ زوجہ فرعون ہیں۔

۱۴۵ - أَرْبَعُ نِسْوَةٍ سَادَاتُ عَالَمِهِنَّ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَ خَدِيجَةُ

بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَأَفْضَلُهُنَّ عِلْمًا فَاطِمَةُ . (هَبْ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ)

✽✽ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار عورتیں اپنے اپنے دور کی سردار ہیں: مریم بنت عمران، آسیہ زوجہ فرعون، خدیجہ الکبریٰ اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ ان سب میں سیدہ فاطمہ الزہراء سب سے زیادہ علم والی ہیں۔

پشیمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آنسو

۱۴۶ - عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى فَاطِمَةَ كَسَاءً مِنْ

أَوْبَارِ الْإِبِلِ وَهِيَ تَطْحَنُ فَبَكَى وَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ اصْبِرِي عَلَى مِرَارَةِ الدُّنْيَا لِنَعِيمِ الْآخِرَةِ غَدًا وَنَزَلَتْ ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾ . (ابن لال وَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَ ابْنُ النَّجَّارِ وَ الدَّيْلَمِيُّ)

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء کو اونٹ کے بالوں سے بنی چادر اوڑھے اور چکی پیستے دیکھا تو آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا فاطمہ! دنیا میں اسی پر گزارا کرو، تاکہ جنت کی نعمتیں تمہارا مقدر ہوں پھر یہ آیت نازل ہوئی ﴿اور عنقریب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا عطا کریں گے کہ آپ راضی ہو جائیں گے﴾۔

وضاحت: فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا نے سیدہ کائنات ہو کر نہایت سادہ اور مشقت بھری زندگی گزاری اور دنیوی نعمتوں پر اخروی سعادتوں کو ترجیح دی، تو دور جدید کی عورت کو اپنے طرز حیات پر غور کرنا چاہیے۔ مترجم

(۱۴۴) الطبرانی، المعجم الكبير ۱۱/۳۱۵، رقم حدیث ۱۲۱۷۹۔ ایضاً، ۷/۲۳، رقم حدیث ۲۔

(۱۴۵) حدیث (۱۳۹) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۴۶) الدیلمی، المسند ۵/۳۳۵، ۸۶۶۰۔

## سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ

۱۳۷- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لِيُصَلُّوا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ تَقَدَّمَ فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأَتَقَدَّمَ وَأَنْتَ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى عَلَيْهَا.  
(خط فی رِوَاةِ مَالِك)

❀❀ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وصال پر حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ کے لئے آئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نماز جنازہ پڑھائیں آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نماز جنازہ پڑھاؤں حالانکہ آپ تو خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز جنازہ پڑھائی۔

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عظمت

۱۳۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ كُلثُومٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! زَوْجُ فَاطِمَةَ خَيْرٌ مِنْ زَوْجِي فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُلَبًّا ثُمَّ قَالَ: زَوْجُكَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَأَرَأَيْتَ لَوْ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتَ مَنْزِلَهُ لَمْ تَرِي أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يَعْلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ. (کر)

❀❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ام کلثوم رضی اللہ عنہا بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شادی اس شخص سے کر دی جو میرے خاوند سے افضل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا تیرے خاوند سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے کل جنت میں تجھے میں اس کا مقام دکھاؤں گا جو کسی عام

(۱۳۷) ابن سعد، الطبقات ۸/۲۹۔

علی متقی ہندی، کنز العمال ۵۱۵/۱۲، رقم حدیث ۳۵۶۷۷۔

(۱۳۸) الطبرانی، المعجم الاوسط ۲/۲۱۲، رقم حدیث ۱۷۶۳۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ۳۹/۴۹۔



انسان کو نہیں ملا۔

۱۴۹ - قَالَ ابْنُ عَسَاكِرٍ أَنبَأَنَا أَبُو الْعِزِّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ أَنبَأَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ بْنِ مُوسَى الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَابُورٍ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّانُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوَّجْتَ فَاطِمَةَ خَيْرًا مِّنْ زَوْجِي فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ: زَوَّجْتُكَ مَن يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، فَلَمَّا وَلَّتْ دَعَاَهَا فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتُ زَوَّجْتُكَ مَن يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ: نَعَمْ وَإِزِيدُكَ لَوْ قَدْ دَخَلْتَ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتَ مَنْزِلَهُ لَمْ تَرَى أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِي يَعْلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ: (كر) رَوَاهُ غَيْرُ عَنْ أَيُّوبَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّ كَلْثُومٍ .

⊗⊗ ابوالعز احمد بن عبيد اللہ ابو محمد جوہری ابوالحسین محمد بن مظفر بن موسیٰ الحافظ احمد بن عبد اللہ بن سابور دقاق ایوب بن محمد الوران ولید بن الولید بن الولید حدیثی ابن ثوبان عن بکر بن عبد اللہ المزنی عن ابیہ عن ابن عباس عن ام کلثوم انہا جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقلت: یا رسول اللہ زوّجت فاطمة خیراً من زوجي فسکت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملیاً ثم قال: زوّجتک من یحبہ اللہ ورسولہ وحب اللہ ورسولہ، فلما ولت دعاها فقال: کیف قلت زوّجتک من یحبہ اللہ ورسولہ قال: نعم وازیدک لو قد دخلت الجنة فرأیت منزله لم تری احداً من اصحابی یعلوہ فی منزله قال: (کر) رواہ غیر عن ایوب فقال ان ام کلثوم .

وضاحت: مذکورہ بالا دونوں روایتوں میں غور و فکر کرنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم ماہر نفسیات بھی تھے اسی لئے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو ان کے خاوند حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عظمت شان کے بارے میں مطمئن فرمایا، علاوہ ازیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں ہوتے ہوئے آخرت میں جنت کے مقامات بیان فرمائے، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثل بصارت واضح ہے۔ مترجم

## سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عظمت

۱۵۰۔ لَمَّا أَحَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ قَالَ عَلِيٌّ: لَقَدْ ذَهَبَ رُوحِي وَانْقَطَعَ ظَهْرِي حِينَ رَأَيْتُكَ فَعَلْتَ بِأَصْحَابِكَ مَا فَعَلْتَ غَيْرِي فَإِنْ كَانَ هَذَا مِنْ سَخِطِ عَلِيٍّ فَلَكَ الْعَتَبَى وَالْكَرَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْرَجْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي قَالَ: وَمَا أَرِثُ مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: مَا وَرِثَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِي قَالَ: مَا وَرِثَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِكَ؟ قَالَ كِتَابُ رَبِّهِمْ وَسُنَّةُ نَبِيِّهِمْ، وَأَنْتَ مَعِيَ فِي قَصْرِ فِي الْجَنَّةِ مَعَ فَاطِمَةَ ابْنَتِي وَأَنْتَ أَخِي وَرَفِيقِي - (حم في كِتَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ)

❁❁ مناقب علی میں مذکور ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین مواخات قائم فرمائی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میرا پیاناہ صبر لبریز ہو چکا ہے اور ضبط ٹوٹ گیا ہے میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے وہ معاملہ فرمایا جس سے مجھے محروم رکھا ہے اگر یہ مجھ سے اظہار ناراضگی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مزاکا پورا حق ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ معبود فرمایا میں نے تمہیں صرف اپنے لئے موخر کیا ہے میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے البتہ میرے بعد نبی کوئی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وراثت سے مراد؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے قبل جو انبیاء علیہم السلام کی وراثت تھی۔ عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل انبیاء علیہم السلام کی وراثت کیا تھی؟ فرمایا ان کے رب کی کتاب اور نبی کی سنت۔ اور تم جنت میں میرے اور میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ میرے محل میں ہو گے۔ تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

۱۵۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا زَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۱۵۰) حدیث (۵۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۵۱) الطبرانی، المعجم الكبير ۱۱/۹۳، ۹۴، رقم حدیث ۱۱۱۵۳، ۱۱۱۵۴۔

ابن عدي، الكامل ۵/۳۳۲، ۳۳۳۔

الخطيب، التاريخ ۳/۱۹۵۔

الذهبي، الميزان ۱/۲۶۔



فَاطِمَةُ مِنْ عَلِيٍّ قَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! زَوْجَتِي مِنْ رَجُلٍ فَقِيرٍ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنَّ اللَّهَ اخْتَارَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبُوكَ وَالْآخَرُ زَوْجُكَ. (خَطِّ فِيهِ) وَسَنَدُهُ حَسَنٌ.

❀❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کر دی تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے ایک فقیر شخص سے میری شادی کر دی جس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر دو آدمیوں کا انتخاب فرمایا ایک تیرے بابا جان اور دوسرا تیرے شوہر کا۔ مذکورہ روایت کی سند حسن ہے۔

۱۵۲ - عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ: زَوْجُكَ خَيْرٌ أُمِّي أَعْلَمُهُمْ عِلْمًا وَأَفْضَلُهُمْ حِلْمًا وَأَوَّلُهُمْ سِلْمًا. (خَطِّ فِي الْمُتَّفِقِ)

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا تیری شادی میں نے اس شخص سے کی ہے جو میری امت کا بہترین آدمی سب سے زیادہ علم والا سب سے زیادہ بلند اخلاق والا اور سب سے پہلا مسلمان ہے۔

۱۵۳ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَنْشُدُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ:

أَنَا أَخُو الْمُصْطَفَى لَأَشْكُ فِي نَسَبِي  
مَعَهُ رُبَيْتٌ وَسِبْطَاءٌ هُبَا وَلَدِي  
جَدِّي وَجَدُّ رَسُولِ اللَّهِ مُنْفَرِدٌ  
وَفَاطِمَةُ زَوْجَتِي لَأَقُولُ ذِي فَنَدٍ  
صَدَقْتَهُ وَجَبَّعَ النَّاسُ فِي بِهِمِ  
مِنَ الضَّلَالَةِ وَالْإِشْرَاقِ وَالْكَنَدِ  
فَالْحَمْدُ لِلَّهِ شُكْرًا لِأَشْرِيكَ لَهُ  
الْبِرُّ بِالْعَبْدِ وَالْبَاقِي بِلَأَمَدٍ

(۱۵۲) حدیث (۶۸) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۵۳) ابن عساکر، تاریخ دمشق ۴۲/۵۲۱، ۵۲۲۔

فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ صَدَقْتَ يَا عَلِيُّ . (کر) وَفِيهِ عَمَارَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ الْأَزْدِيُّ: كَانَ يَضَعُ الْحَدِيثَ، قُلْتُ: الَّذِي أَقْطَعَ بِهِ أَنَّ هَذَا الشَّعْرُ مَصْنُوعٌ مَوْضُوعٌ عَلَى عَلِيٍّ مَا قَالَهُ عَلِيُّ قَطُّ لِأَنَّ مَنْ لَهُ بَرَاعَةٌ فِي نَقْدِ الشَّعْرِ يَعْلَمُ أَنَّ هَذَا نَازِلُ الدَّرَجَةِ فِي صَنَاعَةِ الشَّعْرِ وَمَقَامَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَعْلَى بَدْرَجَاتٍ مِنْ أَنْ يَقُولَ هَذَا الشَّعْرُ النَّازِلُ لَا سَيِّمًا وَفِي سَنَدِهِ هَذَا الْوَضَاعُ .

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ اشعار کہتے اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنتے ہوئے میں نے دیکھا ہے:

”میں برادرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں میری پرورش ہوئی عالی نسب ہوں میرے دونوں بیٹے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباؤ اجداد منفرد و ممتاز ہیں میری زوجہ فاطمہ ہیں یہ کسی کمتر کی بات نہیں میں نے اور سب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات پر تصدیق کی کہ گمراہی شرک اور نحوست سے کنارہ کشی اختیار کریں اس لئے تعریف و ثنا اس ذات کی جو لاشریک ہے بندوں کی دیکھ بھال کرنے والا ہے اور ہمیشہ باقی رہنے کی صفت سے متصف ہے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر تبسم فرمایا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اشعار کی تصدیق فرمائی۔

مذکورہ روایت میں عمارہ بن زید کے متعلق امام ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حدیث وضع کرتا ہے۔ امام سیوطی کے مطابق مذکورہ اشعار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نہیں ہو سکتے کیونکہ جو شخص بھی ذرہ برابر شعر کی سوجھ بوجھ رکھتا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ یہ اشعار مقام شعر سے کس قدر پست ہیں جبکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مرتبہ و مقام اس سے کہیں اعلیٰ و ارفع ہے حاشا و کلا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایسے اشعار کہیں پھر سند میں ایک راوی واضح الحدیث بھی اس پر متزاد ہے۔

۱۵۴ - عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ مَنْ كَانَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، قَالَ لَسْنَا نَسْأَلُكَ عَنِ النِّسَاءِ بَلِ الرِّجَالِ، قَالَتْ: زَوْجُهَا (خَطِ فِي الْمُتَّفِقِ وَالْمُفْتَرِقِ، وَابْنُ النَّجَّارِ) قَالَ الدَّهْبِيُّ، جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ التَّيْمِيُّ الْكُوفِيُّ تَابِعِيٌّ مَشْهُورٌ أَتَاهُمُ بِالْكَذِبِ .



جمع بن عمیر نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ نے جواب دیا سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا۔ راوی نے کہا کہ میرا سوال مردوں کے متعلق ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ سیدہ فاطمہ الزہراء کا شوہر۔

امام ذہبی کے بقول جمع بن عمیر معروف تابعی ہے جس پر اتہام کذب ہے۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معتمد ترین ساتھی

۱۵۵ - عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي أَحْلَفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلَيَّ لِأَقْرَبِ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُذْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۱۵۵) ابن ابی شیبہ، المصنف ۳۶۵/۶، رقم حدیث ۲۹۰۶۶: بسند ضعیف

يَوْمَ قُبِضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُولُ جَاءَ عَلَيَّ مَرَارًا وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ فَجَاءَ بَعْدَ فَظَنَّا أَنَّهُ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا بِالْبَابِ فَأَكْبَّ عَلَيْهِ عَلَيٌّ فَجَعَلَ يَسَارُهُ وَيُنَاجِيهِ ثُمَّ قُبِضَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. (ش)

سیدہ فاطمہ الزہراء اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتی ہیں کہ قسم اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ اعتماد تھا۔ جس روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں وصال فرمایا، ہم مسلسل دیکھتے رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد بار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی آمد کا خصوصاً پوچھا خیال گزرا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کسی کام کے سلسلے میں بھیجا ہوگا۔ بعد ازاں جب وہ آئے تو ہم نے سوچا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے کوئی ذاتی کام ہے، لہذا ہم باہر دروازے کے پاس بیٹھ گئیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پوری طرح جھک گئے اور دائیں طرف سے سرگوشی میں گفتگو کی اور اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا۔ بہر کیف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ معتبر تھے۔

## یہ میرے اہل بیت ہیں

۱۵۶ - عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: ثَلَاثٌ خِصَالٍ لَأَنْ يَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَأَدْخَلَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَابْنَيْهَا تَحْتَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ، االلَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي وَأَهْلُ بَيْتِي . وَقَالَ لَهُ حِينَ خَلَفَهُ فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! خَلَفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبُوَّةَ بَعْدِي، وَقَوْلُهُ يَوْمَ خَيْرٍ لَأَعْطِينَ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، فَتَطَاوَلَ الْمُهَاجِرُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيَرَاهُمْ فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ قَالُوا هُوَ رَمَدٌ قَالَ أَدْعُوهُ فَدَعَوْهُ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ . (ابن النُّجَّار)

❁ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے جو تین خصلتیں بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک بھی میرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی کا نزول ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ سیدہ فاطمہ الزہراء حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو چادر کے نیچے کر کے یوں فرمایا پروردگار! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ گئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

(۱۵۶) ابن ابی شیبۃ، المصنف ۶/۳۶۶، ۳۶۷، رقم حدیث ۳۲۰۷۸۔

احمد، المسند ۱/۱۵۸۔ =

المسلم، الجامع الصحيح ۴/۱۸۷۰، ۱۸۷۱، رقم حدیث ۲۲۰۴۔

ابن ماجہ، مقدمة السنن ۱/۳۵، ۱۲۱۔

الترمذی، السنن ۵/۶۳۸، رقم حدیث ۳۷۲۴۔

ابن ابی عاصم، کتاب السنۃ ۲/۵۸۷، ۵۸۸، رقم حدیث ۱۳۳۴ تا ۱۴۴۰۔

النسائی، الخصائص، ص ۳۳، ۳۴، رقم حدیث ۱۰، ۹۔

ایضاً، ص ۷۰، ۷۱، رقم حدیث ۵۲۔

الحاکم، المستدرک ۳/۱۰۸، ۱۰۹، رقم حدیث ۳۵۷۵۔

البيهقي، السنن ۷/۲۳۔

ابن النجار، ذیل تاریخ بغداد ۲/۱۱۳، ۱۱۴۔



یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی ہاں میرے بعد نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم خیبر کو فرمایا، میں اس شخص کو جہنم عطا کروں گا جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ نیز اللہ اسی کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ مہاجرین رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے لئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ علم ان میں سے کسی کو عطا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا حضرت علی المرتضیٰ کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ انہیں تو آشوب چشم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہیں ہی بلاؤ۔ وہ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک لگایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ ہی کے ہاتھ پر فتح سے ہمکنار فرمایا۔

۱۵۷ - عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ ابْنِي فَاطِمَةَ قَدْ اسْتَوَى فِي حُبِّهِمَا الْبِرُّ وَالْفَاجِرُ وَإِنِّي عَهْدٌ إِلَيَّ أَنْ لَا

(۱۵۷) الحمیدی، المسند ۳۱/۱، رقم حدیث ۵۸۔

ابن ابی شیبہ، المصنف ۳۶۵/۶، رقم حدیث ۳۲۰۶۲۔

احمد، المسند ۱۲۸، ۹۵، ۸۲/۱۔

ایضاً، الفضائل ۵۶۳/۲، ۵۶۲، رقم حدیث ۹۳۸۔

ایضاً، ۵۷۰/۲، رقم حدیث ۹۶۱۔

المسلم، الجامع الصحیح ۸۶/۱، رقم حدیث ۷۸۔

ابن ماجہ، مقدمة السنن ۳۲/۱، رقم حدیث ۱۱۳۔

الترمذی، السنن ۶۳۳/۵، رقم حدیث ۳۷۳۶۔

ابن ابی عاصم، السنّة، ص ۵۸۴، رقم حدیث ۱۳۲۵۔

النسائی، السنن ۱۱۵، ۱۱۶، رقم حدیث ۵۱۱۸۔

ایضاً، ۱۱۷/۸، رقم حدیث ۵۰۲۲۔

ایضاً، السنن الکبریٰ ۴/۵، رقم حدیث ۸۱۵۳۔

ایضاً، الخصائص، ص ۱۰۰، ۱۰۲، رقم حدیث ۹۹، ۹۸، ۹۷۔

ابو یعلیٰ، المسند ۲۵۰، ۲۵۱، رقم حدیث ۲۹۱۔

يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ . (حل)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء کے دونوں صاحبزادوں سے محبت کرنے والوں میں نیک و بد برابر ہیں، لیکن مجھ سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ یا علی! تجھ سے صرف مومن ہی محبت کر سکتا ہے اور منافق ہی دشمنی رکھ سکتا ہے۔

### شانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

۱۵۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طَعِنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأُمِرَ بِالشُّورَى دَخَلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَبَتِ إِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّ هَؤُلَاءِ السِّتَةَ لَبِسُوا بِرَضِي، فَقَالَ: أَسْنِدُونِي فَأَسْنِدُوهُ فَقَالَ: مَا عَسَى أَنْ يَقُولُوا فِي عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا عَلِيُّ مَدَّ يَدِي فِي يَدِي تَدْخُلُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَيْثُ أَدْخُلُ مَا عَسَى أَنْ يَقُولُوا فِي عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ يَمُوتُ عُثْمَانُ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِعُثْمَانَ خَاصَّةٌ أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةٌ قَالَ لِعُثْمَانَ خَاصَّةٌ، مَا عَسَى أَنْ يَقُولُوا فِي طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْلَةً وَقَدْ سَقَطَ رَحْلُهُ: مَنْ يُسَوِّي لِي رَحْلِي وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ فَبَدَرَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَسَوَّاهُ لَهُ حَتَّى رَكِبَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا طَلْحَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَنَا مَعَكَ فِي أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى أَنْجِيكَ مِنْهَا مَا عَسَى أَنْ يَقُولُوا فِي الزُّبَيْرِ بْنِ

ابن حبان، الجامع الصحيح ۳۶۷/۱۵، رقم حدیث ۶۹۴۳ .

ابن مندة، الايمان ۴۱۳/۱، رقم حدیث ۲۶۱ .

الحاکم،، عرفة علوم الحديث، ص ۱۸۰ .

ابو نعیم، الحلیة ۱۸۵/۳ .

الخطیب، التاريخ ۲۵۵/۲ . ایضاً، ۳۲۶/۱۳ .

ابن النجار، ذیل تاریخ بغداد ۱۰۲/۱۶، ۱۰۳ .

(۱۵۸) الدیلمی، المسند ۳۵۲/۵، رقم حدیث ۸۳۵۶ . بالاختصار

ابن عساکر، تاریخ دمشق ۲۰۲/۳۳ .



الْعَوَامِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَامَ فَجَلَسَ الزُّبَيْرُ يَذُبُّ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لِمَ تَرُلُ قَالَ لَمْ أَزِلْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: هَذَا جَبْرِئِيلُ يَقْرُنُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَنَا مَعَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى أَذُبَّ عَنْ وَجْهِكَ شَرَّ جَهَنَّمَ مَا عَسَى أَنْ يَقُولُوا فِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ أَوْتَرَ قَوْسَهُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً يَدْفَعُهَا إِلَيْهِ وَيَقُولُ إِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَا عَسَى أَنْ يَقُولُوا فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ فِي مَنْزِلِ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ يَبْكِيَانِ جُوعًا وَيَتَضَوَّرَانِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَصِلُنَا بِشَيْءٍ فَطَلَعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بِصَحْفَةٍ فِيهَا حِسَّةٌ وَرَغِيفَانِ بَيْنَهُمَا إِهَالَةٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، كَفَاكَ اللَّهُ أَمْرُ دُنْيَاكَ وَأَمَّا أَمْرُ الْآخِرَةِ فَأَنَا لَهَا ضَامِنٌ. (مَعَاذُ بِنِ الْمُثَنَّى فِي زِيَادَاتِ مُسْنَدِ مُسَدِّدٍ، طس وَ أَبُو نُعَيْمٍ فِي فَصَائِلِ الصَّحَابَةِ وَأَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ فِي الْغِيَلِيَّاتِ، وَ أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ فِي فَوَائِدِهِ، قَطِ فِي تَلْخِصِ الْمُشَابِهَةِ، كَرِ، وَالدَّيْلَمِيُّ) وَ سَنَدُهُ صَحِيحٌ.

❦❦ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ بنائی، حفصہ رضی اللہ عنہا آ کر کہنے لگیں بابا جان! لوگوں کے خیال میں یہ چھ افراد پسندیدہ نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے سہارا دو، آپ کو سہارا دے کر بٹھایا گیا، تو آپ نے کہا، علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کا کیا خیال ہے، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے علی! میرے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالو قیامت کو جہاں میں ہوں گا وہاں تو بھی ہوگا۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگ کیا کہیں گے، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے عثمان کے فوت ہونے پر ان کی نماز جنازہ آسمانی ملائکہ پڑھیں گے۔ میں نے عرض کیا یہ عثمان کے لئے خاص ہے کہ لوگوں کے لئے عام ہے۔ فرمایا یہ عثمان کے لئے مخصوص ہے۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کا کیا خیال ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس موقع پر رات کے وقت یہ بات سنی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کا کجاوہ گرنے کو تھا، فرمایا کہ جو میرا کجاوہ درست کرے گا وہ جنتی ہے۔ تو طلحہ بن عبید اللہ نے فوراً آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کجاوہ درست کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح سلامت سوار ہوئے تو اس وقت فرمایا: اے طلحہ! یہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور یہ بتا رہے ہیں کہ قیامت کی ہولناکیوں میں تمہارے ساتھ میں ہوں گا اور تمہیں محفوظ و سلامت رکھوں گا۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگ کیا کہتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ استراحت دیکھا اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کو ہوا دے رہے تھے، ایسے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیدار ہو کر پوچھا اے ابو عبد اللہ! تو



ابھی تک یہیں ہے؟ یہ عرض کرنے لگے کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان، میں آپ کے پاس کیوں نہ ٹھہروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ قیامت کے دن میں تیرے ساتھ ہوں گا اور تجھے جہنم کی گرمی سے محفوظ رکھوں گا۔ لوگ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس موقع پر فرماتے ہوئے سنا جب غزوہ بدر میں حضرت سعد نے چودہ مرتبہ اپنی کمان میں تانت چڑھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدافعت و حفاظت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے تم تیرے چھینکے جاؤ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کا کیا گمان ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے گھر میں اس وقت یہ بات فرماتے ہوئے سنا جب حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھوک سے نڈھال رو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا، کون ہے جو ہمارے لئے کچھ لائے، تو عبدالرحمن بن عوف جیسے بھرا ہوا اور دوروٹیاں جن پر پکھلا ہوا آگ لگا ہوا تھا، لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری دنیا اچھی کر دے اور آخرت میرے ذمہ ہے۔ مذکورہ روایت صحیح سند سے مروی ہے۔

وضاحت: مذکورہ بالا حدیث میں ایک لفظ ”حِیْسَۃ“ ہے، اس سے مراد کھجور اور پنیر سے بنا حلوہ ہے، نیز حدیث میں غور کرنے سے عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے فضائل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین کا مومن ہونا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات و حسنین کریمین رضوان اللہ علیہما کے لئے کمال محبت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک دوسرے کے لئے پاکیزہ خیالات رکھنا وغیرہ نفس نکات اخذ کئے جاسکتے ہیں۔ مترجم

یکساں ہے ہر کسی پہ عنایت حضور کی

۱۵۹ - اجْتَمَعَ عَلَيَّ وَجَعْفَرٌ وَزَيْدٌ بْنُ حَارِثَةَ فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَلِيٌّ:

أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَسْأَلَهُ (فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ) فَجَاؤُوا يَسْتَأْذِنُونَهُ فَقَالَ: أَخْرُجْ فَإَنْظُرْ مَنْ هُوَ لِأَنِّي قُلْتُ:



هَذَا جَعْفَرٌ وَزَيْدٌ وَعَلِيٌّ مَا أَقُولُ أَبِي قَالَ انْذَنْ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَحَبَّ إِلَيْكَ؟ قَالَ فَاطِمَةُ، قَالُوا نَسَأَلُكَ عَنِ الرَّجَالِ قَالَ: أَمَّا أَنْتَ يَا جَعْفَرُ فَأَشْبَهَ خُلُقَكَ خُلُقِي وَأَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَشَجَرَتِي وَأَمَّا يَا عَلِيٌّ فَخَتَنِي وَأَبُو وَلَدِي وَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَمَوْلَايَ وَمِنِّي وَالْيَ وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ. (حم، طب، ك، ض)

❁❁ روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ، جعفر اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ سب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاضر ہو کر پوچھ لیتے ہیں۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تینوں نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باریابی چاہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ دیکھو کون ہیں؟ میں نے عرض کیا جعفر، زید اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں۔ بابا جان میں ان سے کیا کہوں؟ فرمایا انہیں اندر آنے دو۔ انہوں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے ہیں؟ فرمایا سیدہ فاطمہ الزہراء سے۔ عرض کیا ہم نے مردوں کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ہے۔ فرمایا: اے جعفر! تیری صورت و سیرت مجھ سے ملتی ہے تو مجھ سے اور میرے خاندان سے ہے، اے حضرت علی المرتضیٰ! تو میرا داماد اور میرے بیٹوں کا باپ ہے میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے، اور اے زید! تو میرا دوست ہے مجھ سے ہے، میرے لئے ہے اور لوگوں سے زیادہ مجھے اچھا لگتا ہے۔

### محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب

۱۶۰ - كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاذِنَانِ، فَقَالَ: يَا أَسَامَةَ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاذِنَانِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَكِنِّي أَدْرِي انْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْنَاكَ نَسَأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ، قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسَأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ: فَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ: ثُمَّ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جَعَلْتَ





❁❁ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپسی پر اہل بیت کے بچوں سے ملا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے تو آپ کے سامنے مجھے لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دونوں ہاتھوں پر اٹھالیا پھر سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے شہزادگان حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے پیچھے سوار کر لیا پھر ہم تینوں ایک سواری پر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

### ابن عباس رضی اللہ عنہما علم کا سمندر

۱۶۲ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلُكُمْ تَسْؤُكُمْ﴾ قَالَ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فِي أَنْسَابِهِمْ شَيْءٌ فَقَالُوا يَوْمًا: وَاللَّهِ لَوَدِدْنَا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ قُرْآنًا فِي نَسَبِنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا قَرَأْتَ ثُمَّ قَالَ لِي إِنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِنْ وَلِيَ زَهْدٌ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْهِ عُجْبَهُ بِنَفْسِهِ أَنْ يَذْهَبَ بِهِ، قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ صَاحِبُنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ وَاللَّهِ مَا تَقُولُ إِنَّهُ مَا غَيَّرَ وَلَا بَدَّلَ وَلَا أَسْخَطَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ صَحَّتِهِ، فَقَالَ: وَلَا بِنْتِ أَبِي جَهْلٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَخْطُبَهَا عَلَى فَاطِمَةَ، قُلْتُ قَالَ اللَّهُ فِي مَعْصِيَةِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عِزْمًا﴾ فَصَاحِبُنَا لَمْ يَعْزَمْ عَلَى إِسْخَاطِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ الْخَوَاطِرَ الَّتِي لَا يَقْدِرُ أَحَدٌ دَفْعَهَا عَنْ نَفْسِهِ، وَرُبَّمَا كَانَتْ مِنَ الْفَقِيهِ فِي دِينِ اللَّهِ الْعَالِمِ بِأَمْرِ اللَّهِ فَإِذَا نُبِّئَ عَلَيْهَا رَجَعَ وَأَنَابَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَنْ ظَنَّ أَنَّهُ يَرُدُّ بِحُورٍكُمْ فَيَغُوصُ فِيهَا مَعَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ قَعْرَهَا فَقَدْ ظَنَّ عِجْزًا. (الزبير بن بكار في الموفقيات)

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی

النسائي، السنن الكبرى ۲/۴۷۷، رقم حدیث ۴۲۴۶۔

ابو یعلیٰ، المسند ۱۲/۱۶۳، رقم حدیث ۶۷۹۱۔

البيهقي، السنن ۵/۲۶۰۔

(۱۶۲) زبير بن بكار، الاخبار الموفقيات، ص ۴۹۳، رقم حدیث ۳۰۲۔

علي متقي هندی، كنز العمال ۱۳/۴۵۴، رقم حدیث ۳۷۱۷۷۔

اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں ﴿﴾ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کچھ مہاجرین کے نسب میں شبہ تھا تو انہوں نے اپنی شدید خواہش کا اظہار کیا کہ ان کے نسب کے متعلق قرآن نازل ہو۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ البتہ تمہارے صاحب علی ابن ابی طالب کے متعلق مجھے خدشہ ہے کہ اگر خلیفہ بنادے جائیں تو کہیں خود پسندی میں مبتلا ہو کر زہد و تقویٰ سے ہی ہاتھ نہ دھو بیٹھیں۔ میں نے کہا اے امیر المومنین! ہمارے صاحب کے بارے آپ نے جو کہا، آپ بخوبی جانتے ہیں کہ انہوں نے معاملات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کوئی تغیر و تبدل کیا نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی ناراض کیا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہوتے بنت ابوجہل سے شادی کا ارادہ ناراضگی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سبب نہیں تھا؟ میں نے جواب دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کے متعلق فرمان باری تعالیٰ قابل توجہ ہے ﴿وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا﴾ سو ہمارے صاحب کا قصد نہیں تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کریں، لیکن دلوں کی خواہشات پر کس کا اختیار ہے، بعض اوقات اچھے بھلے فقیہ سے بھی اللہ کے دین کے معاملے میں علم شریعت رکھنے کے باوجود بھول چوک سرزد ہو جاتی ہے جس سے آگاہی کے بعد وہ رجوع کرتا اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جاتا ہے۔ آخر کار آپ نے کہا اے ابن عباس! کس کی مجال کہ تمہارے ساتھ تمہارے علم کے سمندروں کی غواصی کر سکے اور علم کی گہرائیوں تک پہنچے، اُسے بالآخر اپنی عاجزی کا اقرار کرنا ہی پڑتا ہے۔

### اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت

۱۶۳ - عَنْ وَائِلَةَ قَالَتْ: أَتَيْتُ فَاطِمَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَتْ: تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا (أَخَذَ) بِيَدِهِ حَتَّى دَخَلَ فَادْنَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ فَأَجْلَسَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فِخْذِهِ ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ: كَسَاءَهُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَنَا مِنْ أَهْلِكَ، فَقَالَ وَأَنْتَ مِنْ أَهْلِي، قَالَ وَائِلَةُ: إِنَّهَا لِمَنْ أَرَجَى مَا أَرَجُو. (ش، کر)

﴿﴾ حضرت وائلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ



عنه کے متعلق پوچھا تو کہنے لگیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں گئے ہیں، میں ٹھہر گیا۔ ایسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حضرت علی المرتضیٰ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ سب نے ایک دوسرے کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما کو قریب بلا کر سامنے بٹھایا، حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو اپنی رانوں پر بٹھایا، سب کو اپنی چادر میں ڈھانپا اور یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے﴾ پھر فرمایا پروردگار! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت ہی زیادہ حق دار ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت میں شامل ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں تو بھی تو ہمارا اپنا ہے۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کے لئے مانگا، وہی میرے لئے بھی مانگا۔

### اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کا تقدس

۱۶۳ - عَنْ وَائِلَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ تَحْتَ ثَوْبِهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ قَدْ جَعَلْتَ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَمَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ هُوَ لَآءٍ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَمَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلٰى وَعَلَيْهِمْ، قَالَ: وَائِلَةُ وَكُنْتُ عَلٰى الْبَابِ فَقُلْتُ وَعَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا اَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، قَالَ اَللّٰهُمَّ وَعَلٰى وَائِلَةَ. (الدَّيْلَمِيُّ)

﴿﴾ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو ایک چادر اوڑھائی اور فرمایا پروردگار! میں نے تیری رحمتیں، نوازشیں اور خوشنودیاں ابراہیم علیہ السلام و آل ابراہیم علیہ السلام کے لئے بھیجی ہیں، اے پروردگار! بے شک یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، تو مجھ پر اور ان پر اپنی رحمتوں، نوازشوں، بخششوں اور خوشنودیوں کی بارش برسا، واثلہ کہتے ہیں میں بھی دروازے پر تھا، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان، یہ نوازشات مجھ پر بھی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے پروردگار! واثلہ پر بھی.....

## نکاحِ ام کلثوم بنتِ علی رضی اللہ عنہما

۱۶۵ - عَنِ الْمُسْتَظَّلِ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ابْنَتَهُ أُمَّ كَلْثُومٍ فَأَعْتَلَّ بِصِغَرِهَا فَقَالَ، إِنِّي لَمْ أُرِدْ الْبَاءَةَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا سَبَبِي وَنَسَبِي، وَكُلُّ وَلَدٍ فَإِنَّا عَصَبَتُهُمْ لِأَبِيهِمْ مَا خَلَا وَلَدَ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا أَبُوهُمْ وَعَصَبَتُهُمْ - (أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْمَعْرِفَةِ، كَر)

❦ ❦ ❦ مستظل بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ان کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا۔ آپ نے اپنی صاحبزادی کے نابالغ ہونے کا عذر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصرار کیا کہ میں بارادہ مجامعت نہیں کہتا بلکہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ میرے نسب تعلق کے سوا قیامت کو ہر نسب تعلق منقطع ہو جائے گا، ہر مولود کا نسب اس کے باپ سے ہے لیکن اولادِ فاطمہ کا باپ اور نسب و وارث میں ہوں۔

وضاحت: مذکورہ روایت الفاظ و معانی کے تفاوت سے مختلف کتب حدیث اور سیرت و تاریخ میں مذکور ہے جن میں کتب اہل سنت کے علاوہ اہل تشیع کی معتبر کتب مثلاً فروغ کافی، کتاب الابصار اور تہذیب الاحکام وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اس روایت پر علماء و محققین نے بڑی بحث کی ہے اور روایت و درایت سے اسے محلِ نظر قرار دیا ہے۔ ذیلی سطور میں انتہائی اختصار سے علماء و محققین کی تحقیقات پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کے نکاح کے قائلین کی تحقیقات کا خلاصہ یہ ہے کہ اس نکاح کا تذکرہ صحیح بخاری، عمدۃ القاری، فتح الباری، طبقات ابن سعد، معارف ابن قتیبہ اور جہرۃ انساب العرب وغیرہ معتبر کتب حدیث و تاریخ میں کیا گیا ہے لہذا اس نکاح سے انکار ممکن نہیں اور علمائے عرب نے بھی اس موضوع پر اثبات نکاح کے لئے کتابیں لکھی ہیں مثلاً سید احمد ابراہیم ابو معاذ اسماعیلی نے کتاب ”زوج عمر بن الخطاب من ام کلثوم بنت علی حقیقۃ لا افتراء“ لکھی جبکہ وہ علماء جو مذکورہ نکاح کے قائلین ہیں وہ جواباً کہتے ہیں کہ حدیث و تاریخ کی معتبر کتب میں کسی روایت کا مذکور ہونا ہرگز اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ روایت بھی معتبر ہو۔ صحیح بخاری جو کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب مانی جاتی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایات کی صحت کا التزام بقیہ محدثین کے مقابلہ میں زیادہ کیا ہے، لیکن اس کے باوجود صحیح بخاری کے بعض راویوں اور روایات پر امام ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں سنداً و متنناً کلام کر کے بعض راویوں کو ضعیف اور فاسد العقیدہ کہا ہے۔ اسی طرح امام بدر الدین عینی حنفی نے بھی اپنی تصنیف ”عمدۃ القاری“ میں صحیح بخاری کے بعض راویوں اور



روایات پر حکم ضعیف لگایا ہے اور جرح کی ہے۔ مشہور سیرت نگار قاضی عبدالرؤف دانا پوری نے بھی ”اصح السیر“ میں بخاری شریف کی روایات پر کلام کیا ہے لہذا یہ حقیقت واضح ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بہت احتیاط کے باوجود صحیح بخاری میں کچھ روایات اور راوی مجروح ہیں تو بقیہ کتب کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ان میں سقیم و کمزور روایات کا ذکر کس حد تک ممکن ہے۔ علامہ شامی حنفی نے شرح عقود رسم المفتی میں یہی بات تحریر کی ہے کہ ”کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ متاخرین کی کتب میں ایک بات نقل ہوتی چلی جاتی ہے حالانکہ اس مسئلے میں پہلے بیان کرنے والے شخص سے غلطی ہوئی ہوتی ہے مگر بعد کے لوگ اسے اعتماد کی بناء پر نقل کرتے رہتے ہیں لہذا مستند کتب حدیث و تاریخ میں اس نکاح کا ذکر کیا جانا اس کے معتبر ہونے کا کافی ثبوت نہیں۔

اس نکاح سے انکار کرنے والے علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ روایت روایت اور روایت ہر دو طرح سے محل نظر ہے کیونکہ امام ابن حبان نے کتاب الثقات میں لکھا کہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نکاح ۷۱ھ میں ہوا۔ علامہ شبلی نعمانی نے الفاروق میں امام ابن حبان کی تائید کی اور ۷۱ھ میں نکاح کے انعقاد کو تسلیم کیا۔ نیز لکھا کہ بوقت نکاح ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کی عمر پانچ برس تھی اور زیر بحث روایت میں بھی یہی مذکور ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے نابالغ ہونے کا عذر کیا، قابل غور امر یہ ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا وصال ۱۱ھ میں ہوا تو ماں کے بعد بیٹی کی ولادت کس کھاتے میں جائے گی؟ مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی نے تاریخ اسلام میں نکاح کا سال ۷۱ھ تحریر کیا اور ان کے بطن سے زید اور رقیہ کی ولادت کا ذکر بھی کیا۔ قابل غور یہ امر ہے کہ یہ نکاح چھ یا سات سال قبل ہوا اور ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ بعد میں پیدا ہوئیں۔

امام عبدالباقی ذرقانی نے شرح المواہب میں لکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کے بالغ ہونے سے قبل فوت ہوئے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایک نابالغ بچی کس طرح ماں بن سکتی ہے؟ سنن نسائی میں اس باب ”تزوج المرأة مثلها فی السن“ کے تحت یہ روایت بھی مذکور ہے کہ شیخین رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صغریٰ کا عذر کیا اور انکار فرمایا۔ اس روایت کی وضاحت میں علامہ سندے نے لکھا کہ خاوند اور بیوی میں باہمی محبت کے لئے دونوں کی عمر میں موافقت کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا اس وقت پندرہ برس کی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صغریٰ کا عذر فرمایا اور شیخین رضی اللہ عنہما کو رشتہ نہ دیا اور سیدہ رضی اللہ عنہا کی اور شیخین رضی اللہ عنہما کی عمروں میں واضح فرق کو وجہ انکار قرار دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی ایک فیصلہ بھی فرمایا تھا جب ایک کم سن لڑکی نے اپنے بوڑھے خاوند کو کسی وجہ سے قتل کر دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا لوگو! اللہ سے ڈرو اور ہم عمر لڑکوں اور لڑکیوں کے نکاح کیا کرو قابل توجہ بات یہ ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک واضح سنت اور اپنے فیصلے سے انحراف کیسے کیا؟ اور ایک نابالغ بچی سے باصرار نکاح کیا؟ نیز یہ بات بھی توجہ کے لائق ہے کہ ایک طرف تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یوں کہیں کہ



ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کا مقصد حصول اولاد نہیں بلکہ نسب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسلک ہونا ہے اور پھر خود اس کے خلاف عمل کریں اور آپ رضی اللہ عنہ کے ہاں ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ سے زید اور رقیہ کی ولادت ہوئی واضح تضادات کی وجہ سے نکاح ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ درایت کے اصولوں پر پوری نہیں اترتی۔ اس نکاح کا جن روایات میں تذکرہ کیا گیا ہے ان میں سیدنا حضرت علی المرتضیٰ سیدنا عمر فاروق اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہم کے متعلق اس قدر حیا سوز باتیں ذکر کی گئی ہیں جن کی بنا پر ان محترم و مکرم ہستیوں کے لئے بدگمانیاں جنم لیتی ہیں۔ علاوہ بریں اس نکاح کی روایت میں ایک روای سفیان بن وکیع ہے جو امام نسائی کے نزدیک ضعیف، امام ابن حجر عسقلانی کے نزدیک ناقابل اعتبار، امام ابو زرہ کے نزدیک جھوٹا اور ابن ابی حاتم کے مطابق اس کی روایت ناقابل اعتماد ہے۔ اور ایک روای ثعلبہ بن ابی مالک ہے، اسماء ورجال کی کتابوں میں اس کا ذکر ہی نہیں اس لئے یہ مجہول الحال راوی ہے لہذا سند ابھی یہ روایت مجروح ہے۔

قرآن مجید کی صریح آیات جن میں نکاح کے مصالح مذکور ہیں مثلاً خاوند اور بیوی کی باہمی محبت، ایک دوسرے کی عزت و عفت کی حفاظت، اولاد کی افزائش و تربیت، جسمانی اور ذہنی تسکین و الطمینان، گھر کے ماحول کو پرسکون بنانے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون اور باہمی رازداری، نسل انسانی کی بقاء پر امن معاشرے کا قیام اور دنیا و آخرت میں کامیابی کے لئے مخلصانہ کوششیں وغیرہ قابل غور امر یہ ہے کہ ایک نابالغ بچی جو ابھی گڑبڑوں سے کھیلنے کی عمر میں ہے وہ مذکورہ بالا نکاح کے مصالح کس طرح پورے کر سکتی ہے؟ پھر قرآن میں ”نساء“ سے نکاح کا حکم دیا گیا اور یہ لفظ بالغ و عاقل اور باشعور جوان عورت کے لئے بولا جاتا ہے کیونکہ اس میں مذکورہ بالا مصالح نکاح بحسن و خوبی پورے کرنے کی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں پھر مستشرقین نے انہی باتوں کو بنیاد بنا کر اسلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجلے کردار پر دھبے ثابت کرنے کی مذموم کوششیں کی ہیں کہ اسلام میں نابالغ سے مسلمان شادیاں کرتے ہیں جو نابالغ بچیوں پر ایک ظلم ہے۔ لہذا مذکورہ نکاح کی جملہ روایات میں نظر ثانی کرنی چاہئے۔

نہایت اختصار سے نکاح ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ پر علماء کی تحقیقات پیش کی گئی ہیں۔ تفصیل کے لئے صحیح بخاری، سنن نسائی، فتح الباری، عمدۃ القاری، زرقانی شرح مواہب، کتاب الثقات ابن حبان، الفاروق ثعلبی نعمانی، تاریخ اسلام شاہ اکبر نجیب آبادی حاشیہ رسالہ ”احیاء المیت فی فضائل اہل بیت“ مولانا مجتبیٰ حسن کاپوری، شرح عقود رسم المفتی، شرح مسلم مولانا غلام رسول سعیدی، اصح السیر مولانا عبدالرؤف دانا پوری اور حسب و نسب وغیرہ کتب دیکھیں۔ مترجم

## عظمتِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۶۶ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: زَارَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَاتَ عِنْدَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ نَائِمَانِ فَاسْتَسْقَى الْحَسَنُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ



وَسَلَّمَ إِلَى قَرِيبَةٍ لَنَا فَجَعَلَ يَمُصُّهَا فِي الْقَدَحِ، وَفِي لَفْظٍ: فَقَامَ لِشَاةٍ لَنَا فَحَلَبَهَا فَدَرَّتْ ثُمَّ جَاءَ يُسْقِيهِ فَنَازِلَ الْحَسَنَ فَتَنَازَلَ الْحُسَيْنَ لِيَشْرِبَ فَمَنَعَهُ، وَفِي لَفْظٍ: فَاهْوَى بِيَدِهِ إِلَى الْحُسَيْنِ وَبَدَأَ بِالْحَسَنِ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَأَنَّهُ أَحَبُّهُمَا إِلَيْكَ، قَالَ: لَا وَلَكِنَّهُ اسْتَسْقَى أَوَّلَ مَرَّةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَإِيَّاكَ وَهَذَيْنِ وَهَذَا الرَّاقِدُ يَعْنِي عَلِيًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ. (ط، حم، ع، وابن أبي عاصم في السنة، طب في الْمُتَّفَقِ وَالْمُفْتَرِقِ وابن النجَّار، خط)

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے رات قیام فرمایا، حسن و حسین سو رہے تھے حسن نے جاگ کر پانی مانگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری بکری دودھ کرا سے دودھ پلانے لگے، تو حسین نے ہاتھ بڑھایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روک دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین کا ہاتھ روکا اور پہلے حسن کو پلایا، فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حسن آپ کو بہت پیارا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں حسن نے پہلے مانگا تھا، پھر فرمایا کہ میں، تو، یہ دونوں، اور یہ سویا ہوا (حضرت علی المرتضیٰ) جنت میں اکٹھے ہوں گے۔

سب سے پہلے جنت میں اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم

۱۶۷- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَحَبُّونَا قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ. (ك)

(۱۶۶) احمد، المسند ۱۰۱/۱۔

ابن ابی عاصم، السنة ۵۸۴/۲، رقم حدیث ۱۳۲۲۔

ابو یعلیٰ، المسند ۳۹۳/۱، رقم حدیث ۵۱۰۔ بلا تفصیل

المحاملي، الامالي، ص ۲۰۶، ۲۰۵، رقم حدیث ۱۸۸۔

الطبراني، المعجم الكبير ۳/۳۲، رقم حدیث ۲۶۲۲۔

ایضاً، ۴۰۶/۲۲، رقم حدیث ۱۰۱۷۔

(۱۶۷) حدیث (۷۷) کی تخریج دیکھئے۔ نیز حدیث (۱۷۱) بھی دیکھئے۔

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہم یعنی میں، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے محبت کرنے والا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ بھی تمہارے پیچھے پیچھے ہوگا۔

### مقام وسیلہ اور اہل بیت اطہار علیہم الرضوان

۱۶۸ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ دَرَجَةٌ تُدْعَى الْوَسِيلَةَ فَإِذَا سَأَلْتُمُوا اللَّهَ فَاسْأَلُوا لِيَ الْوَسِيلَةَ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ يَسْكُنُ مَعَكَ فِيهَا، قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ - (ابن مَرْدَوِيهِ)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک مقام وسیلہ ہے، تم جب بھی اللہ سے دعا کرو تو میرے لئے مقام وسیلہ کی دعا بھی کیا کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں آپ کے ساتھ کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔

### حضرت حذیفہ اور آپ کی والدہ رضی اللہ عنہما کی مغفرت

۱۶۹ - عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتَنِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: مُذْكَذَا وَكَذَا فَدَعَانِي أَصْلِي مَعَهُ الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَا أَدْعُهُ حَتَّى يَغْفِرَ لِي وَلَكَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَلَّى حَتَّى لَمْ يَبْقَ فِي الْمَسْجِدِ أَحَدٌ فَعَرَضَ لِي عَارِضٌ فَنَاجَاهُ ثُمَّ انْقَلَبَ فَعَرَفَ صَوْتِي فَقَالَ: حُذَيْفَةُ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلِأُمَّكَ يَا حُذَيْفَةُ، هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَكُنْ نَزَلَ قَبْلَ اللَّيْلَةِ إِلَى الْأَرْضِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ فَأَذِنَ لَهُ وَبَشَّرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ - (ابن جَرِيرٍ)

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھ سے میری



والدہ نے پوچھا کہ تم کب سے بارگاہِ نبوی میں حاضر نہیں ہوئے؟ میں نے جواب دیا اتنے عرصہ سے، میں نے کہا آپ مجھے اجازت دیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نمازِ مغرب ادا کروں، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت تک جدا نہ ہوں جب تک میری اور تمہاری مغفرت کی دعا نہ کروالوں، چنانچہ میں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ادا کیں، حتیٰ کی مسجد میں کوئی باقی نہیں رہا، پھر کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کی کیفیت میں کچھ کہا، جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آواز سے مجھے پہچان کر فرمایا حذیفہ ہو، میں نے عرض کی، جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے؟ اللہ تمہیں اور تمہاری ماں کو بخشے، یہ فرشتہ آیا تھا، جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا، اس نے اپنے رب سے اجازت لی کہ مجھ پر سلام پیش کرے، اس کو اجازت مل گئی، تو اس نے مجھے خوش خبری دی کہ فاطمہ جنتی خواتین کی سردار اور حسن و حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

### اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کی عظمت

۱۷۰- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ وَعَلِيٍّ وَحُسَيْنٍ وَحُسَيْنٍ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَسَلَمٌ لِمَنْ سَأَلَكُمْ. (ش، ت، ہ، ط، حب، ک، ض)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم سے لڑنے والے کا میں دشمن اور تمہیں سلامت رکھنے والے کا میں خیر خواہ۔

۱۷۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ وَابْنَاهُ إِلَى جَانِبِهَا وَعَلِيٍّ نَائِمٌ، فَاسْتَسْقَى الْحَسَنُ فَاتَى نَاقَةً لَهُمْ فَحَلَبَ مِنْهَا ثُمَّ جَاءَ بِهِ فَنَارَعَهُ الْحُسَيْنُ أَنْ يَشْرِبَ قَبْلَهُ حَتَّى بَكَى فَقَالَ: يَشْرِبُ أَخُوكَ ثُمَّ تَشْرِبُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: كَأَنَّهُ أَثَرُ عِنْدَكَ مِنْهُ؟ قَالَ: مَا هُوَ بِأَثَرٍ عِنْدِي مِنْهُ وَانَّهُمَا عِنْدِي بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ، وَأَنْتِ وَهُمَا وَهَذَا الْمُضْطَجِعُ مَعِيَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (کر)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے، دونوں صاحبزادے ان کے ایک طرف تھے اور علی رضی اللہ عنہ آرام فرماتے، اتنے میں

حسن رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی اوٹنی کا دودھ دودھ کر انہیں پلانے لگے، ایسے میں حسین رضی اللہ عنہ نے پہلے پینے پر اصرار کیا اور رونا شروع کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا پہلے بھائی کو پینے دو پھر تم پی لینا، تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا لگتا ہے حسن آپ کو زیادہ پیارا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ مجھے دونوں برابر پیارے ہیں، اور تُو، یہ دونوں اور یہ سویا ہوا (حضرت علی المرتضیٰ) قیامت کے دن ہم سب اکٹھے ہوں گے۔

### از واج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی اہل بیت ہیں

۱۷۲- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ الْحَسَنُ مِنْ شِقِّ وَفَاطِمَةَ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ: رَحِمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَأَنَا وَأُمُّ سَلَمَةَ نَائِمَتَيْنِ فَبَكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقَالَتْ: خَصَصْتَهُمْ وَتَرَكْتَنِي وَابْنَتِي، فَقَالَ: أَنْتِ وَابْنَتُكِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ. (کر)

❁❁ حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ گر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کو پہلو میں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گود میں لیا اور فرمایا اے اہل بیت! تم پر اللہ کی رحمت و برکت ہو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت تعریف و بزرگی کے لائق ہے، ہم دونوں لیٹی ہوئی تھیں، کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا اور رونے کی وجہ پوچھی، وہ عرض کرنے لگیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل بیت کو تو نواز دیا لیکن مجھے اور میری بیٹی کو اس عنایت سے محروم رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تُو اور تیری بیٹی بھی تو میرے اہل بیت سے ہو۔

۱۷۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا فَجَاءَتْ الْخَادِمُ، فَقَالَتْ: عَلَيَّ وَفَاطِمَةُ بِالسُّدَّةِ، فَقَالَ: تَنْحِي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَتَنْحِي فِي

(۱۷۱) الطبرانی، المعجم الكبير ۲۲/۳۰۵، ۳۰۶، رقم حدیث ۱۰۱۶. بسند ضعیف

(۱۷۲) الطبرانی، المعجم الكبير ۲۳/۲۸۱، ۲۸۲، رقم حدیث ۷۱۳. بسند ضعیف



نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ فَوَضَعَهُمَا فِي حَجْرِهِ، وَأَخَذَ عَلَيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَأَخَذَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الْأُخْرَى وَضَمَّهَا إِلَيْهِ وَقَبَّلَهَا وَأَعْدَفَ عَلَيْهِمْ حَمِيصَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا النَّارُ، اَنَا وَاهْلُ بَيْتِي، فَنَادَيْتُهُ، اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاَنْتِ (ش)

﴿۳۳﴾ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے ہاں قیام فرماتے، خادمہ نے عرض کی علی اور فاطمہ باریابی چاہتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خادمہ کو فرما کر ایک طرف کر دیا، تو فاطمہ، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم باریاب ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو آغوش میں لے لیا، علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کو بغل میں لے کر سینے سے لگایا، فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیار کیا پھر سب کو اپنی کالی کُملی میں لے کر فرمایا پروردگار! میں اور میرے اہل بیت کا ٹھکانہ تیری طرف ہے نہ کہ آگ کی طرف، میں (ام سلمہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے لئے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو بھی دعا میں شامل ہے۔

### ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی خیر و بھلائی پر ہیں

۱۷۴- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اِئْتِنِي بِزَوْجِكَ وَ

ابْنِكَ فَجَاءَتْ بِهِمْ فَأَلْقَى عَلَيْهِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَسَاءً كَانَ تَحْتِي خَيْرِيًّا أَصْبَاهُ مِنْ خَيْرٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَلْ مُحَمَّدٍ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. فَرَفَعْتُ الْكَسَاءَ لَادْخُلَ مَعَهُمْ فَجَذَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَدِي وَقَالَ: اِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ. (ع، کر)

(۱۷۳) ابن ابی شیبہ ۶/۳۷۰، رقم حدیث ۳۲۱۰۴۔

احمد، المسند ۶/۲۹۲۔

الطبرانی، المعجم الكبير ۲۳/۳۳۰، رقم حدیث ۷۵۹۔

ایضاً، ۲۳/۳۹۳، رقم حدیث ۹۳۹۔ تعدد طرق کے سبب حسن لغیرہ کے درجہ پر ہے۔

(۱۷۴) حدیث (۱۷۳) کی تخریج دیکھئے۔ نیز حدیث (۸۳) کی تخریج دیکھئے۔

❁ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، اپنے شوہر اور صاحبزادوں کو لے کر آؤ، آپ رضی اللہ عنہا انہیں لے کر فوراً حاضر بارگاہ ہوئیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری (ام سلمہ کی) خیبری چادر ان پر ڈالی جو ہمیں خیبر سے ملی تھی، پھر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی پروردگار! یہی آل محمد ہیں، آل محمد پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرما، جیسے آل ابراہیم پر فرمایا، تو ہی حمد و ثناء کے لائق ہے، میں (ام سلمہ) نے بھی ان میں شمولیت کے لئے چادر اٹھائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ہاتھ سے چادر کھینچ کر فرمایا تو بھی خیر و بھلائی پر ہے۔

وضاحت: خیال رہے کہ قرآن کی صراحت کے مطابق ازواجِ مطہرات رضوان اللہ علیہن بھی اہل بیت ہیں، جہاں ان کے اہل بیت ہوئے کی نفی ہے وہاں اہل بیت نسب مراد ہیں، اہل بیت سکنی نہیں۔ مترجم

۱۷۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ بِيَدِهِ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا بِيَدِهِ، وَعَظَفَ عَلَيْهِمْ خَمِصَةً كَانَتْ عَلَيْهِمْ سَوْدَاءَ وَقَبَلَ عَلِيًّا وَقَبَلَ فَاطِمَةَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِيْكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنَا وَاهْلُ بَيْتِي، قُلْتُ: وَاَنَا؟ قَالَ: وَاَنْتِ (طب)

❁ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کو ایک بغل مبارک میں اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دوسری بغل مبارک میں لے کر سب کو اپنی کالی کملی کے نیچے کر لیا، علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما کو پیار کیا اور فرمایا پروردگار! میں اور میرے اہل بیت کا ٹھکانہ تیری طرف ہے آگ کی طرف نہیں، میں نے اپنے لئے عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اور تو بھی۔

### شانِ اہل بیتِ اطہار علیہم الرضوان

۱۷۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَيْتِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ: اَلصَّلَاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿ اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ (ش)

(۱۷۵) حدیث (۱۷۳) کی تخریج دیکھئے۔ نیز حدیث (۸۳) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۷۶) حدیث (۸۳) کی تخریج دیکھئے۔



✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل چھ ماہ تک کا شانہ فاطمہ زہراء کے رستے گزرتے رہے، نماز فجر کو آتے ہوئے آواز دیتے، اے اہل بیت! وقت نماز ہے۔ بے شک اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت تم سے ہر قسم کی ناپاکی دور کرے اور تمہیں خوب پاک اور ستھرا کر دے۔

۱۷۷- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ بَسَطَ شِمْلَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا هُوَ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيُّ بِمَجَامِعِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: أَلَلَّهِمَّ أَرْضِ عَنْهُمْ كَمَا أَنَا عَنْهُمْ رَاضٍ. (طس)

✽✽ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر بچھائی تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الرضوان تشریف فرما ہوئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر کا ایک سرا پکڑا اور دوزانو بیٹھ کر دعا فرمائی پروردگار! تو ان سے راضی ہو جا جیسے میں ان سے خوش ہوں۔

### امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت

۱۷۸- عَنْ سَوْدَةَ بِنْتِ مِسْرَحِ الْكِنْدِيَةِ قَالَتْ: كُنْتُ فِيْمَنْ حَضَرَ فَاطِمَةَ حِينَ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَيْفَ هِيَ كَيْفَ ابْنَتِي فَدَيْتُهَا، قُلْتُ: إِنَّهَا لَتَجْهَدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَإِذَا وَضَعَتْ فَلَا تُحْدِثِي شَيْئًا حَتَّى تُؤْذِنَنِي، قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ، وَفِي لَفْظٍ: فَلَا تَسْبِقْنِي بِهِ شَيْءٌ، قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ فَسَرَرْتُهُ وَلَفَفْتُهُ فِي خِرْقَةٍ صَفْرَاءَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ ابْنَتِي فَدَيْتُهَا وَمَا حَالُهَا وَكَيْفَ هِيَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَضَعَتْهُ وَسَرَرْتُهُ وَجَعَلْتُهُ فِي خِرْقَةٍ صَفْرَاءَ، قَالَ: لَقَدْ عَصَيْتَنِي، قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَمَعْصِيَةِ رَسُولِهِ سَرَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَمْ أَجِدْ مِنْ ذَلِكَ بُدًّا، قَالَ: أَتَيْنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَلْقَى عَنْهُ الْخِرْقَةَ الصَّفْرَاءَ وَلَفَفَهُ فِي خِرْقَةٍ بَيْضَاءَ وَتَفَلَّ

(۱۷۷) الطبرانی، المعجم الاوسط ۵/۳۲۸، رقم حدیث ۵۵۱۴۔ بسند صحیح

(۱۷۸) الطبرانی، المعجم الكبير ۳/۱۰۹، رقم حدیث ۲۵۴۲۔

ایضاً، ۲۳/۳۱۲، رقم حدیث ۷۸۶۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ۱۳/۱۶۹۔

فِي فِيهِ وَالْبَاءُ بِرِيقِهِ، ثُمَّ قَالَ: اُدْعِي لِي عَلِيًّا فَدَعَوْتُهُ، فَقَالَ: مَا سَمَّيْتَهُ يَا عَلِيُّ: قَالَ: سَمَّيْتُهُ جَعْفَرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: لَا وَلَكِنَّهُ حَسَنٌ وَبَعْدَهُ حُسَيْنٌ وَأَنْتَ أَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ . (ابن مندّة، وأبو نعيم، كرم) وَرَجَالُهُ ثِقَاتٌ .

❁❁ سودہ بنت مسرح کنديہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں بھی ان خواتین میں تھی جو سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے دروزہ کے وقت وہاں تھیں۔ ایسے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جلوہ افروز ہوئے اور پوچھنے لگے میں قربان جاؤں میری بیٹی کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکلیف میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، بچے کی ولادت کے بعد میری اجازت کے بغیر کچھ بھی نہیں کرنا۔ کہتی ہیں کہ پھر بچے کی ولادت ہو گئی۔ ایک روایت میں ہے کہ بچے کی ولادت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتائے بغیر کچھ بھی کرنے سے منع فرمایا۔ پیدائش کے بعد میں نے بچے کی ناف کاٹی اور زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ دیا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا، قربان جاؤں میری بیٹی اب کیسی ہے، اس کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فاطمہ نے بچے کو جنم دیا ہے، میں نے ناف کاٹ کر بچے کو زرد کپڑے میں لپیٹ دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے میری نافرمانی کی، میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی سے میں پناہ مانگتی ہوں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ناف کاٹنے کے بعد اس کے علاوہ میرے لئے کوئی چارہ کار نہ تھا۔ فرمایا، بچہ میرے پاس لاؤ، میں نے لا کر پیش کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زرد کپڑا اتار کر بچہ سفید کپڑے میں لپیٹ دیا، اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی زبان چسائی، پھر فرمایا علی کو بلاؤ۔ میں انہیں بلا لائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی! اس کا نام کیا رکھنا ہے؟ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے اس کا نام جعفر رکھنا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا نام حسن ہے اور اس کے بعد حسین ہوگا اور تو ابوالحسن والحسین ہے۔

اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

وضاحت: تاریخ دمشق ابن عساکر میں مذکور مختلف روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں صاحبزادوں کے نام اپنے چچاؤں حمزہ و جعفر رضی اللہ عنہما کے ناموں پر رکھے، بعض روایات میں ہے آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے نام یکے بعد دیگرے حرب رکھے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم الہی دونوں کے نام تبدیل فرما کر حسن و حسین (شہر و خیر) رکھے، اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد رکھی۔ علاوہ ازیں حدیث میں غور کریں تو بصیرت نبوی سے متعلقہ نفیس نکات اخذ کئے جاسکتے ہیں۔ مترجم



## حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور یمنی چادریں

۱۷۹- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ (قَالَ) قَدِمَ عَلَى عُمَرَ حُلَّ مِّنَ الْيَمَنِ فَكَسَا النَّاسَ فَرَاخُوا فِي الْحُلِّ وَهُوَ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ جَالِسٌ وَالنَّاسُ يَا تُونَهُ فَيَسْلُمُونَ عَلَيْهِ وَيَدْعُونَ لَهُ فَخَرَجَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مِنْ بَيْتِ أُمِّهَا فَاطِمَةَ يَتَخَطَّيَانِ النَّاسَ وَلَيْسَ عَلَيْهِمَا مِنْ تِلْكَ الْحُلِّ شَيْءٌ وَعُمَرُ قَاطِبٌ صَارِبِينَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ! مَا هُنَا لِي مَا كَسَوْتُكُمْ، قَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَسَوْتَ رِعْيَتِكَ فَأَحْسَنْتَ. قَالَ: مِنْ أَجْلِ الْغُلَامَيْنِ يَتَخَطَّيَانِ النَّاسَ وَلَيْسَ عَلَيْهِمَا مِنْهَا شَيْءٌ كَبُرَتْ عَنْهُمَا وَصَغُرَا عَنْهَا، ثُمَّ كَتَبَ إِلَى الْيَمَنِ أَنْ ابْعَثْ بِحُلَّتَيْنِ لِحَسَنِ وَحُسَيْنٍ وَعَجَّلَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّتَيْنِ فَكَسَاهُمَا. (ابن سعد)

جعفر بن محمد اور ان کے والد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں یمن سے کچھ جوڑے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عوام کو پہنائے، لوگ نئے جوڑے پہن کر واپس ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ اس وقت قبر انور اور منبر شریف کے درمیان بیٹھے تھے لوگ واپس جاتے ہوئے آپ کو سلام کرتے اور دعائیں دیتے ایسے میں حسن و حسین رضی اللہ عنہما اپنی والدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نمودار ہوئے اور لوگوں سے آگے نکل آئے، ان دونوں نے یہ جوڑے نہیں پہنے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں پاس بلا کر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا، اللہ کی قسم آپ دونوں کو پہنانے کے لئے میرے پاس اب کوئی جوڑا باقی نہیں رہا، شہزادوں نے جواب دیا اے امیر المؤمنین! کوئی بات نہیں، آپ نے اپنی رعایا کو پہنادیئے تو بہت اچھا کیا، آپ نے کہا، لوگوں سے آگے نکلنے والے دو شہزادوں کا یہ نئے جوڑے نہ پہنانا مناسب اور میرے لئے گراں بار ہے، پھر یمن کے گورنر کو لکھا کہ جلد از جلد حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لئے دو جوڑے روانہ کرو، چنانچہ اس نے دو جوڑے روانہ کئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں شہزادوں کو پہنائے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کا بہت خیال رکھتے، اور ان کی دلجوئی میں کوئی

کسر اٹھائیں رکھتے تھے۔ مترجم

۱۸۰- عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنَّ ابْنِيكَ سَيِّدًا شَبَابٍ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنَّ ابْنِي الْخَالَةَ يَحْيَى وَعِيسَى.

(۱۷۹) ابن سعد، الطبقات ۶/۳۰۷. تعجب ہے کہ مسند فاطمہ زہراء کے محقق فواز احمد زمری نے لکھا کہ مذکورہ روایت تلاش بسیار کے

باوجود طبقات ابن سعد میں نہیں مل سکی۔ مترجم

(ابنِ شَاهِينَ)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم خوش نہیں ہو کہ تیرے شہزادے میرے خالہ زاد بھائی عیسیٰ علیہا السلام کے علاوہ تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

### حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سہارے

۱۸۱- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَلَامٌ عَلَيْكَ أَبَا الرِّيحَانَيْنِ أَوْ صَيْكَ بَرِيحَانَتَيْنِ مِنَ الدُّنْيَا فَعَنْ قَلِيلٍ يَنْهَدُ رُكْنَاكَ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَيْكَ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَذَا أَحَدُ رُكْنِي الَّذِي قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ عَلِيٌّ: هَذَا رُكْنِي الثَّانِي الَّذِي قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. (أَبُو نَعِيمٍ فِي الْمَعْرِفَةِ، وَالذَّيْلِيُّ كَر، وَابْنُ النَّجَّارِ) وَفِيهِ حَمَادُ بْنُ عِيسَى غَرِيقُ الْجُحْفَةِ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے اے ابوالریحانین! تم پر سلام ہو میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میرے دنیا کے دو پھولوں کا خاص خیال رکھنا، عنقریب تیرا ایک سہارا تجھ سے لے لیا جائے گا اور اللہ تیرے لئے کافی ہوگا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہی وہ ایک سہارا تھا جس کے متعلق مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا تھا اور جب سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ میرا دوسرا سہارا تھا جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی تھی۔ اس روایت میں حماد بن عیسیٰ ضعیف ہے جو مقام جھ میں فوت ہوا تھا۔

وضاحت: حدیث مذکورہ بالا میں ایک جملہ ”وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَيْكَ“ مذکور ہے، عرب یہی جملہ کسی انتہائی عزیز کے فوت ہو جانے پر اس کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کے لئے بولتے ہیں۔ مترجم

(۱۸۰) حدیث (۱۳۸) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۸۱) ابونعیم، الحلیۃ ۲۰۱/۳۔

ایضاً، معرفة الصحابة ۲/۲۲۳، ۲۲۴، رقم حدیث ۱۰۶۷۔ بسند ضعیف



## حسن و حسین رضی اللہ عنہما حضور کے لاڈلے

۱۸۲- وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ فَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَرْقُ بِأَبِيكَ عَيْنُ بَقَّةٍ وَأَخَذَ بِأُصْبُعَيْهِ فَرَقَى عَلَى عَاتِقِهِ ثُمَّ خَرَجَ الْآخَرُ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ مِنْ بَقَّةٍ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَرَحَبًا بِكَ أَرْقُ بِأَبِيكَ أَنْتَ عَيْنُ الْبَقَّةِ وَأَخَذَ بِأُصْبُعَيْهِ فَاسْتَوَى عَلَى عَاتِقِهِ الْآخَرِ وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَقْفَيْتِهِمَا حَتَّى وَضَعَ أَفْرَاهُمَا عَلَى فِيهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاجِبْهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا . (طب عن أَبِي هُرَيْرَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آکر سلام کیا، حسن یا حسین رضی اللہ عنہما میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دوڑتے ہوئے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پیار سے فرمایا آؤ اپنے بابا کے کندھے پر سوار ہو جاؤ آنکھوں میں سما جاؤ پھر ان کی انگلی پکڑ کر کندھے پر بٹھالیا پھر حسن یا حسین میں سے دوسرے دوڑتے ہوئے آئے تو انہیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محبت سے نوازا اور فرمایا آؤ اپنے بابا کے کندھے پر چڑھ جاؤ آنکھوں میں سما جاؤ۔ انہیں بھی انگلی پکڑ کر دوسرے کندھے پر بٹھالیا، پھر دونوں کو بازوؤں سے پکڑا دونوں کے منہ اپنے منہ مبارک پر رکھ کر فرمایا پروردگار! یہ دونوں میرے لاڈلے ہیں تو بھی ان سے محبت فرما اور جوان سے محبت رکھے اس سے بھی محبت فرما۔

۱۸۳- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَبَاهَا بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي مَاتَ فِيهَا، فَقَالَتْ، تَوَرَّثَهُمَا يَارَسُولَ اللَّهِ! شَيْئًا، فَقَالَ: أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَسُودُ دِي وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرْأَتِي وَجُودِي . (ابن مَنْدَةَ، طب وَأَبُو نَعِيمٍ، كر) وَسَنَدُهُ لِيْنٌ .

حضرت زینب بنت ابی رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے

(۱۸۲) ابن ابی شیبہ، المصنف ۶/۳۸۰، رقم حدیث ۳۲۱۹۳ .

الطبرانی، المعجم الکبیر ۳/۴۲، ۴۳، رقم حدیث ۲۶۵۲، ۲۶۵۳ .

(۱۸۳) حدیث (۴۵) کی تخریج دیکھئے۔

شہزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو لے کر مرض وصال میں اپنے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان دونوں کو اپنا وارث بنائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن کے لئے میری ہیبت و سیادت اور حسین کے لئے میری سخاوت و جرأت ہے۔ اس روایت کی سند میں قدرے ضعف ہے۔

۱۸۴ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ انْجِلْهُمَا، فَقَالَ: نَحَلْتُ هَذَا الْكَبِيرَ الْمُهَابَةَ وَالْحِلْمَ، وَنَحَلْتُ هَذَا الصَّغِيرَ الْمُحِبَّةَ وَالرَّضَى. (العسکری فی الأمثال) وَفِيهِ نَاصِحُ الْمُحْلِمِي قَالَ ابْنُ مُعِينٍ وَغَيْرُهُ: لَيْسَ بِثِقَةٍ.

حضرت جابر بن سمرہ اور حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے شہزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان دونوں کو کچھ عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بڑے کے لئے میری ہیبت و بردباری اور چھوٹے کے لئے میری محبت و خوشنودی ہے۔ اس روایت کے راوی ناصح محملی کے متعلق ابن معین وغیرہ نے کہا کہ ثقہ نہیں۔

### اہل بیت اطہار سے عمر فاروق کی عقیدت

۱۸۵ - عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ! وَاللَّهِ! مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ، وَاللَّهِ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ. (ك)

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس آکر کہنے لگے اے فاطمہ! میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے زیادہ کوئی پیارا نہیں تھا اور اللہ کی قسم آپ کے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ سے زیادہ کوئی مجھ عزیز نہیں۔

(۱۸۳) علی متقی ہندی، کنز العمال ۱۳/۶۷۰، رقم حدیث ۳۷۷۱۰۔

(۱۸۵) الحاکم، المستدرک ۳/۱۵۵، رقم حدیث ۴۷۳۶۔ امام حاکم نے یہ روایت شیخین کی شرائط پر صحیح قرار دی، لیکن ذہبی نے اختلاف

کرتے ہوئے اسے عجیب و غریب روایت قرار دیا۔



## رضا فاطمہ رضائے خدا

۱۸۶- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ: إِنَّ

اللَّهُ يَعْضِبُ لِعُضْبِكَ وَيَرْضَى لِرِضَاكَ . (ك، وَابْنُ النَّجَّارِ)

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی سے ناراض اور تیری خوشنودی سے خوش ہوتا ہے۔

## سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر سوکن لانے کی ممانعت

۱۸۷- عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَطَبَ عَلِيُّ ابْنَةُ أَبِي جَهْلٍ إِلَى عَمَّتِهَا الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ

فَاسْتَشَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعَنْ حَسَبَهَا تَسْأَلُنِي؟ قَالَ عَلِيٌّ: قَدْ أَعْلَمْتُ

مَا حَسَبَهَا وَلَكِنْ أَتَأْمُرُنِي بِهَا، قَالَ: لَا، فَاطِمَةُ بِضْعَةٍ مِنِّي وَلَا أُحِبُّ أَنَّهَا تَحْزَنُ أَوْ تَجْزَعُ،

فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا آتِي شَيْئًا تَكْرَهُهُ . (ع، ك)

❀❀ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بنت ابوجہل کا رشتہ اس کے چچا حارث بن ہشام سے مانگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کیا اس کے خاندان کا پوچھنا چاہتے ہو؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس کا خاندان تو جانتا ہوں اس سے شادی کا پوچھنا چاہتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں، فاطمہ میری جان ہے مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا کہ وہ غمگین اور پریشان ہو۔ تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جو کام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا نہیں لگتا وہ میں نہیں کر سکتا۔

## اہل بیت کی عظمت و شان

۱۸۸- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ: أَلَا

تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَابْنِكَ سَيِّدًا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ . (الْبَزَّازِ)

(۱۸۶) حدیث (۱۱۸) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۸۷) ابن ابی شیبہ، المصنف ۶/۳۸۸، ۳۸۹، رقم حدیث ۳۲۲۷۴۔ بتغییر المتن

الحاکم، المستدرک ۳/۱۵۸، ۱۵۹، رقم حدیث ۴۷۴۹۔ بسند مرسل صحیح

(۱۸۸) البزار، المسند ۳/۲۳۳، ۲۳۵، رقم حدیث ۲۶۵۰۔ اس میں ایک راوی جابر رضی اللہ عنہ ضعیف ہے۔

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو خوش نہیں کہ خواتین جنت کی سردار ہے اور تیرے دونوں شہزادے جنتی جوانوں کے سردار ہوں۔

۱۸۹- أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ: مَلَكٌ عَرَضَ لِي وَاسْتَاذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُخْبِرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (ش)

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک فرشتے نے مجھے رب کا سلام دیا اور یہ پیغام سنایا کہ سیدہ فاطمہ الزہراء خواتین جنت کی سردار ہیں۔

۱۹۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَثِيرًا مَا يُقْبَلُ عُرْفَ فَاطِمَةَ. (ك)

❁❁ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی پیشانی کے اوپر والے بالوں کو چوما کرتے تھے۔

### سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا رونا اور مسکرا نا

۱۹۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِفَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُكَ حِينَ أَكْبَيْتَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَبَكَيْتِ وَأَكْبَيْتَ عَلَيْهِ ثَانِيَةً فَضَحِكْتَ، قَالَتْ: أَكْبَيْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ فَبَكَيْتِ، ثُمَّ أَكْبَيْتُ عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ لِحُوقَابِهِ وَأَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ. (ش)

❁❁ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار تھے تو میں نے دیکھا کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھکیں اور رو پڑیں پھر دوسری مرتبہ جھکیں اور مسکرا دیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ پہلی مرتبہ رونے کی وجہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی خبر تھی اور دوسری مرتبہ مسکرانے کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ تو سب سے پہلے وصال کے بعد مجھ

(۱۸۹) حدیث (۷۳) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۹۰) حدیث (۳۹) کی تخریج دیکھئے۔



سے ملاقات کرے گی اور یہ بھی کہ مریم بنت عمران کے سوا میں جملہ خواتین جنت کی سردار ہوں۔

۱۹۲ - عَنْ فَاطِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: إِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لِحُوقًا

بِي وَنِعْمَ الْخَلْفُ أَنَا لَكَ . (ش)

❁❁ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا تم وصال کے

بعد سب سے پہلے مجھے ملو گی اور میں تمہارے لئے بہت اچھا خلف ہوں، یعنی تم سب سے پہلے میرا وصال ہوگا۔

۱۹۳ - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ

قَالَ: يَا فَاطِمَةُ يَا بِنْتِي أَحْبَبِي عَلَيَّ فَأَحْنَتْ عَلَيْهِ فَنَاجَاهَا سَاعَةً ثُمَّ انْكَشَفَتْ عَنْهُ تَبْكِي وَعَائِشَةُ

حَاضِرَةٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ سَاعَةً: أَحْبَبِي عَلَيَّ فَحْنَتْ

عَلَيْهِ فَنَاجَاهَا سَاعَةً ثُمَّ انْكَشَفَتْ عَنْهُ تَضَحُّكُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ أَخْبِرْنِي

بِمَاذَا نَاجَاكَ أَبُوكَ؟ قَالَتْ: أَوْشَكْتُ رَأَيْتُهُ نَاجَانِي عَلَى حَالٍ سِرُّ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُخْبِرُ بِسِرِّهِ

وَهُوَ حَيٌّ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيَّ عَائِشَةُ أَنْ يَكُونَ سِرُّ دُونَهَا، فَلَمَّا قَبِضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ

لِفَاطِمَةَ: أَلَا تُخْبِرْنِي ذَلِكَ الْخَبْرَ قَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنِعْمَ، نَاجَانِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي

أَنَّ جِبْرِئِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَأَنَّهُ عَارِضَهُ الْقُرْآنَ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَأَنَّهُ

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا بَعْدَ نَبِيِّ إِلَّا عَاشَ نِصْفَ عُمُرِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ، وَأَنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ عِيسَى

عَاشَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَلَا أُرَانِي إِلَّا ذَاهِبٌ عَلَى رَأْسِ السِّتِينَ، فَأَبْكَانِي ذَلِكَ، وَقَالَ: يَا

بُنَيَّةُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَعْظَمَ رَزِيَّةً مِنْكَ فَلَا تَكُونِي أَدْنَى مِنْ امْرَأَةٍ صَبْرًا، ثُمَّ

نَاجَانِي فِي الْمَرَّةِ الْأُخْرَى فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ لِحُوقًا بِهِ، وَقَالَ إِنَّكَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ

الْجَنَّةِ . (کر)

❁❁ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پاس بلایا۔ سیدہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ان سے سرگوشی میں کچھ دیر گفتگو فرمائی تو وہ روتے ہوئے پیچھے ہٹیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وہاں موجود تھیں پھر رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ رضی اللہ عنہا کو پاس بلایا تو پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ سرگوشی میں کچھ دیر گفتگو فرمائی تو وہ مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹ گئیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا اے بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے بابا جان نے آپ سے کیا سرگوشی فرمائی؟ سیدہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، آپ دیکھ بھی رہی ہیں کہ ہماری گفتگو رازداری سے ہوئی پھر بھی راز فاش کرنا چاہ رہی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے یہ راز فاش کرنا مناسب نہیں ہے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات ناگوار گزری کہ ان سے کیا رازداری ہے۔ وصالِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے وہی بات معلوم کی تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اب بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ پہلی مرتبہ سرگوشی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہر سال جبرائیل امین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مرتبہ قرآن سناتے تھے جبکہ اس سال دومرتبہ سنایا اور یہ فرمایا کہ ہر نبی کی عمر اپنے سابقہ نبی کی نصف العمر ہوتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال تھی مجھے نہیں لگتا کہ ساٹھ سال سے اوپر زیادہ زندہ رہ پاؤں یہ سب تھا میرے رونے کا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری مرتبہ فرمایا تھا کہ مومن عورتوں میں سب سے زیادہ مصائب و شدائد تیرے حصہ میں ہیں اس لئے تمہیں عام عورتوں سے بڑھ کر صبر کرنا ہوگا اور فرمایا تھا کہ بعد از وصال اہل بیت میں سے میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کروں گی اور یہ بھی کہ میں خواتینِ جنت کی سردار ہوں۔

۱۹۴ - عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ: فَسَأَلُوهَا فَأَبَتْ أَنْ تُخْبِرَ، فَلَمَّا قُبِضَ أَخْبَرَتْهُمْ، قَالَتْ: دَعَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَعْثَ نَبِيًّا إِلَّا وَقَدْ عَمَرَ الَّذِي بَعْدَهُ نِصْفَ عُمُرِهِ، وَأَنَّ عِيسَى لَبِثَ فِي إِسْرَائِيلَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَهَذِهِ تُوُفِّيَ لِي عِشْرِينَ وَلَا أُرَانِي إِلَّا مَيِّتٌ فِي مَرَضِي هَذَا وَإِنَّ الْقُرْآنَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً، وَأَنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ فِي هَذِهِ السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ فَبَكَيتُ، ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ يَقْدُمُ عَلَيَّ مِنْ أَهْلِي أَنْتِ فَضَحِكَتُ. (کر)

❁❁ یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو پاس بلا کر سرگوشی میں کچھ فرمایا تو وہ رونے لگیں پھر سرگوشی میں کچھ فرمایا تو وہ مسکرا دیں۔ پوچھنے پر آپ رضی اللہ عنہا نے کچھ بھی نہ بتایا۔ وصالِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاس بلا کر فرمایا تھا کہ ہر نبی کی عمر سابقہ نبی کی عمر سے نصف ہوتی ہے، عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں چالیس برس رہے اور میری عمر اندازاً اسی بنتی ہے اندازاً اسی بیماری میں میرا وصال ہے کیونکہ ہر سال مجھے قرآن ایک بار سنایا جاتا تھا لیکن اس بار دو



مرتبہ سنایا گیا، یہ سننا تھا کہ میں رو پڑی تھی پھر دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بعد از وصال پہلے تم ہی مجھ سے ملو گی تو میں مسکرا دی تھی۔

وضاحت: مذکورہ احادیث میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ سابقہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پوری زندگی کی مدت بیان فرمائی اور اس حدیث میں اعلان نبوت کے بعد کی عمر بیان فرمائی۔ مترجم

۱۹۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ، فَلَمْ أَسْأَلْهَا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّه يَمُوتُ فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ. (کر)

❦❦ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو پاس بلا کر سرگوشی میں کچھ فرمایا تو وہ رونے لگیں، پھر سرگوشی فرمائی تو وہ مسکرا دیں۔ میں نے قبل از وصال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں کچھ نہ پوچھا، بعد میں رونے اور مسکرانے کا سبب پوچھا تو فرمانے لگیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اپنے وصال کی خبر دی تھی تو میں رو پڑی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مریم بنت عمران کے سوا جملہ خواتین جنت کی میں سردار ہوں تو میں مسکرا دی تھی۔

### سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر سوکن لانے کی ممانعت

۱۹۶- عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ عَلِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنْ ابْنَةِ أَبِي جَهْلٍ وَخَطِيبَتِهَا إِلَى عَمِّهَا الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَيِّ بَالٍهَا تَسْأَلُنِي أَغْنَى حَسْبَهَا فَقَالَ لَا وَلَكِنْ أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَهَا أَتَكْرَهُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْزَنَ أَوْ تَغْضَبَ، فَقَالَ عَلِيٌّ

(۱۹۵) حدیث (۹۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۱۹۶) عبد الرزاق، المصنف ۳۰۱/۷، رقم حدیث ۱۳۲۶۸۔

ابن ابی شیبہ، المصنف ۳۸۹، ۳۸۸/۶، رقم حدیث ۳۲۲۷۴۔

احمد، الفضائل ۲/۴۵۳، ۴۵۵، رقم حدیث ۱۳۲۳۔ مرسل صحیح

فَلَنْ آتِي شَيْئًا سَاءَ لَكَ - (عب)

⊗⊗ شعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حاضر بارگاہ رسالت ہو کر اپنے لئے بنت ابوجہل کا رشتہ اس کے چچا حارث بن ہشام کے ہاں بھیجنے کے متعلق پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس کے حسب کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا نہیں بلکہ میں اس سے شادی کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا تو نہیں لگے گا؟ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ بے شک سیدہ فاطمہ الزہراء میری جان ہے سو اس کا ٹمگین اور ناراض ہونا مجھے قطعاً اچھا نہیں لگتا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں وہ کام ہی نہیں کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا نہیں لگتا۔

### سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا پر سوکن لانے کی ممانعت

۱۹۷ - عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ الْجَوَيْرِيَّةَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لَهُ أَنْ تَجْتَمِعَ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (وَبِنْتُ) عَدُوِّ اللَّهِ وَإِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي - (عب)

⊗⊗ ابو جعفر سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بنت ابوجہل سے شادی کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر حمد و ثناء کے بعد فرمایا بے شک علی ابوجہل کی بیٹی سے شادی کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کو اکٹھا کرے کیونکہ سیدہ فاطمہ الزہراء میری جان ہے۔

۱۹۸ - عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ حَتَّى وَعِدَ النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ لِأَبِيهَا: يَزْعُمُ النَّاسُ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا أَبُو الْحَسَنِ قَدْ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ وَقَدْ وَعِدَ النِّكَاحَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي صِهْرِهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ تَفْتِنُوهَا - وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ



وَاللّٰهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَسَكَتَ عَنْ ذَلِكَ النَّكَاحَ وَتَرَكَ . (عب)

❁❁ ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بنت ابوجہل سے شادی کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرنے لگیں لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صاحبزادیوں کے معاملے میں سختی نہیں فرماتے جبکہ یہ ابوالحسن تو ابوجہل کی بیٹی سے شادی کی حامی بھر چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت خطبہ دیتے ہوئے حمد و ثنا کے بعد فرمایا ابوالعاص بن ربيع کا مجھ سے دامادی کا رشتہ اچھا ہے جبکہ سیدہ فاطمہ الزہراء بلاشبہ میری جان ہے مجھے خدشہ ہے کہ تم اس معاملے میں کہیں فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤ خدا کی قسم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کسی ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ اس کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شادی کا ارادہ ترک کر دیا۔

وضاحت: علمائے اہل سنت کے ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صاحبزادیاں ہیں جبکہ علمائے جعفریہ کے نزدیک صرف ایک بیٹی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں۔ مذکورہ روایت علمائے اہل سنت کے نظریے کی تائید کرتی ہے۔ مترجم

### سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نوکرانی

۱۹۹ - عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَعْطَى أَبُو بَكْرٍ عَلِيًّا جَارِيَةً فَدَخَلَتْ أُمَّ أَيْمَنَ عَلَى فَاطِمَةَ فَرَأَتْ فِيهَا شَيْئًا فَكَرِهَتْهُ فَقَالَتْ: مَا لَكَ فَلَمْ تُخْبِرْهَا فَقَالَتْ: مَا لَكَ قَوْلَ اللَّهِ! مَا كَانَ أَبُوكَ يَكْتُمُنِي شَيْئًا، فَقَالَتْ: جَارِيَةٌ أُعْطِيَهَا أَبُو الْحَسَنِ، فَخَرَجَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَنَادَتْ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ عَلِيٌّ بِأَعْلَى صَوْتِهَا: أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَحْفَظُهُ؟ فِي أَهْلِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ وَمَا ذَاكَ فَقَالَتْ: جَارِيَةٌ بُعِثَ بِهَا إِلَيْكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ الْجَارِيَةُ لِفَاطِمَةَ . (عب)

❁❁ ابوجعفر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خادمہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ہدیہ کی، تو اُم ایمن رضی اللہ عنہا فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور ان کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھ کر اس کی وجہ پوچھی، سیدہ رضی اللہ عنہا نے کوئی جواب نہ دیا، اُم ایمن نے دوبارہ پوچھا اور کہا، آپ کے بابا جان تو مجھ سے کوئی بات مخفی نہیں رکھتے تھے تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے وضاحت کی کہ ابوالحسن کو ایک خادمہ دی گئی ہے، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جہاں موجود تھے وہاں جا کر اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے باواز بلند کہا کون ہے جو اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محافظ ہو، حضرت علی المرتضیٰ

رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ تو ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا مسئلہ اس خادمہ کا ہے جو آپ کو دی گئی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ تو فاطمہ زہراء کی خادمہ ہے۔

### مہر میں خوشبو

۲۰۰- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ: اجْعَلْ عَامَّةَ الصَّدَاقِ فِي الطَّيِّبِ . (ابْنُ رَاهْوِيَه)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ الزہراء سے آپ کی شادی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا زیادہ تر مہر خوشبو کی صورت میں ادا کرو۔

### سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شادی اور مہر

۲۰۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا بَيْعُ فَرَسِي

أَوْ دِرْعِي؟ قَالَ: بَيْعُ دِرْعِكَ فَبِعْتُهَا بِشَتَّى عَشْرَةِ أَوْقِيَّةٍ، وَكَانَ ذَلِكَ مَهْرَ فَاطِمَةَ . (ع)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میری سیدہ فاطمہ الزہراء سے شادی ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اپنا گھوڑا فروخت کر دوں یا زرہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زرہ فروخت کرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے بارہ اوقیہ میں زرہ فروخت کر دی جو فاطمہ زہراء کا مہر قرار پایا۔

۲۰۲- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْنُ لِي، قَالَ

(۲۰۰) حدیث (۲۰۹) کی تخریج دیکھئے .

(۲۰۱) ابو یعلیٰ، المسند ۳۶۲/۱، رقم حدیث ۴۷۰ .

(۲۰۲) الحمیدی، المسند ۲۲/۱، رقم حدیث ۳۸ .

سعید بن منصور، السنن ۱۶۸، ۱۶۷/۱، رقم حدیث ۶۰۰ .

ابن سعد، الطبقات ۸/۲۰، ۲۱ .

احمد، المسند ۸۰/۱ .

النسائی، الخصائص، ص ۱۲۶، رقم حدیث ۱۴۲ .

عبد اللہ بن احمد، زوائد الفضائل ۶۳۱، ۶۳۲، رقم حدیث ۱۰۷۶ .

البیہقی، السنن ۴/۲۳۴ .

ابو یعلیٰ، المسند ۲۹۰، ۲۹۱، رقم حدیث ۳۵۳ .



أَعْطَاهَا شَيْئًا قُلْتُ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْخُطْمِيَّةُ قُلْتُ هِيَ عِنْدِي، قَالَ: فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ. (ن وَابْنُ جَرِيرٍ، طَب، ق، ض)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میری سیدہ فاطمہ الزہراء سے شادی ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اب سیدہ فاطمہ الزہراء کی رخصتی بھی فرمادیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ کو کچھ دے دو۔ میں نے عرض کیا میرے پاس تو دینے کے لئے کچھ بھی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری خطمی زرہ کے متعلق پوچھا تو میں نے عرض کیا وہ میرے پاس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہی اسے دے دو۔

۲۰۳- عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَطَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ، قَالَ: فَبَاعَ عَلِيُّ دِرْعًا لَهُ وَبَعْضَ مَا بَاعَ مِنْ مَتَاعِهِ فَبَلَغَ أَرْبَعِمِائَةً وَتَمَانِينَ دِرْهَمًا، قَالَ: وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ ثَلَاثِيهِ فِي الطَّيِّبِ وَثُلَاثًا فِي الثِّيَابِ وَمَجَّ فِي جَرَّةٍ مِنْ مَاءٍ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَغْتَسِلُوا بِهِ، وَأَمَرَهَا أَنْ لَا تَسْبِقَهُ بِرِضَاعٍ وَلَدَهَا فَسَبَقَتْهُ بِرِضَاعِ الْحُسَيْنِ، وَأَمَّا الْحَسَنُ فَإِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ فِيهِ شَيْئًا لَا يَدْرِي مَا هُوَ فَكَانَ أَعْلَمَ الرَّجُلَيْنِ. (ع، ص)

(۲۰۳) ابن سعد، الطبقات ۱۹/۸ =

❁❁ حضرت علباء بن احمر سے مروی ہے کہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ الزہراء کا ہاتھ مانگا تو اپنی زرہ اور کچھ سامان فروخت کر دیا۔ چار سو اسی درہم ملے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے دو تہائی سے خوشبو اور ایک تہائی سے کپڑے خریدنے کا حکم فرمایا۔ پانی کا مٹکا بھروایا، اس میں سے کلی فرمائی اور اس پانی سے غسل کرنے کا حکم بھی فرمایا۔ سیدہ فاطمہ الزہراء کو فرمایا کہ بچے کو دودھ پلانے میں جلدی نہ کرنا۔ سیدہ فاطمہ الزہراء نے حسین کو دودھ پلا دیا جبکہ حسن کے منہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ ڈالا جو نظر نہیں آیا۔ بہر حال حسن دونوں میں زیادہ علم والے تھے۔

۲۰۴- عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: زَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَى دِرْعٍ حَدِيدٍ خُطْمِيَّةٍ، وَكَانَ سَلَحُ حَنِيْهَا وَقَالَ: ابْعَثْ بِهَا إِلَيْهَا تُحِلَّلَهَا بِهَا فَبَعَثْتُ بِهَا إِلَيْهَا،

(۲۰۴) ابو یعلیٰ، المسند ۳۸۸/۱، رقم حدیث ۵۰۳۔

نیز حدیث (۲۰۲) کی تخریج دیکھئے۔

وَاللّٰهُ! مَا تَمَنُّهَا كَذَا أَوْ أَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ - (ع)

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ الزہراءؑ کی شادی مجھ سے کر دی اور لوہے کی حطمی زرہ بطور مہر مقرر فرمائی۔ یہ وہ زرہ تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود مجھے پہنائی تھی۔ تو فرمایا کہ یہ لے جاؤ اور دہن کو مہر میں دے کر اسے اپنے لئے حلال کر لو۔ میں وہ زرہ لے کر سیدہ فاطمہ الزہراءؑ کے پاس آیا۔ اللہ کی قسم اس زرہ کی قیمت چار سو درہم کے لگ بھگ تھی۔

### حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ولیمہ

۲۰۵- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: لَمَّا رَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا بَدَّ لِلْعُرُوسِ مِنْ وَلِيمَةٍ ثُمَّ أَمَرَ بِكَبْشٍ فَجَمَعَهُمْ عَلَيْهِ - (کر)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراءؑ رضی اللہ عنہا کی شادی کی تو فرمایا دو لہا کو چاہئے کہ ولیمہ کرے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو سالہ مینڈھے کا حکم دیا اور لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دی۔

۲۰۶- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ نَفَرْنَا مِنَ الْأَنْصَارِ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عِنْدَكَ فَاطِمَةُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ

(۲۰۵)۔ حدیث (۲۰۶) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۰۶) ابن سعد، الطبقات ۸/۲۱۔

احمد، المسند ۵/۳۵۹۔

ایضاً، الفضائل ۲/۶۸۹، ۶۹۰، رقم حدیث ۱۱۷۸۔

البخاری، المسند ۲/۱۵۱، ۱۵۲، رقم حدیث ۱۴۰۷۔

النسائی، عمل اليوم والليلة، ص ۲۵۲، ۲۵۳، رقم حدیث ۲۵۸۔

الدولابی، الذریۃ الطاهرة، ص ۶۳، ۶۵، رقم حدیث ۹۴۔

الطبرانی، المعجم الكبير ۲/۲۰، رقم حدیث ۱۱۵۳۔

ابن السنی، عمل اليوم والليلة، ص ۲۱۳، رقم حدیث ۶۰۷، ۶۰۸۔

المزی، التهذیب الکمال ۲/۷۸۳۔



الطحاوی، المشکل الآثار ۳/۱۴۳، ۱۴۵۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مَا حَاجَةُ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَكَرْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَكُمْ يَزِيدُ عَلَيْهَا، فَخَرَجَ عَلَيَّ أُولَئِكَ الرَّهْطُ مِنَ الْأَنْصَارِ يَنْتَظِرُونَهُ، قَالُوا: وَمَا ذَاكَ قَالَ: مَا أَدْرِي غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لِي: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، قَالُوا يَكْفِيكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا أَعْطَاكَ الْأَهْلَ وَالْمَرْحَبَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ مَا رَوَّجَهُ قَالَ: يَا عَلِيُّ إِنَّهُ لَا بَدَّ لِلْعُرُوسِ مِنْ وَلِيمَةٍ، قَالَ سَعْدُ: عِنْدِي كَبْشٌ وَجَمَعَ لَهُ رَهْطٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَصْوَعٌ مِنْ ذُرِّيَّةٍ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْبَنَاءِ، قَالَ لَا تُحَدِّثْ شَيْئًا حَتَّى تَلْقَانِي، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ أَفْرَعَهُ عَلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ! اَللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِمَا وَبَارِكْ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لَهُمَا فِي بَنَائِهِمَا وَبَارِكْ لَهُمَا فِي نَسْلِهِمَا۔ (الرُّوْيَانِي، طَب، كَر)

❁❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کچھ انصار نے کہا، آپ کے خاندان میں سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا رشتہ موجود ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاضری کا سبب پوچھا؟ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش آمدید کہا اور تحسین فرمائی، مزید کچھ نہ فرمایا۔ بعد ازاں انصار نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف خوش آمدید کہا اور تحسین فرمائی، تو انصار کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتنا فرمادینا ہی آپ کے لئے کافی ہے۔ ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنی صاحبزادی کا رشتہ عطا فرمادیا اور نوازش و مہربانی بھی فرمائی۔ شادی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا دولہا کو چاہئے کہ ولیمہ کرے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے پاس دو سال کا ایک مینڈھا ہے، گروہ انصار نے بھی کئی صاع غلہ جمع کر دیا۔ سہاگ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے ملے بغیر کچھ بھی نہ کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگو کر اس سے وضو فرمایا اور بقیہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر چھڑک دیا پھر دعا فرمائی پروردگار! ان دونوں میں..... ان دونوں پر..... اور ان دونوں کے لئے ان کی نسل اور اولاد پر برکات کا نزول فرما۔

## حضرت علی المرتضیٰ و سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما

۲۰۷- عَنْ حَجْرِ بْنِ عَنَسٍ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَاطِمَةَ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: هِيَ لَكَ يَا عَلِيُّ عَلَى أَنْ تُحَسِّنَ صُحْبَتَهَا .

﴿﴾ حجر بن عنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کی

بات کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! فاطمہ تیرے لئے ہے کیونکہ تم دونوں کی جوڑی بنتی ہے۔

۲۰۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا شَيْئًا، قَالَ: مَا عِنْدِي: قَالَ: فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ . (ابن جریر)

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے شادی کی

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ کو کچھ دے دو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے پاس تو کچھ بھی دینے کو نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طمی زرہ کے متعلق فرمایا۔

۲۰۹- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا خَطَبْتُ فَاطِمَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ مَهْرٍ، قُلْتُ مَعِيَ رَاحِلَتِي وَدِرْعِي، قَالَ فَبِعَهُمَا بَارِعِمَانَةٍ وَقَالَ، أَكْثَرُوا

الطَّيْبَ لِفَاطِمَةَ فَإِنَّهَا امْرَأَةٌ مِنَ النِّسَاءِ . (ق)

﴿﴾ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ الزہراء سے میرا رشتہ طے ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس مہر کے لئے کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا میری سواری اور زرہ ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہیں چار سو درہم میں فروخت کر دو۔ نیز فاطمہ کو خوشبو زیادہ دینا کیونکہ وہ بھی ایک عورت ہے۔

۲۱۰- عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَالِي وَلَهَا فِرَاشٌ غَيْرُ جِلْدٍ كَبِشٍ نَنَامُ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَنَعْلِفُ عَلَيْهِ نَاضِحَنَا

بِالنَّهَارِ وَمَالِي خَادِمٌ غَيْرُهَا . (هناد)

(۲۰۷) البزار، المسند ۱۵۱/۲، رقم حدیث ۱۲۰۶ . بسند ضعیف

(۲۰۸) حدیث (۲۰۲) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۰۹) البخاری، التاريخ ۶۰/۲/۲ . بسند ضعیف

البیهقی، السنن ۳۵۳/۴



❀ شعی سے مروی ہے، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب میری شادی ہوئی تو ہمارے پاس چڑے کے بستر کے سوا کوئی بچھونا نہیں تھا جس پر ہم رات بھی گزارتے اور دن کو کھانے وغیرہ کے لئے بھی دسترخوان کے طور پر استعمال کرتے۔ پھر سیدہ فاطمہ الزہراء کے علاوہ میرا کوئی خدمت کرنے والا بھی تو نہیں تھا۔

۲۱۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ زَوَّجَ فَاطِمَةَ دَعَا بِمَاءٍ فَمَجَّجَهُ ثُمَّ أَدْخَلَهُ مَعَهُ فَرَشَهُ فِي جَبِيهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَعَوَّذَهُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ . (کر)

❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کی تو پانی منگوا کر اس میں کلی فرمائی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گریبان اور کندھوں کے درمیان وہ پانی چھڑک کر آپ رضی اللہ عنہ کو بستر میں داخل فرمایا۔ نیز سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس کا وظیفہ عطا فرمایا۔

۲۱۲- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبْتُ فَاطِمَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لِي مَوْلَاةٌ لِي: هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ فَاطِمَةَ (قَدْ) خُطِبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: لَا، قَالَتْ: (فَقَدْ) خُطِبَتْ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَزُوجَكَ فَقُلْتُ وَعِنْدِي شَيْءٌ أَتَزَوَّجُ بِهِ؟ فَقَالَتْ إِنَّكَ إِنْ جِئْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَكَ وَاللَّهِ مَا زَالَتْ تُرَجِّئُنِي حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَلَالَةٌ وَهَيْبَةٌ، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَفْحَمْتُ فَوَاللَّهِ مَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۲۱۰) ابن سعد، الطبقات ۲۲/۸ .

ابن ابی شیبہ، المصنف ۱۰۱/۷، رقم حدیث ۳۴۵۰۳ .

ہناد بن السری، الزہد ۳۸۷/۲، رقم حدیث ۷۵۳ .

ابن ماجہ، السنن ۱۳۹۰/۲، رقم حدیث ۴۱۵۲ . بسند صحیح

(۲۱۱) ابن سعد، الطبقات ۲۳/۸، ۲۴ . نیز حدیث (۲۱۵، ۲۱۳) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۱۲) الدولابی، الذریۃ الطاہرۃ، ص ۶۳، رقم حدیث ۹۲ .

البیہقی، الدلائل ۱۶۰/۳ .

وَالِیْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَاءَ بِكَ الْكَ حَاجَةً؟ فَسَكَتَ، فَقَالَ: مَا جَاءَكَ الْكَ حَاجَةً؟ فَسَكَتَ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ جِئْتَ تَخْطُبُ فَاطِمَةَ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تَسْتَحِلُّهَا بِهِ؟ فَقُلْتُ: لَا، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ دِرْعٌ سَلَحْتُكَهَا فَوَالَّذِي نَفْسُ عَلِيٍّ بِيَدِهِ إِنَّهَا لَحُطْمِيَّةٌ مَائِمَتُهَا أَرْبَعُمِائَةٍ دِرْهَمٍ (فَقُلْتُ عِنْدِي) فَقَالَ: زَوَّجْتُكَ فَأَبَعْتُ بِهَا إِلَيْهَا تَسْتَحِلُّهَا بِهَا فَإِنْ كَانَتْ لَصَدَاقِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - (ق فِي الدَّلَائِلِ، وَالذُّلُولِ فِي الذُّرِّيَةِ الطَّاهِرَةِ)

✽✽ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ جب آپ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سیدہ فاطمہ الزہراء کے رشتے کا پیغام بھیجا تو میری ایک خادمہ نے مجھ سے کہا کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کی بات چل رہی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ وہ کہنے لگی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کی بات چل رہی ہے لہذا آپ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سیدہ فاطمہ الزہراء کا رشتہ مانگیں۔ میں نے کہا میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ وہ پھر کہنے لگی آپ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو، وہ آپ کی شادی کر دیں گے۔ قسم بخدا وہ برابر مجھے اس بات پر کساتی رہی۔ آخر کار میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رعب و جلال کے عالم میں تھے۔ میں ہچکچاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ادب سے دوزانوں بیٹھ گیا۔ اللہ کی قسم مجھے کچھ بھی کہنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ ایسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے حاضری کا سبب پوچھا تو میں خاموش رہا۔ دوبارہ پوچھا تو میں پھر بھی خاموش رہا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لگتا ہے تم سیدہ فاطمہ الزہراء کے رشتے کے لئے آئے ہو۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہر میں کچھ دینے کے متعلق پوچھا تو میں نے عرض کیا قسم بخدا میرے پاس تو کچھ دینے کو نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تمہیں اسلحہ کے طور پر دی تھی؟ قسم بخدا جس کے قبضہ قدرت میں علی کی جان ہے اس طحلی زرہ کی قیمت چار سو درہم کے لگ بھگ ہے۔ میں نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تیری شادی کر دی ہے جا کر وہ زرہ سیدہ فاطمہ الزہراء کو مہر میں دے دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا یہی مہر تھا۔

۲۱۳- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي



خَمِيلٍ وَقَرِيَّةٍ وَوَسَادَةٍ أَدَمٍ حَشَوُهَا إِذْخَرُ . (ق فيه)

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو جہیز میں روئی دارچادر، مشکیزہ اور اذخر گھاس سے بھرا ہوا تکیہ عنایت فرمایا۔

وضاحت: جہیز دینا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، اسے (معاذ اللہ) لعنت قرار دینا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہے۔ لیکن یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق جہیز دینا چاہئے۔ مترجم

۲۱۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فَغَشِيَهُ الْوَحْيُ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: أَتَدْرِي يَا أَنَسُ مَا جَاءَ بِهِ جِبْرَائِيلُ مِنْ عِنْدِ صَاحِبِ

الْعَرْشِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَزُوجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . (خط، کر، ک)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میری موجودگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزول وحی ہوا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس! جانتے ہو کہ مالک عرش کے ہاں سے جبرائیل علیہ السلام میرے لئے کیا لائے تھے فرمایا اللہ نے بلاشبہ مجھے علی سے فاطمہ کی شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔

۲۱۵- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ

عَلَى أَرْبَعِمِائَةٍ وَتَمَانِينَ دِرْهَمًا وَزَنَ سِتَّةَ . (أَبُو عُبَيْدٍ فِي كِتَابِ الْأَمْوَالِ) وَقَالَ: كَانَ الدِّرْهَمُ

فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ دَوَانِيقَ وَسَنَدُهُ ضَعِيفٌ .

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ سیدہ فاطمہ

ابن ماجہ، السنن ۲/۱۳۹۰، رقم حدیث ۳۱۵۲ .

النسائی، السنن ۶/۱۳۵، رقم حدیث ۳۳۸۴ .

ابن حبان، الجامع الصحیح ۱۵/۳۹۸، رقم حدیث ۶۹۴۷ .

الحاکم، المستدرک ۲/۱۸۵، رقم حدیث ۲۷۵۵ .

البیہقی، الدلائل ۳/۱۶۱ .

البغوی، الشرح السنۃ ۱۳/۲۵۱، رقم حدیث ۴۰۵۰ .

(۲۱۴) حدیث (۶۹) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۱۵) ابو عبید، الاموال، ص ۵۲۳، رقم حدیث ۱۶۲۵ . بسند ضعیف

الزہراء کا نکاح چار سو اسی درہم یعنی درہم کے چھٹے حصے کے مطابق مہر پر فرمایا۔

دور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک درہم چھ دو اُنق کے برابر یعنی درہم کا چھٹا حصہ تھا۔ مذکورہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

۲۱۶ - (مُسْنَدُ أَنَسٍ) - (ابْنُ جُرَيْجٍ) حَدَّثَنِي حَمْدُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: قَدْ عَلِمْتَ مُنَاصَحَتِي وَقَدِّمِي فِي الْأِسْلَامِ وَإِنِّي وَإِنِّي قَالَ: وَمَا ذَاكَ قَالَ: تَزَوَّجْنِي فَاطِمَةَ، فَسَكَّتْ عَنْهُ، أَوْ قَالَ: أَعْرَضَ عَنْهُ فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عُمَرَ، فَقَالَ، هَلَكْتُ وَأُهْلِكْتُ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: خَطَبْتُ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنِّي، قَالَ: مَكَانِكَ حَتَّى آتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَطْلُبُ مِثْلَ الَّذِي طَلَبْتُ فَآتَى عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ عَلِمْتَ مُنَاصَحَتِي وَقَدِّمِي فِي الْأِسْلَامِ وَإِنِّي وَإِنِّي، وَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: تَزَوَّجْنِي فَاطِمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: إِنَّهُ يَنْتَظِرُ أَمْرَ اللَّهِ فِيهَا أَنْطَلِقُ بِنَا إِلَى عَلِيٍّ حَتَّى نَأْمُرَهُ أَنْ يَطْلُبُ مِثْلَ الَّذِي طَلَبْنَا، قَالَ عَلِيٌّ فَآتَانِي وَأَنَا أُعَالِجُ فَيَسِيلَا فَقَالَا ابْنَةُ عَمِّكَ تَخْطُبُ، قَالَ: فَنَبَّهَانِي لِأَمْرِ فَقُمْتُ أَجْرُ رِدَائِي طَرَفًا عَلَى عَاتِقِي وَطَرَفًا أَجْرُهُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ عَرَفْتَ قَدِّمِي فِي الْأِسْلَامِ وَمُنَاصَحَتِي وَإِنِّي وَإِنِّي قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ يَا عَلِيُّ! قُلْتُ: تَزَوَّجْنِي فَاطِمَةَ قَالَ: عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: فَرَسِي وَبَدَنِي، قَالَ أَعْنِي دِرْعِي، قَالَ: أَمَا فَرَسُكَ فَلَا بُدَّ لَكَ مِنْهَا وَأَمَا دِرْعُكَ (فَبِعَهَا) فَبِعْتُهَا بَارَبَعِمَائَةٍ وَثَمَانِينَ فَآتَيْتُهَا بِهَا فَوَضَعْتُهَا فِي حِجْرِهِ فَقَبَضَ مِنْهَا قَبْضَةً، فَقَالَ يَا بِلَالُ أَبْغِنَا بِهَا طَبِيبًا، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُجَهِّزُوهَا، فَجَعَلَ لَهُمْ سَرِيرَ شَرِطٍ بِالْشَرِطِ وَوِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفَ مِلْئَى الْبَيْتِ كَثِيبًا يَعْنِي رَمْلًا، وَقَالَ لِي إِذَا أَتَيْتُكَ فَلَا تُحَدِّثْ شَيْئًا حَتَّى آتِيكَ فَجَاءَتْ مَعَ أُمِّ أَيْمَنَ حَتَّى قَعَدَتْ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ، وَأَنَا فِي جَانِبٍ، وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى



اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاهُنَا أَخِي فَقَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ: أَخُوكَ وَقَدْ زَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ، قَالَ: نَعَمْ، فَدَخَلَ فَقَالَ لِفَاطِمَةَ، إِنِّي بِمَاءٍ فَقَامَتْ إِلَى قَعْبٍ فِي الْبَيْتِ فَجَعَلَتْ فِيهِ مَاءً فَأَتَتْ بِهِ فَأَخَذَهُ فَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا: قُومِي، فَنَضَحَ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلَى رَأْسِهَا، وَقَالَ اللَّهُمَّ: ﴿إِنِّي أُعِيدُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ وَقَالَ لَهَا: أَدْبِرِي فَأَدْبَرَتْ فَنَضَحَ بَيْنَ كَتِفَيْهَا ثُمَّ قَالَ، اللَّهُمَّ: ﴿إِنِّي أُعِيدُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: إِنِّي بِمَاءٍ فَعَلِمْتُ الَّذِي يُرِيدُ فَقُمْتُ فَمَلَأْتُ الْقَعْبَ مَاءً فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ بِفِيهِ ثُمَّ مَجَّهُ فِيهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِي وَبَيْنَ ثَدْيِي ثُمَّ قَالَ: (اللَّهُمَّ إِنِّي أُعِيدُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) ثُمَّ قَالَ أَدْبِرْ فَأَدْبَرْتُ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ (إِنِّي أُعِيدُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) وَقَالَ لِي: ادْخُلْ بِأَهْلِكَ بِاسْمِ اللَّهِ وَالْبَرَكَاتِ. (ابن جرير)

❦ ابن جریر محمد بن یثیم، حسن بن حماد، یحییٰ بن یعلیٰ اسلمی، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ حسن اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر دو زانوں بیٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بے شک میری اسلامی بھلائی اور اسلام میں پہل کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوشیدہ نہیں اور میں نے ایسا ایسا کیا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا کہنا چاہتے ہو؟ عرض کیا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوٹ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میں ہلاک ہو گیا اور سب کچھ برباد ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعراض فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ یہیں ٹھہریے، میں آپ کی طرح جا کر رشتہ مانگتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر ادب سے بیٹھ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری دینی بھلائی اور اسلام میں پہل کرنے کا بخوبی علم ہے اور میں نے ایسا ایسا کیا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کیا مطلب؟ عرض کیا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی دھیان نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آ کر کہنے لگے، معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر الہی کے منتظر ہیں۔ آئیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ طلب کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دونوں میرے پاس آئے میں اس لمحے کھجور کے پودوں کی درنگی کر رہا تھا۔ دونوں نے مجھے اپنی عم زاد کا ہاتھ مانگنے کا مشورہ دیا اور سمجھایا بھجایا۔ میں کندھوں پر چادر لٹکائے اٹھ کھڑا ہوا۔ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر مودب بیٹھ گیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ میری دینی مساعی اور اسلام میں



پہل کرنے سے بخوبی آگاہ ہیں اور میں نے ایسا ایسا کیا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا علی کیا معاملہ ہے؟ میں نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے شادی کا ارادہ ظاہر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا ایک گھوڑا اور زرہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری مراد زرہ سے ہے۔ گھوڑا تمہاری ضرورت ہے لیکن زرہ فروخت کر دو۔ میں نے وہ زرہ چار سو اسی درہم میں فروخت کی اور سارے کے سارے درہم لا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جھولی میں ڈال دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے مٹھی بھر کر بلال رضی اللہ عنہ کو دیئے اور فرمایا ان سے ہمارے لئے خوشبو خرید لاؤ۔ لوگوں سے فرمایا کہ فاطمہ زہراء کے لئے جہیز کا انتظام کرو تو ایک کھجور کی رسیوں سے بنی مضبوط چار پائی اور کھجور کی چھال بھرا تکیہ لایا گیا۔ گھر میں ریت پٹھی تھی۔ مجھے فرمایا کہ جب فاطمہ تیرے پاس آئے تو خاموش رہنا اور میری آمد کا انتظار کرنا۔ پھر ام ایمن رضی اللہ عنہا جب فاطمہ کو لے کر آئیں تو وہ گھر کے ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئیں۔ میں دوسری طرف تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کہ یہاں میرا بھائی ہے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس سے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اور اندر تشریف لائے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پانی منگوایا، وہ بڑے سے پیالے میں پانی لے آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی سے کلی فرمائی اور ان سے فرمایا سیدھی کھڑی ہو جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سینے اور سر پر پانی چھڑکا اور دعا فرمائی، پروردگار! میں فاطمہ اور اس کی اولاد کو شیطان سے محفوظ رکھنے کے لئے تیرے سپرد کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پیٹھ پھیرنے کا فرمایا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فوراً پیٹھ پھیر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کندھوں کے درمیان پانی چھڑکا اور دعا فرمائی۔ پروردگار! میں فاطمہ اور اس کی اولاد کو شیطان سے حفاظت کے لئے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو پانی لانے کا فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ارادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ گیا اور پانی سے بھرا پیالہ لے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کلی فرمائی پھر میرے سر اور سینے پر وہ پانی چھڑکا اور دعا فرمائی اے رب! میں علی اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیٹھ پھیرنے کا فرمایا۔ میں نے فوراً پیٹھ پھیر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے کندھوں کے درمیان پانی چھڑکا اور دعا فرمائی پروردگار! میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اب اللہ کا نام لے کر برکتوں کے جلو میں اپنی بیوی کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاؤ۔

### سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیت

۲۱۷- عَنْ أُمِّ جَعْفَرٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: يَا أَسْمَاءُ إِنِّي قَدْ اسْتَبَحْتُ مَا يُصْنَعُ بِالنِّسَاءِ إِنَّهُ يُطْرَحُ عَلَى الْمَرْأَةِ الثُّوبُ فَيَصِفُّهَا، فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: يَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ! أَلَا أُرِيكَ شَيْئًا رَأَيْتُهُ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَدَعَتْ بِجَرَائِدٍ رَطْبَةٍ



فَحْتَهَا ثُمَّ طَرَحَتْ عَلَيْهَا ثَوْبًا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: مَا أَحْسَنَ هَذَا أَوْ أَجْمَلَهُ، يُعَرِّفُ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْأَةِ، فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَأَغْسِلْنِي أَنْتِ وَعَلَيَّ، وَلَا يَدْخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ، فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ جَاءَتْ عَائِشَةُ تَدْخُلُ، فَقَالَتْ أَسْمَاءُ لَا تَدْخُلِي فَشَكَّتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ: إِنَّ هَذِهِ الْخَثْعَمِيَّةُ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَعَلَتْ لَهَا مِثْلَ هَوْدَجِ الْعُرُوسِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَوَقَفَ عَلَى الْبَابِ وَقَالَ: يَا أَسْمَاءُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ مَنَعْتَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلْنَ عَلَى ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلْتَ لَهَا مِثْلَ هَوْدَجِ الْعُرُوسِ؟ فَقَالَتْ: أَمَرْتَنِي أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْهَا أَحَدٌ وَأُرِيْتُهَا هَذَا الَّذِي صَنَعَتْ وَهِيَ حَيَّةٌ، فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَصْنَعَ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ، فَاصْنَعِي مَا أَمَرْتُكِ ثُمَّ انْصَرَفَ، ثُمَّ غَسَلَهَا عَلَيَّ وَأَسْمَاءُ. (ق)

✽ اُم جعفر سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اسماء! مرنے کے بعد عورتوں کے ساتھ جو معاملہ کیا جاتا ہے مجھے اچھا نہیں لگتا، عورت کے جسم پر کپڑا ڈالا جاتا ہے جس کے سبب ان کا جسم ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں آپ کو ایک شے نہ دکھا دوں جو حبشہ میں دیکھی ہے، پھر کھجور کی تر شاخیں منگوا کر انہیں ٹیڑھا کر کے رکھا اور ان پر کپڑا ڈال دیا، فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا نے یہ انداز پسند فرمایا اور کہا کہ اس طرح مرد و زن میں صاف فرق معلوم ہوتا ہے پھر فرمایا کہ میرے وصال کے بعد تم اور علی مجھے غسل دینا کسی اور کو اندر آنے کی اجازت نہیں۔ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت غسل کے دوران عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اندر آنا چاہا تو اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ کو اندر آنے سے روک دیا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شکایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ خون آلود ہاتھوں والی میرے اور بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان حائل ہو رہی ہے اور بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس نے دہن کی ڈولی کی طرح کا کپڑا تان رکھا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دروازے پر آ کر کہا اے اسماء! تجھے کیا تکلیف ہے کہ ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جانے سے روک رہی ہو اور دہن کی ڈولی کی مثل پردہ تان رکھا ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر کسی کو اندر آنے سے منع کرنے کا فرمایا تھا۔ میں نے یہ ڈولی ایسا پردہ بنا کر آپ رضی اللہ عنہا کو دکھایا

تھا جسے آپ نے پسند فرمایا تھا اور اسی کی وصیت فرمائی تھی۔ تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں جیسا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا تھا ویسا ہی کرو پھر واپس ہو گئے۔ بعد ازاں علی اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما نے فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو غسل دیا۔

### سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ

۲۱۸- عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا مَاتَتْ دَفَنَهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَأَخَذَ بِضَبْعِي أَبِي بَكْرٍ فَقَدَّمَهُ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهَا. (ق)

شععی کہتے ہیں کہ وصال کے بعد سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت دفن کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہلو سے پکڑ کر سیدہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے آگے کیا۔

### ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۱۹- عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ: أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَعَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، وَأُمُّ سَلَمَةَ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ: وَحَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ، وَأُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ، وَجَوْبَرِيَّةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَمَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَزَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، وَصَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ اجْتَمَعْنَ عِنْدَهُ تِسْعَ نِسْوَةٍ بَعْدَ خَدِيجَةَ، وَالْكِنْدِيَّةُ مِنْ بَنِي الْجَوْنِ، وَالْعَالِيَّةُ بِنْتُ ظَبْيَانَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ كِلَابٍ، وَزَيْنَبُ (بِنْتُ) خُزَيْمَةَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي هِلَالٍ، وَلَمْ يَتَزَوَّجْ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ، وَكَانَتْ لَهُ سَرَيَتَانِ، الْقِبْطِيَّةُ وَرَبِيعَانَةُ ابْنَةُ شَمْعُونٍ. وَلَدَتْ خَدِيجَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمَ وَطَاهِرًا وَفَاطِمَةَ وَزَيْنَبَ

(۲۱۸) ابن سعد، الطبقات ۸/۲۹۔

القضاعي، المسند الشهاب ۸/۲۸، ۲۹۔ صحیح مسلم ”کتاب الجہاد والسر“ میں واضح لکھا ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بوقت شب خود پڑھائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اجازت نہیں دی۔

(۲۱۹) عبدالرزاق، المصنف ۷/۳۸۸، ۳۸۹، رقم حدیث ۱۳۹۹۵۔

ایضاً، ۷/۳۹۳، ۳۹۴، رقم حدیث ۱۳۰۰۹، ۱۳۰۱۰، ۱۳۰۱۱۔

الدولابی، الذریۃ الطاہرۃ، ص ۲۴، رقم حدیث ۳۹ تا ۳۷۔



وَأُمُّ كُلْثُومٍ وَرُقَيْيَّةٌ، وَلَكَدَتْ لَهُ الْقَبْطِيَّةُ إِبْرَاهِيمَ، وَلَمْ تَلِدْ لَهُ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا خَدِيجَةَ .

(عب)

❦❦❦ معمر اور زہری سے مروی ہے کہ ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، ام سلمہ بنت امیہ رضی اللہ عنہا، حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا، جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، زینب بن جحش رضی اللہ عنہا، سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا تھیں۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کل نویویاں تھیں۔ کندیہ رضی اللہ عنہا بنی جون سے، عالیہ بنت ظبیان رضی اللہ عنہا بنی عامر بن کلاب سے اور زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا بنی حلال سے تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے دوسری شادی نہیں کی حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو کنیزیں ماریہ قبطیہ اور ریحانہ بنت شمعون رضی اللہ عنہا تھیں۔ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں قاسم طاہر، سیدہ فاطمہ الزہراء، زینب، ام کلثوم اور رقیہ علیہم الرضوان پیدا ہوئے اور ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی بیوی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد باقی نہیں۔

### زینب رضی اللہ عنہا لمبے ہاتھوں والی خاتون

۲۲۰- عَنْ وَائِلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ يَلْحَقُنِي مِنْ أَهْلِي أَنْتِ يَا فَاطِمَةُ وَأَوَّلُ مَنْ يَلْحَقُنِي مِنْ أَزْوَاجِي زَيْنَبُ، وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ كَفًّا، كَانَتْ زَيْنَبُ مِنْ أَعْمَلِ النَّاسِ لِقَبَالٍ أَوْ شَسَعٍ أَوْ قَرِيَةٍ أَوْ أَدَاوَةٍ تَفْتُلُ وَتَحْمِلُ وَتُعْطِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَلِذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَطْوَلُكُنَّ كَفًّا. (کر)

❦❦❦ حضرت وائلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا بعد از وصال میری اولاد میں سب سے پہلے فاطمہ اور ازواج میں لمبے ہاتھوں والی زینب مجھ سے ملے گی۔ اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک گانٹھنے، ان کی ڈوریاں باندھنے، مشکیزہ سینے، ٹوٹے برتن جوڑنے، مشکیزہ اٹھانے اور فی سبیل اللہ سخاوت کرنے میں سب سے بڑھ کر تھیں۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا کو لمبے ہاتھوں والی فرمایا۔

## ہر شخص اپنی جان کا خود ذمہ دار ہے

۲۲۱- عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ فِي نَفَرٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَادَى فِي قُرَيْشٍ فَجَمَعَهُمْ ثُمَّ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ بُعِثَ إِلَى قَوْمِهِ وَإِنِّي بُعِثْتُ إِلَيْكُمْ ثُمَّ جَعَلَ يَسْتَفِرُّ بِهِمْ رَجُلًا رَجُلًا يَنْسِبُهُ إِلَى آبَائِهِ ثُمَّ يَقُولُ يَا فَلَانُ عَلَيْكَ بِنَفْسِكَ فَإِنِّي لَنْ أَغْنِيَ عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا حَتَّى خَلَصَ إِلَى فَاطِمَةَ، ثُمَّ قَالَ لَهَا مِثْلَ مَا قَالَ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! لَا أَلْفَيْنَ أَنَا سَاءَ يَأْتُونَنِي يَجْرُونَ الْجَنَّةَ وَيَأْتُونَنِي تَجْرُونَ الدُّنْيَا اللَّهُمَّ لَا أَجْعَلْ لِقُرَيْشٍ أَنْ يَفْسِدُوا مَا أَصْلَحْتَ أُمَّتِي، ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ خِيَارَ أُمَّتِكُمْ خِيَارُ النَّاسِ وَشَرَارُ قُرَيْشٍ شَرَارُ النَّاسِ، وَخِيَارُ النَّاسِ تَبِعَ لِيخْيَارِهِمْ وَشَرَارُ النَّاسِ تَبِعَ لِشَرَارِهِمْ. (خ فِي تَارِيخِهِ، ك)

﴿﴾ شرح: ابوامامہ، حارث بن حارث اور عمرو بن اسود رحمۃ اللہ علیہم نے فقہاء کی جماعت کے سامنے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ قریش کو آواز دے کر جمع فرمایا اور کھڑے ہو کر فرمانے لگے خبردار! ہر نبی علیہ السلام کو اس کی قوم میں مبعوث کیا گیا اور مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا گیا ہے، ہر شخص کو اس کے نسب سے مخاطب کر کے پاس بلایا اور فرمایا: اے فلاں تو اپنی جان کا خود ذمہ دار ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے لئے اپنی مرضی سے میں کچھ نہیں کر سکتا اور آخر میں سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو علیحدہ کر کے ان سے بھی یہی بات فرمائی پھر فرمایا: اے گروہ قریش! مجھے اچھا نہیں لگے گا کہ لوگ جنت کے طلب گار بن کر آئیں اور تم دنیا دار بن کر بروز قیامت اٹھو۔ اے پروردگار! قریش میری پر امن امت میں فساد نہ ڈالیں۔ پھر فرمایا کہ تمہارے بہترین رہنما لوگوں میں بھی بہترین ہیں اور برے قریش بدترین ہیں۔ بہترین وہ ہیں جو بہترین لوگوں کی اطاعت کریں اور بدترین وہ ہیں جو بدترین لوگوں کے پیچھے چلیں۔

## امام مہدی رضی اللہ عنہ

۲۲۲- الْمَهْدِيُّ مِنْ عِترَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. (د، م عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ)

﴿﴾ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مہدی میری عترت اور اولاد فاطمہ



میں سے ہوں گے۔

۲۲۳- عَنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ:  
أَبْشِرِي بِالْمَهْدِيِّ مِنْكَ . (كَرُوفِيهِ مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْقَاوِيُّ وَعَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
الْمَوْقَرِيِّ كَذَّابَانَ)

❀❀ امام حسین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، تمہیں  
بشارت ہو کہ مہدی تیری اولاد سے ہیں۔

اس روایت میں موسیٰ بن بلقاوی اور ولید بن محمد الموقری دونوں کذاب ہیں۔

۲۲۴- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَفَرَّجُ الْفِتْنُ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ يَسُومُهُمْ خَسْفًا لَا يُعْطِيهِمْ إِلَّا  
السَّيْفَ، يَضَعُ السَّيْفَ عَلَى عَاتِقِهِ ثَمَانِيَةَ أَشْهُرٍ حَتَّى يَقُولُوا: وَاللَّهِ مَا هَذَا مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ  
وَلَوْ كَانَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ لَرَحِمْنَا يُغْزِيهِ اللَّهُ بَنِي الْعَبَّاسِ وَبَنِي أُمَيَّةَ . (نُعِيم)

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے ایک شخص کے باعث ان میں فتنے دم توڑ دیں  
گئے وہ انہیں زمین میں دھسائے گا وہ انہیں تلوار ہی دے گا آٹھ ماہ مسلسل کندھوں پر تلوار لٹکائے رکھے گا تو لوگ کہیں گے قسم

(۲۲۲) البخاری، التاريخ ۳۴۶/۲/۱ .

ابن ماجہ، السنن ۱۳۶۸/۲، رقم حدیث ۴۰۸۶ .

ابو داؤد، السنن ۱۰۱/۴، رقم حدیث ۴۲۸۴ .

العیلی، الضعفاء ۲۵۴/۳ .

الطبرانی، المعجم الكبير ۲۶۷/۲۳، رقم حدیث ۵۶۶ .

ابن عدي، الكامل ۱۹۶/۳ .

الحاکم، المستدرک ۵۵۷/۴، رقم حدیث ۸۶۷۲ .

الدیلمی، المسند ۴۹۷/۵، رقم حدیث ۶۹۴۳ .

الذہبی، سیر اعلام النبلاء ۴۶۳/۱۰ .

ایضاً، تذکرۃ الحفاظ ۴۶۳/۲، رقم حدیث ۴۶۳ .

(۲۲۳) ابن عساکر، تاریخ دمشق ۴۷۵/۱۹ .

بخدا یہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے نہیں ہے، اگر یہ اولاد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوتا تو ہم پر ترس کھاتا، اللہ اسے بنو عباس اور بنو امیہ سے لڑائے گا۔

۲۲۵- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَلْمَهْدِيُّ رَجُلٌ مَنَّا مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. (نُعِيم)

☞ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مہدی ہم میں سے ایک مرد ہے جو اولاد

### عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

۲۲۶- عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَكَتٌ فِي إِسْرَائِيلَ أَرْبَعِينَ سَنَةً. (ع، ك)

☞ یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بنی اسرائیل میں چالیس سال تک رہے۔

### حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور گمشدہ دینار

۲۲۷- عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ التَّقَطَ دِينَارًا فَأَشْتَرِي بِهِ

دَقِيقًا، فَعَرَفَهُ صَاحِبُ الدَّقِيقِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ الدِّينَارَ فَأَخَذَهُ (عَلِيٌّ) فَقَطَعَ مِنْهُ قَبْرَاطَيْنِ فَأَشْتَرِي بِهِ

لَحْمًا (د، هق) وَضَعْفَهُ، زَادَ (ش) ثُمَّ أَتَى بِهِ فَاطِمَةَ فَقَالَ: اصْنَعِي لَنَا طَعَامًا، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا، فَأَتَاهُ وَمَنْ مَعَهُ، فَأَتَاهُمْ بِجَفْنَةٍ، فَلَمَّا رَأَاهَا النَّبِيُّ

أَنْكَرَهَا فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: الْقُطَةُ الْقُطَةُ إِلَى الْقَبْرِاطَيْنِ ضَعُوا أَيْدِيَكُمْ بِسْمِ اللَّهِ -

(۲۲۴) نعیم بن حماد، کتاب الفتن ۱/۳۷۵. موقوفاً

(۲۲۵) نعیم بن حماد، کتاب الفتن ۱/۳۵۰.

فاطمہ سے ہے۔

(۲۲۶) حدیث (۶۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۲۷) ابو داؤد، السنن ۲/۱۳۷، ۱۳۸، رقم حدیث ۱۷۱۵.

البیہقی، السنن ۶/۱۹۴.



❦❦ بلال بن یحییٰ عسی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کورستے میں پڑا ایک دینار ملا جس سے آپ رضی اللہ عنہ نے آٹا خریدا۔ اس دکاندار نے آپ کو پہچان لیا اور دینار واپس کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے واپس لے کر اسے تڑوایا اور ایک قیراط سے گوشت خرید لیا۔

یہی نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں مزید الفاظ اس طرح ہیں کہ بعد ازاں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے گھر آ کر سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو کھانا تیار کرنے کا کہا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جا کر بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احباب کے ہمراہ تشریف لائے تو آپ کے سامنے بڑے سے پیالے میں کھانا پیش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا دیکھ کر ہاتھ کھینچ لیا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ساری تفصیل بیان کر دی۔ تو فرمایا کیا ایک ایک لقط کے دو قیراط ہیں، چلو ہاتھ بڑھاؤ اور بسم اللہ کرو۔

۲۲۸- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَقَطَّ دِينَارًا فَقَطَّعَ مِنْهُ قِيرَاطَيْنِ ثُمَّ أَتَى فَاطِمَةَ فَقَالَ: اصْنَعِي لَنَا طَعَامًا، ثُمَّ انْطَلِقِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا، فَأَتَاهُ وَمَنْ تَبَعَهُ، فَأَتَاهُمْ بِجَفْنَةٍ، فَلَمَّا رَأَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْكَرَهَا فَقَالَ: مَا هَذَا؟ عَلَى الْقِيرَاطَيْنِ، ضَعُوا أَيْدِيَكُمْ، بِسْمِ اللَّهِ - (ش) وَحَسَنَ -

❦❦ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کو راستے میں پڑا ہوا ایک دینار ملا، آپ نے وہ اٹھا کر تڑوایا۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو کھانا بنانے کے لئے کہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جا کر بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بڑا سیالا بھر کر رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھتے ہی انوکھا جان کر ہاتھ کھینچ لیا اور اس کے متعلق پوچھا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارا ماجرا کہہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دو قیراط کا کھانا ہے، چلو ہاتھ بڑھاؤ اور بسم اللہ کرو۔ ابن ابی شیبہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا۔

۲۲۹- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: نُبْتُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَكْنَتُنَا أَيَّامًا لَيْسَ عِنْدَنَا شَيْءٌ وَلَا

(۲۲۸) حدیث (۲۲۷) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۲۹) ابن ابی شیبہ، المصنف ۱۰۲/۷، رقم حدیث ۳۴۵۱۵۔

ہناد ابن السری، الزہد ۲/۳۸۶، ۳۸۷، رقم حدیث ۷۵۲۔ بالتفصیل

ایضاً، ۳۸۶/۲، رقم حدیث ۷۵۱۔

ابو نعیم، الحلیۃ ۳/۳۱۲۔ بالاختصار

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا أَنَا بِدِينَارٍ مَطْرُوحٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَمَكَّثْتُ هُنِيهَةً أَوْ أَمْرُ نَفْسِي فِي أَخِيهِ أَوْ تَرْكِهِ، ثُمَّ أَخَذْتُهُ لَمَّا بَنَانِ مِنَ الْجُهْدِ، فَاتَّيْتُ بِهِ الصُّفَّاطِينَ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ دَقِيقًا، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ فَاطِمَةَ فَقُلْتُ أَعْجِبْنِي وَاعْجِزِي، فَجَعَلَتْ تَعْجُنُ وَإِنَّ قُصَّتْهَا لَتَضْرِبُ حَرْفَ الْجَفْنَةِ مِنَ الْجُهْدِ الَّذِي بِهَا، ثُمَّ خَبَزَتْ، فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: كُلُّوهُ فَإِنَّهُ رِزْقٌ رَزَقَكُمْوهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. (هَذَا)

❀❀ حضرت عطاء سے مروی ہے ایک دفعہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم پر ایسے دن بھی گزرے کہ ہمارے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ میں باہر نکل گیا تو مجھے راستے میں پڑا ہوا ایک دینار ملا میں نے ٹھہر کر سوچا کہ اسے اٹھا لوں یا چھوڑ دوں۔ فاقہ زدہ ہونے کے سبب وہ دینار میں نے آخر کار اٹھالیا۔ بخارے کے پاس لا کر آنا خریدا۔ فاطمہ سے جا کر آٹا گوند ہنے اور روٹی بنانے کیلئے کہا۔ فاطمہ آٹا گوند ہنے لگیں۔ بھوک کی شدت سے ان کے بال برتن کے کناروں سے چھورہے تھے۔ بہر حال روٹی بنائی تو میں نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ ماجرا بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھا لو کیوں کہ اللہ نے تمہیں آج یہی رزق دیا ہے۔

۲۳۰- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ أَنَّ أَهْلَ الْعِرَاقِ أَصَابَتْهُمْ أَزْمَةٌ فَقَامَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ! ابْشُرُوا، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيْكُمْ إِلَّا يَسِيرٌ حَتَّى تَرَوْا مَا يَسُرُّكُمْ مِنَ الرِّفَافِ وَالْيُسْرِ، قَدْ رَأَيْتُنِي مَكَّثْتُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الدَّهْرِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَكُلُهُ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يَقْتُلَنِي الْجُوعُ، فَأَرْسَلْتُ فَاطِمَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْتَطِيعُهُ لِي، فَقَالَ: يَا بَنِيَّةُ! وَاللَّهِ مَا فِي الْبَيْتِ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا مَا تَرَيْنَ بِشَيْءٍ قَلِيلٍ بَيْنَ يَدَيَّ وَلَكِنْ ارْجِعِي فَسِيرُوكُمْ اللَّهُ فَلَمَّا جَاءَ تَنِي فَأَخْبَرْتَنِي وَانْفَلْتُ وَذَهَبْتُ حَتَّى آتَنِي بَنِي قُرَيْظَةَ، فَإِذَا يَهُودِيٌّ عَلَى شَفَةِ بئرٍ فَقَالَ: يَا عَرَبِيَّ! هَلْ لَكَ أَنْ تَسْتَقِي لِي نَخْلِي وَأُطْعِمَكَ، قُلْتُ: نَعَمْ، فَبَايَعْتُهُ عَلَى أَنْ أَنْزِعَ كُلَّ دَلْوٍ بِتِمْرَةٍ فَجَعَلْتُ أَنْزِعُ فَكُلُّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا أَعْطَانِي تَمْرَةً حَتَّى إِذَا امْتَلَأْتُ يَدَيَّ مِنَ التَّمْرِ قَعَدْتُ فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا لَكَ بَطْنًا لَقَدْ لَقِيتَ الْيَوْمَ ضَرًّا، ثُمَّ نَزَعْتُ مِثْلَ لَابِنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ



وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَضَعَتْ ثُمَّ انْقَلَبَتْ رَاجِعًا حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ إِذَا أَنَا بِدِينَارٍ مُلْقَى، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ وَقَفْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأُوَامِرُ نَفْسِي أَخِذْهُ أَمْ أَذِرْهُ فَأَبَتْ نَفْسِي إِلَّا أَخِذْهُ، قُلْتُ أَسْتَشِيرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُهُ، فَلَمَّا جِئْتُهَا أَخْبَرْتُهَا الْخَبَرَ، قَالَتْ: هَذَا رِزْقُ مَنْ اللَّهِ، فَاِنْطَلِقْ فَاشْتِرِ لَنَا دَقِيقًا فَاِنْطَلَقْتُ حَتَّى جِئْتُ السُّوقَ فَإِذَا يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ فَدَكَ جَمَعَ دَقِيقًا مِنْ دَقِيقِ الشَّعِيرِ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ فَلَمَّا اكْتَلْتُ مِنْهُ قَالَ: مَا أَنْتَ مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ قُلْتُ: ابْنُ عَمِّي وَابْنَتُهُ امْرَأَتِي فَأَعْطَانِي الدِّينَارَ فَجِئْتُهَا فَأَخْبَرْتُهَا الْخَبَرَ فَقَالَتْ: هَذَا رِزْقُ مَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَادْهَبْ بِهِ فَارْهِنُ بِثَمَانِيَةِ قَرَارِيطَ ذَهَبٍ فِي لَحْمٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جِئْتُهَا بِهِ فَقَطَعْتُهُ لَهَا وَنَصَبْتُ ثُمَّ عَجِنْتُ وَخَبَزْتُ ثُمَّ صَنَعْنَا طَعَامًا وَأَرْسَلْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَنَا فَلَمَّا رَأَى الطَّعَامَ قَالَ: مَا هَذَا أَلَمْ تَأْتِي أِنْفَاءً تَسَاءَ لِنِي فَقُلْنَا: بَلَى اجْلِسْ يَارَسُولَ اللَّهِ نُخْبِرُكَ الْخَبَرَ فَإِنْ رَأَيْتَهُ طَيِّبًا أَكَلْتُ وَأَكَلْنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ هُوَ طَيِّبٌ فَكُلُوا بِسْمِ اللَّهِ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِأَعْرَابِيَّةٍ تَشْتَدُّ كَأَنَّهُ نَزَعَ فُؤَادَهَا فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَبْضَعُ مَعِيَ بِدِينَارٍ فَسَقَطَ مِنِّي وَاللَّهِ! مَا أَدْرِي أَيْنَ سَقَطَ فَاِنْظُرْ بِأَبْيٍ وَأُمِّي أَنْ يَذْكُرَ لَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَدْعِي لِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَجِئْتُ فَقَالَ: إِذْهَبِ إِلَى الْجَزَارِ فَقُلْ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ قَرَارِيطَكَ عَلَيَّ فَارْسِلْ بِالْدِّينَارِ فَارْسَلْ بِهِ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّةَ فَذَهَبَتْ بِهِ. (العَدْنِي)

✽✽✽ محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں کہ اہل عراق کو ناگہانی قحط سالی نے آیا۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان میں کھڑے ہو کر فرمایا لوگو! خوش ہو جاؤ خدا کی قسم مجھے قوی امید ہے کہ یہ قحط سالی تم پر تھوڑے ہی عرصے کے لئے آئی ہے تم جلد خوشحال ہو جاؤ گے۔ تمہیں معلوم ہے کہ مجھ پر زمانے کے تین دن یوں بھی گزرے کہ مسلسل فاقہ رہا۔ حتیٰ کہ بھوک کے سبب مجھے جان جانے کا خطرہ لاحق ہوا تو میں نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فاطمہ الزہراء کو بھیجا کہ میرے لئے کچھ کھانے کو لے آئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹا! قسم بخدا اگر میں جاندار کے کھانے کے لئے تو کچھ نہیں ہاں یہ تھوڑا سا سامان جو پڑا ہے یہی ہے تم واپس جاؤ، عنقریب اللہ تمہیں رزق دے گا۔ فاطمہ نے واپس آ کر مجھے سب بتا دیا اور کچھ مذید بھی کہا۔ پھر میں باہر نکلا اور بنو قریظہ تک آپہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک یہودی کنویں کے کنارے کھڑا ہے۔ کہنے لگا اے عربی! کیا تو میری کھجوروں کے لئے پانی نکال دے گا؟ میں تجھے کھانے کو دوں گا، میں نے حامی بھر لی پانی کے ایک ڈول کے

بدلے ایک کھجور طے پائی۔ ہر ڈول کے بدلے وہ مجھے ایک کھجور دیتا رہا۔ یہاں تک کہ مٹھی بھر کھجوریں ہو گئیں۔ میں نے بیٹھ کر وہ کھائیں اور پانی پی کر کہا ارے پیٹ! تو نے آج کافی مشقت برداشت کی، پھر بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کھجوریں لانے کی غرض سے اتنا ہی پانی نکالا۔ واپسی پر راستے میں ایک دینار پڑا دیکھا خیال آیا کہ اٹھاؤں یا چھوڑ دوں، آخر کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ کرنے کی بنیاد پر میں نے دینار اٹھالیا۔ آکر فاطمہ کو ساری بات بتائی تو فاطمہ نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق ہے۔ جائے اور ہمارے لئے آنا خرید لائے۔ میں بازار گیا تو فدک کا رہائشی ایک یہودی جو کے آٹے کا ڈھیر لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اس سے آنا خریدا اور واپس ہونے لگا تو اس نے کہا کیا تم ابو القاسم (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رشتہ دار ہو؟ میں نے اسے جواب دیا کہ وہ میرے چچا زاد ہیں اور ان کی بیٹی میری بیوی ہے تو اس یہودی نے فوراً دینار واپس کر دیا۔ میں وہ دینار لے کر سیدہ فاطمہ الزہراء کے پاس آیا اور ساری تفصیل کہہ سنائی۔ سیدہ فاطمہ الزہراء نے کہا یہ اللہ عزوجل کا دیا ہوا رزق ہے جائے اور آٹھ قیراط سونے کے بدلے اسے رہن رکھو اگر گوشت خریدا لائے۔ میں نے ایسا ہی کیا ورنہ سیدہ فاطمہ الزہراء کے لئے گوشت خریدا لیا اور کاٹ کر ہانڈی پر چڑھایا۔ فاطمہ نے آٹا گوندھ کر روٹی بنائی۔ ہم نے کھانا تیار کر کے فاطمہ کو بھیجا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو کھانا دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے؟ تو ابھی ابھی میرے پاس نہیں آئی تھی؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ تشریف رکھیں، ہم آپ کو پوری بات بتاتے ہیں۔ اگر ٹھیک ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اور ہم بھی کھالیں گے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارا ماجرا کہہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ پاکیزہ ہے ہاتھ بڑھاؤ اور بسم اللہ کرو۔ بعد ازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو ایک دیہاتی عورت کو آتے دیکھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ ابھی اس کی جان نکل جائے گی۔ عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے پاس کل جمع پونجی ایک ہی دینار تھا جو گم ہو گیا، قسم بخدا مجھے یہ معلوم نہیں کہ کہاں گرا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان دیکھیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کوئی اس کا ذکر کرے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جاؤ علی ابن ابی طالب کو میرے پاس بلاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا اُس قصاب سے جا کر کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تمہارے قرارِ بیٹ میرے ذمہ ہیں، لہذا وہ دینار واپس کرے۔ اس نے دینار واپس کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ دینار اس دیہاتی عورت کو دے دیا اور وہ لے کر چلی گئی۔



## تسبیحات فاطمیہ

۲۳۱- اَتَّقِي اللَّهَ يَا فَاطِمَةُ وَأَذِي فَرِيضَةَ رَبِّكَ وَاعْمَلِي عَمَلَ أَهْلِكَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَهِيَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ خَادِمٍ . (دَعْنِ عَلِيٍّ)

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ سے ڈرتی رہنا، اپنے پروردگار کے فرائض ادا کرتی رہنا، اپنی شایان شان کام کرنا اور سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور

(۲۳۱) الطیالسی، المسند، ص ۱۶، ۱۵، رقم حدیث ۹۳ .

عبدالرزاق، المصنف ۳۳۳۳/۱۱، رقم حدیث ۱۹۸۲۸ .

ابن سعد، الطبقات ۲۵/۸ .

ابن ابی شیبہ، المصنف ۴۴/۶، رقم حدیث ۲۹۳۴۴ .

احمد، المسند ۱۵۶، ۱۵۳، ۱۴۶، ۱۴۴، ۱۳۶، ۱۲۳، ۱۰۶، ۹۶، ۹۵، ۸۰/۱، رقم حدیث ۱۵۶، ۱۵۳، ۱۴۶، ۱۴۴، ۱۳۶، ۱۲۳، ۱۰۶، ۹۶، ۹۵، ۸۰ .

ایضاً، الفضائل ۷/۲، ۷، ۶، رقم حدیث ۱۲۰۷ .

البخاری، الجامع الصحیح ۲۱۶، ۲۱۵/۶، رقم حدیث ۳۱۱۳ .

ایضاً، ۷/۷، رقم حدیث ۳۷۰۵ .

ایضاً، ۵۰۶/۹، رقم حدیث ۵۳۶۱ .

ایضاً، ۵۰۶/۹، رقم حدیث ۵۳۶۲ .

ایضاً، ۱۱۹/۱۱، رقم حدیث ۶۳۱۸ .

المسلم، الجامع الصحیح ۲۰۹۲، ۲۰۹۱/۳، رقم حدیث ۲۷۷۷ .

ابو داؤد، السنن ۱۵۰/۳، رقم حدیث ۲۹۸۹، ۲۹۸۸ .

ایضاً، ۵۰۶/۵، ۳۱۶، ۵۰۶۲، ۵۰۶۳، رقم حدیث ۵۰۶۲، ۵۰۶۳ .

الترمذی، السنن ۳۷۷/۵، رقم حدیث ۳۴۰۹، ۳۴۰۸ .

النسائی، السنن ۳۷۳/۵، رقم حدیث ۳۷۳ .

ابن حبان، الجامع الصحیح ۳۳۳/۱۲، رقم حدیث ۵۵۲۴ .

چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لینا تو یہ پورا ایک سو ہو جائے گا۔ تیرا یہ عمل ایک خادم سے بہتر ہے۔

۲۳۲- إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُولِي: الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَافِي سُبْحَانَ اللَّهِ الْأَعْلَى حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى، مَا شَاءَ اللَّهُ قَضَى سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ مِنَ اللَّهِ مَلَجًا وَلَا وِرَاءَ اللَّهِ مُلْتَجًا ﴿١﴾ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبُّكُمْ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢﴾ . ﴿٣﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبْرُهُ تَكْبِيرًا ﴿٤﴾ (ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُولُهَا عِنْدَ مَنَامِهِ ثُمَّ يَنَامُ وَسَطَ الشَّيَاطِينِ وَالْهَوَامِّ فَتَنْصُرُهُ . (ابْنُ السَّيْنِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ)

❀❀ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ سوتے وقت یوں پڑھ لیا کرو ساری تعریفیں اس کی جو کافی ہے وہ پاک اور عالی شان ہے میرے لئے اللہ کافی ہے وہ جو چاہے کرے اللہ کے سوا کوئی جائے پناہ ہے نہ اس کے سوا کوئی پناہ دے سکتا ہے۔ میرا ہی پر بھروسہ ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے کوئی چاند اور نہیں جو اس کی قدرت سے باہر ہو بے شک میرا پروردگار صراطِ مستقیم پر ہے تمام تعریف اللہ کی جس کی کوئی اولاد نہیں اس کا کوئی شریک حکم نہیں وہ کمزور نہیں کہ اس کا کوئی سہارا ہے اس کی کما حقہ بڑائی بیان کرو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان اگر سوتے وقت یہ کلمات پڑھ لے تو وہ شیطانوں کے نرغے میں سوجائے یا جنگلی درندوں کے درمیان اسے کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

۲۳۳- أَلَا أَدْلُكُمْ عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَأَحْمَدًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ (حم، خ، م، د، ت، حب عن علي) أَنَّهُ وَفَاطِمَةُ سَأَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا قَالَ فَذَكَرَهُ .

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادم طلب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمہاری طلب سے سوانہ تمہیں بتا دوں کہ جب تم سونے لگو تو چونتیس بار اللہ اکبر تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ پڑھ لیا کرو ایسا کرنا ایک خادم سے بہتر ہے۔

اُم فضل رضی اللہ عنہا کا خواب اور اس کی تعبیر

۲۳۴- خَيْرَ رَأَيْتِ تِلْدَ فَاطِمَةَ غُلَامًا فَتَرَضِعِهِ (عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ) أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!



رَأَيْتُ كَأَنَّ فِي بَيْتِي عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِكَ قَالَ فَذَكَرَهُ .

❁❁ ام فضل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعبیر بیان فرمائی کہ اچھا خواب ہے، سیدہ فاطمہ الزہراء کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا جسے تو دودھ پلائے گی۔

### دھاری دار ریشمی کپڑا

۲۳۵- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ

(۲۳۳) حدیث (۲۳۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۳۲) احمد، المسند ۳۳۹/۶۔

ابن ماجہ، السنن ۱۲۹۳/۲، رقم حدیث ۳۹۲۳ =

ابو یعلیٰ، المسند ۵۰۱، ۵۰۰/۱۲، رقم حدیث ۷۰۷۴۔

الطبرانی، المعجم الكبير ۵/۳، رقم حدیث ۲۵۲۶۔

ایضاً، ۹/۳، رقم حدیث ۲۵۴۱۔

ایضاً، ۲۵/۲۵، رقم حدیث ۳۹، ۳۸، ۴۱۔

المزی، التهذيب الكمال ۱۱۰۷/۲۔ حسن، جب کہ تعدد طرق کی وجہ سے درج صحت پر ہے۔

(۲۳۵) مالک بن انس، الموطأ ۸۰/۱، رقم حدیث ۲۸ =

الطیالسی، المسند، ص ۱۷، رقم حدیث ۱۰۳۔

عبدالرزاق، المصنف ۱۳۴/۲، رقم حدیث ۲۸۳۲، ۲۸۳۳، ۲۸۳۴، ۲۸۳۶۔

ابن ابی شیبہ، المصنف ۱۵۹، ۱۶/۸، رقم حدیث ۲۳۷۳۱۔

احمد، المسند ۷۸/۱۔

المسلم، الجامع الصحيح ۱۹۸، ۱۹۹، رقم حدیث ۴۸۰۔ بشرح نووی

ابن ماجہ، السنن ۱۱۹۱/۲، رقم حدیث ۳۶۰۲۔

ایضاً، ۱۲۰۳/۲، رقم حدیث ۳۶۴۸۔

ایضاً، ۱۲۰۵/۲، رقم حدیث ۳۶۵۳۔

الذَّهَبِ، وَلُبُوسِ الْقَسِيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ، وَكَسَانِي حُلَّةً مِنْ سَبْرَاءَ  
فَخَرَجْتُ فِيهَا فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ لِمَ أَكْسَيْكَهَا لِتَلْبِسَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَعْطَيْتُهَا طَرَفَهَا  
كَأَنَّهَا تَطْوِي مَعِيَ، فَشَقَّقْتُهَا، فَقَالَتْ: تَرَبَّتْ يَدَاكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ مَاذَا جِئْتَ بِهِ؟ قُلْتُ،  
نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَلْبِسَهَا فَالْبِيسِهَا وَ (قَالَ) أَكْسِي نِسَاءً كِ .  
(ابن جرير)

☞ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی دھاری دار  
مصری کپڑ اور پیلے رنگ کا لباس پہننے اور رکوع میں قرأت قرآن سے منع فرمایا۔ اور مجھے نقش و نگار والا ریشمی کپڑوں کا جوڑا عطا  
فرمایا میں پہن کر باہر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے علی! میں نے تجھے نہیں دیا کہ تو اسے پہن لے۔ میں  
واپس آیا تو اس کپڑے کا ایک سرافاطمہ پر ڈالا تو یوں لگا کہ ہم دونوں نے اکٹھے لپیٹ لیا ہے۔ پھر میں نے اس کے دو ٹکڑے کر  
دیئے۔ فاطمہ نے کہا اے علی بن ابی طالب! آپ کے ہاتھ خاک آلود ہوں یہ کس لئے لائے ہیں میں نے کہا مجھے تو رسول اللہ

ابو داؤد، ۴۴۵/۴، رقم حدیث ۴۰۴۴، ۴۰۴۵، ۴۰۴۶ .

الترمذی، ۴۹/۲، ۵۰، رقم حدیث ۲۶۴ .

ایضاً، ۱۹۱/۴، ۱۹۲، رقم حدیث ۱۷۲۵ .

ایضاً، ۱۹۸/۴، رقم حدیث ۱۷۳۷ .

ایضاً، ۱۰۸/۵، رقم حدیث ۲۸۰۸ .

النسائی، السنن ۱۸۷/۲، ۱۸۸، ۱۸۹، رقم حدیث ۱۰۴۰، ۱۰۴۱ .

ایضاً، ۲۱۷/۲، رقم حدیث ۱۱۱۸، ۱۱۱۹ .

ایضاً، ۱۶۵/۸، ۱۷۰، رقم حدیث ۵۱۶۵، ۵۱۶۶ .

ایضاً، ۱۷۷/۸، رقم حدیث ۵۲۱۱، ۵۲۱۲ .

ایضاً، ۱۹۱/۸، ۱۹۲، رقم حدیث ۵۲۶۶، ۵۲۷۴ .

ابو یعلیٰ، المسند ۴۳۸/۱، ۴۴۲، ۴۴۳، رقم حدیث ۲۷۶، ۲۸۱ .

ایضاً، ۲۵۵/۲، ۲۵۹، ۲۷۶، ۲۷۷، ۳۳۰، ۳۳۱، رقم حدیث ۲۸۱، ۲۹۷، ۳۰۴، ۳۲۹، ۳۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵ .

ابن حبان، الجامع الصحیح ۲۵۳/۱۲، ۲۵۶، ۳۱۲، رقم حدیث ۵۴۳۸، ۵۴۴۰، ۵۵۰۲ .



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پہننے سے منع فرمادیا ہے، لو اسے تم پہنوا اور فرمایا کہ اپنے خاندان کی خواتین کو پہناؤ۔  
 ۲۳۶ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً  
 مُسَيَّرَةً بِحَرِيرٍ سَدَاهَا حَرِيرٌ وَلَحَمَتُهَا حَرِيرٌ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: مَا أَصْنَعُ بِهَا  
 أَلْبِسُهَا؟ قَالَ: لَا إِنِّي لَا أَرْضَى لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي وَلَكِنْ شَقَّقَهَا خُمْرًا لِفُلَانَةٍ، وَفُلَانَةٍ فَذَكَرَ  
 فِيهِنَّ فَاطِمَةَ فَشَقَّقْتُهَا أَرْبَعَةَ أَخْمِرَةٍ - (ش وَالذَّوْرَقِيُّ، هب)

❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دھاری دار ریشمی کپڑا تحفے میں دیا گیا جس کے تانے بانے ریشم کے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھیج دیا۔ میں نے حاضر ہو کر عرض کیا، کیا میں اسے پہن سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں جو مجھے اپنے لئے ناپسند ہے وہ تیرے لئے بھی ناپسند ہے۔ تم اس کے ٹکڑے کر کے فلاں..... فلاں عورت کو دے دو ان میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیا تو میں نے اس کے چار ٹکڑے کر لئے۔

۲۳۷ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً  
 سَيَّرَاءَ فَرَحْتُ فِيهَا فَلَمَّا رَأَاهَا عَلِيٌّ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسِكُهَا لِتَلْبِسُهَا فَرَجَعْتُ فَأَعْطَيْتُ فَاطِمَةَ  
 نَاحِيَتَهَا كَأَنَّهَا تَطْوِيهَا مَعِيَ فَشَقَّقْتُهَا بِإِثْنَيْنِ فَقَالَتْ: تَرَبَّتْ يَدَاكَ مَاذَا صَنَعْتَ قُلْتُ: نَهَانِي  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِهَا فَالْبِسِي وَاكْسِي نِسَاءً كَ - (ع،  
 وَالطَّحَاوِيُّ)

❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ریشمی کپڑوں کا نیا جوڑا پہنایا جسے پہن کر میں اچھا محسوس کر رہا تھا۔ بعد ازاں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وہ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا میں نے تجھے اس لئے یہ جوڑا نہیں دیا کہ تو خود پہن لے، میں نے واپس آ کر اس کا ایک سرا فاطمہ پر ڈالا تو یوں لگا کہ ہم دونوں نے اکٹھے لپیٹ لیا ہے۔ میں نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے تو فاطمہ نے کہا آپ کے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس کے پہننے سے منع فرمایا، یہ تم پہن لو اور اپنے خاندان کی خواتین کو پہناؤ۔

(۲۳۶) حدیث (۲۳۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۳۷) حدیث (۲۳۵) کی تخریج دیکھئے۔

۲۳۸- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَرْدَيْنِ مِنْ حَرِيرٍ فَخَرَجْتُ فِيهِمَا إِلَى النَّاسِ لِيَنْظُرُوا إِلَى كِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ فَرَأَاهُمَا عَلَيَّ فَأَمَرَ بَنَزَ عَنْهُمَا فَأَعْطَى أَحَدَهُمَا فَاطِمَةَ وَشَقَّ الْآخَرَ بَاتْنَيْنِ لِبَعْضِ نِسَائِهِ . (گر)

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دو ریشمی چادریں اوڑھائیں میں انہیں اوڑھے ہوئے باہر آیا تاکہ لوگ مجھے چادر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھے ہوئے دیکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مجھے اوڑھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ دونوں چادریں اتار دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سیدہ فاطمہ الزہراء کو عطا فرمائی اور دوسری کے ٹکڑے کر دیئے تاکہ اپنی بیوی کو عطا فرمائیں۔

۲۳۹- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدَيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً مَكْفُوفَةً بِحَرِيرٍ أَمَّا سَدَاها وَأَمَّا لِحْمَتُها فَأَرْسَلْتُ بِهَا إِلَيَّ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَصْنَعُ بِهَا أَلْبِسُهَا قَالَ: لَا وَلَكِنْ اجْعَلْهَا خُمْرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ .

❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ریشمی جوڑا تحفے میں دیا گیا جس کے تانے بانے ریشم کے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھجوا دیا۔ میں نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اس کا کیا کروں لباس بنالوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں اس کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے فواطم میں بانٹ دو۔

وضاحت: فواطم سے مراد فاطمہ بنت اسد، فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہما اور فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ بعض مترجمین نے لفظ ”فواطم“ کو سمجھے بغیر اس کا ترجمہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کیا۔ مترجم

۲۴۰- عَنْ جُبَارَةَ بِنِ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْوَسْمِ الْحَمَّالُ حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلُومُ امْرُؤٌ إِلَّا نَفْسَهُ بَاتَ

(۲۳۸) حدیث (۲۳۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۳۹) حدیث (۲۳۵) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۴۰) ابن ماجہ، السنن ۱۰۹۶/۲، رقم حدیث ۳۲۹۶۔

ابو یعلیٰ، المسند ۱۱۵/۱۲، رقم حدیث ۶۷۴۸۔

الدولابی، الذریۃ الطاہرۃ، ص ۹۸، رقم حدیث ۱۸۱۔ ضعیف، تعدد طرق کے سبب صحیح



وَفِي يَدِهِ رِيحٌ عَمْرٍ - (ابْنُ النَّجَّارِ)

✽ ✽ جبارہ بن مغلس، عبید بن وسم جمال، حسن بن حسین، فاطمہ بنت حسین، امام حسین اور سیدہ فاطمہ الزہراء علیہم الرضوان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص خود کو ہی ملامت کرے جو چکنے ہاتھوں کے ساتھ رات گزارے۔

وضاحت: حدیث کے آخری الفاظ ”ریح عمر“ مسند فاطمہ کی بعض اشاعتوں میں غلط ہیں، جب کہ اصل الفاظ ”ریحِ عَمْرٍ“ درست ہیں، سنن ابن ماجہ، سنن ابوداؤد، سنن ترمذی وغیرہ مصادر حدیث میں اسی طرح یہ الفاظ مذکور ہیں۔ مترجم

### ایک خادم سے بہتر عمل

۲۴۱- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو الْخِدْمَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ مَجَلَّتْ يَدَيَّ مِنَ الرَّحَى أَطْحَنُ مَرَّةً وَأَعْجَنُ أُخْرَى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ يَرْزُقُكَ اللَّهُ شَيْئًا يَأْتِيكَ وَسَاءَ ذَلِكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَحْمَدِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةٌ، وَهُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ - (ابْنُ جَرِيرٍ)

✽ ✽ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر ایک خادمہ کی درخواست کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! چکی پیتے پیتے میرے ہاتھوں میں گرہیں پڑ گئی ہیں آٹا پینا اور گوندھنا پڑتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ نے تمہیں کچھ دینا ہے تو وہ تمہیں ضرور ملے گا، ہاں میں تمہیں اس سے بہتر عمل بتا دوں کہ سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار اللہ اکبر اور چونتیس بار الحمد للہ پڑھ لیا کرو یہ پورا سو مرتبہ ہوا اور یہ ایک خادم سے بہتر عمل ہے۔

۲۴۲- عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ تَدُقُّ الدَّرْمَكَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَاهَا فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَلِّهِ خَادِمًا فَفَعَلَتْ ذَلِكَ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ



وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِهِ أُخْبِرَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتْهُ لِحَاجَةٍ فَلَمَّا أَبْطَأَ عَلَيْهَا رَجَعَتْ إِلَى بَيْتِهَا فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ دَخَلْنَا فِرَاشَنَا فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عَلَيْنَا تَحَشَّحْنَا لِلنَّبِيِّ عَلَيْنَا ثِيَابَنَا فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ قَالَ كَمَا أَنْتُمَا فِي لِحَافِكُمَا فَدَخَلَ عَلَيْنَا حَتَّى جَلَسَ عِنْدَ رُؤُوسِنَا وَأَدْخَلَ رِجْلَيْهِ بَيْنِي وَبَيْنَهَا فَقَالَ: حَدَّثْتُ أَنَّ ابْنَتِي أَتَتْنِي لِحَاجَةٍ لَهَا مَا كَانَتْ حَاجَتُكَ يَا بَنِيَّةُ. أَوْ مَا كَانَ حَاجَتُكَ يَا بَنِيَّةَ. فَاسْتَحَبَّتْ فَاطِمَةُ أَنْ تَكَلِّمَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ وَأَجَابَ عَلَيَّ عَنْهَا بَعْدَ مَا سَأَلَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ: أَتَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا كَانَتْ مَجَلَّتْ يَدَاهَا مِنْ دَقِّ الدَّرَمِ فَاتَتْكَ تَسْأَلُ خَادِمًا فَقَالَ مَا يَدُومُ لَكُمْ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ أَوْ مَا سَأَلْتُمَا؟ قَالَا: مَا يَدُومُ إِلَيْنَا قَالَ: فَإِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَذَا كُمْ مِائَةٌ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِمَّا سَأَلْتُمَانِي. (ابْنُ جَرِيرٍ)

❁❁ حضرت ابو مریم کہتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یوں کہتے ہوئے سنا کہ بے شک چکی پیستے پیستے فاطمہ کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تو میں نے انہیں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک خادم طلب کرنے کے لئے بھیجا۔ وہ ایک دوسرے گئیں اور واپس آ گئیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فاطمہ کی آمد کا بتایا گیا کہ کافی انتظار کے بعد لوٹ گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہماری خواب گاہ میں اندر آئے۔ ہم لیٹے ہوئے تھے ہم نے سرگوشی کی کہ اپنی حالت درست کر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری آواز سن کر فرمایا جیسے ہو ویسے ہی اپنی جگہ پر رہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ لحاف میں تشریف لے آئے۔ پاؤں مبارک ہمارے درمیان لحاف میں ڈالے اور فرمایا، معلوم ہوا ہے کہ بٹیا کسی کام کے لئے میرے ہاں گئی تھی بتاؤ کیا کام تھا۔ فاطمہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح لحاف میں بات کرتے ہوئے شرم محسوس کر رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو تین بار پوچھنے پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف سے جواب دیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! چکی پیستے پیستے فاطمہ کے ہاتھوں میں گرہیں پڑ گئی ہیں اس لئے ایک خادم کی طلب کرنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں حاضر ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تمہیں دائی نفع دینے والی چیز عطا کروں یا جو تم چاہتے ہو؟ دونوں نے عرض کیا ہمیں دائی نفع دینے والی شے عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار اللہ اکبر اور چونتیس بار الحمد للہ پڑھا کرو یہ تمہارا سو پورا ہو جائے گا ایسا کرنا تمہاری طلب سے بہتر ہے۔

۲۴۳ - عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَشْتَكْتُ فَاطِمَةَ مَجَلَّ يَدَاهَا مِنَ الطَّحْنِ فَقُلْتُ: لَوْ أَتَيْتِ



أَبَاكَ فَسَأَلْتِهِ خَادِمًا قَالَ: قَاتَبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَرَجَعَتْ فَلَمَّا جَاءَ أُخْبِرَ فَأَتَانَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا وَعَلَيْنَا قَطِيفَةٌ إِذَا لَبَسْنَاهَا طُولًا خَرَجَتْ مِنْهَا جُنُوبُنَا وَإِذَا لَبَسْنَاهَا عَرَضًا خَرَجَتْ رُؤُوسُنَا وَأَقْدَامُنَا قَالَ: يَا فَاطِمَةُ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ جِئْتِ فَهَلْ كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ قَالَتْ: لَا قُلْتُ: بَلْ شَكَتُ إِلَيَّ مَجِلَّ يَدَهَا مِنَ الطَّحْنِ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكَ تَسْأَلِيهِ خَادِمًا قَالَ: أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنَ الْخَادِمِ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَجِعَكُمْ فَقُولَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَارْبَعًا وَثَلَاثِينَ مِنْ بَيْنِ تَسْبِيحٍ وَتَحْمِيدٍ وَتَكْبِيرٍ - (ابْنُ جَرِيرٍ) وَصَحَّحَهُ .

✽✽ عبیدراوی ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدہ فاطمہ الزہراء کے ہاتھ چکی پیسنے کے سبب زخمی ہوئے تو مجھے اس کی شکایت کی۔ میں نے کہا تم اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر ایک خادم طلب کر لو۔ سیدہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئیں ملاقات نہ ہوئی تو واپس آ گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واپسی پر سیدہ کی آمد کا بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوراً تشریف لائے ہم خواب گاہ میں تھے، اور ایک ایسی چادر اوڑھی ہوئی تھی جو لمبائی میں ڈالیں تو پہلو ننگے اور چوڑائی میں اوڑھتے تو سر اور پاؤں دونوں ننگے ہو جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ! میرے ہاں تمہارے جانے کا کیا مقصد تھا؟ سیدہ نے عرض کیا میں نہیں بتاؤں گی۔ میں نے عرض کیا اس نے مجھے چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھ زخمی ہونے کا شکوہ کیا تھا تو میں نے بھیجا تھا کہ اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادم تو طلب کرو۔ کیا میں تمہیں ایک خادم سے بہتر عمل نہ بتا دوں جب تم سونے لگو تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

ابن جریر نے اس روایت کو صحیح قرار دیا۔

۲۴۴ - عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ لِفَاطِمَةَ: لَوْ أَتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلِيهِ خَادِمًا فَإِنَّهُ قَدْ جَهَدَكَ الطَّحْنُ وَالْعَمَلُ، قَالَتْ: انْطَلِقُ مَعِيَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ذَلِكَ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبَّحُوهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرُوهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَهَلِّلُوهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَالْفُ فِي الْمِيزَانِ - (ابْنُ جَرِيرٍ)

✽✽✽ ہمیرہ راوی ہیں، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سیدہ فاطمہ الزہراء سے میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادم طلب کرلو کیونکہ چکی پیسنے اور کام کاج کے سبب تمہیں تھکاوٹ ہوتی ہے، فاطمہ مجھے بھی ساتھ لے گئی۔ ہم دونوں نے حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض مدعا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک خادم سے بہتر عمل نہ بتا دوں کو سوتے وقت تینس بار سبحان اللہ تینتیس بار اللہ اکبر اور چونتیس بار تہلیل کر لیا کرو زبان پر تو یہ سوا بار ہے لیکن میزان پر ہزار کے برابر ہے۔

۲۴۵ - عَنْ طَلَّابِ بْنِ حَوْشَبٍ أَخِي الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ لِفَاطِمَةَ: إِذْهَبِي إِلَى أَبِيكَ فَسَلِّهِ يَعْطِيكَ خَادِمًا يَبْقِيكَ الرَّحَى وَحَرَ التَّوَرِّ فَاتَتْهُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ: إِذَا جَاءَ سَبِيٌّ فَاتَيْنَا فَجَاءَ سَبِيٌّ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَحْرَيْنِ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ يَطْلُبُونَ وَيَسْأَلُونَ أَيَّاهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُعْطَاءً وَلَا يَسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ أَتَيْنَا نَطْلُبُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، جَاءَ نَاسِيٌّ فَطَلَبَهُ النَّاسُ وَلَكِنْ أَعْلَمُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ إِذَا آوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُولِي اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَفَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ وَأَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَّتِهِ أَنْتَ أَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ أَقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ فَانْصَرَفَتْ فَاطِمَةُ رَاضِيَةً بِذَلِكَ مِنَ الْجَارِيَةِ قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا تَرَكَتُهَا مِنْذُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: وَلَا لَيْلَةَ صَفِينَ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صَفِينَ. (أَبُو نَعِيمٍ فِي إِنْتِفَاءِ الْوَحْشَةِ)

✽✽✽ عوام بن حوشب کے بھائی طالب بن حوشب، جعفر بن محمد اپنے والد سے وہ علی بن حسن، حسین ابن علی اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہم الرضوان سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کہا اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر ایک خادم طلب کرو جو تمہیں چکی پیسنے اور تنویر گرم کرنے سے چھٹکارا دے۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر ایک خادم طلب کیا۔ فرمایا ایک قیدی لایا گیا تھا جو ہم نے دے دیا۔ بحرین کے



علاقے سے ایک قیدی لایا گیا تو لوگوں نے اسی کی طلب کی اور مسلسل اسی کا تقاضا کرنے لگے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو عطا کرنے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بھی مانگا جائے عطا فرماتے ہیں۔ اب کچھ بھی نہیں بچا تو ہمیں ہماری ضرورت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھینچ لائی۔ سیدہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیدی ہمارے پاس آئے تو لوگ مانگ لیتے ہیں ہاں میں تمہیں ایک خادم سے بہتر عمل بتا دیتا ہوں جب تم سونے لگو تو یوں پڑھ لیا کرو اے ساتوں آسمان کے رب عرش عظیم کے پروردگار ہمارے رب اور ہر شے کے رب تورات و انجیل و قرآن کے نازل کرنے والے گھٹی کو چھاڑ کر دانا نکالنے والے میں ہر شے کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتی ہوں جو تیری قدرت میں ہے تو نبی اول ہے جس سے قبل کچھ نہیں تو ہی آخر ہے جس کے بعد کچھ نہیں تو ہی ظاہر ہے تجھ سے زیادہ ظاہر کچھ نہیں ہمارا قرض ادا فرما اور ہمیں محتاجی سے بچا سیدہ رضی اللہ عنہا ایک خادم کی بجائے یہ کلمات خوشی سے لے کر لوٹ آئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سے یہ کلمات بتائے ہیں ہم نے انہیں حزر جاں بنالیا۔ پوچھا گیا کہ شب صفین کو بھی یہ کلمات فراموش نہیں کئے آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں شب صفین کو بھی مجھے یہ کلمات نہیں بھولے۔

۲۴۶ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا بْنَ عَمِّ شَقَّ عَلَيَّ الْعَمَلُ وَالرَّحَى فَكَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ لَهَا، نَعَمْ فَأَتَاهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ وَهُمَا نَائِمَانِ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ فَأَدْخَلَ رِجْلَهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ شَقَّ عَلَيَّ الْعَمَلُ فَإِنْ أَمَرْتُ لِي بِخَادِمٍ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ، قَالَ، أَفَلَا أَعْلَمُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ ذَلِكَ، تُسَبِّحِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَآحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْأَفْ فِي الْمِيزَانِ وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا﴾ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ. (طس)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے آپ سے شکایت کی کہ اے چچا زاد! اب میرے لئے گھر کا سارا کام کاج اور چکی پیسنا مشکل ہو گیا ہے لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کریں میں نے سیدہ سے کہا ٹھیک ہے دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کے پاس تشریف لائے دونوں ایک ہی لحاف کے اندر اپنی خواب گاہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاؤں مبارک دونوں کے درمیان لحاف میں داخل فرمائے تو سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اب گھر کا سارا کام کاج میرے لئے بہت مشکل ہے مال فنی میں سے ایک خادم تو ہمیں عطا فرمادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اس سے بہتر بات بتا



دوں۔ تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھا کرو زبان پر تو ایک سو بار ہے لیکن میزان پر ہزار کے برابر ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿جس نے ایک نیکی کی اس کے بدلے اسے دس گنا ثواب عطا کیا جاتا ہے﴾ حتیٰ کہ ایک لاکھ گنا تک۔

۲۲۷- عَنْ شَبِّثِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُدِّمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا فَقَالَ عَلِيٌّ لِفَاطِمَةَ ابْنَتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبَاكَ فَسَلِّهِ خَادِمًا تَتَّقِي بِهِ الْعَمَلَ فَاتَتْ حِينَ أُمِسْتُ، فَقَالَ لَهَا مَالِكُ يَا بَنِيَّةُ؟ قَالَتْ (لَا شَيْءَ) جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَلَيْكَ، وَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ تَسْأَلَهُ شَيْئًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قَالَ لَهَا عَلِيٌّ: مَا فَعَلْتِ؟ قَالَتْ: لَمْ أَسْأَلْهُ (شَيْئًا) وَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ، فَلَمَّا كَانَ الثَّانِيَةَ قَالَ لَهَا: ابْنَتِي أَبَاكَ فَسَلِّهِ لَنَا خَادِمًا تَتَّقِي بِهِ الْعَمَلَ فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ حَتَّى إِذَا جَاءَتْهُ قَالَ مَالِكُ يَا بَنِيَّةُ قَالَتْ: لَا شَيْءَ يَا أَبَتِ جِئْتُ أَنْظُرُ كَيْفَ أُمِسْتُ وَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ تَسْأَلَهُ شَيْئًا، حَتَّى إِذَا كَانَتِ (الثَّلَاثَةَ) قَالَ لَهَا أَمْسِي فَخَرَجَا جَمِيعًا حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: شَقَّ عَلَيْنَا الْعَمَلُ فَأَرَدْنَا أَنْ تُعْطَيْنَا خَادِمًا

نَتَّقِي بِهِ الْعَمَلَ. فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَذَلُّكُمْ عَلَى خَيْرٍ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، قَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: تُكَبِّرَانِ وَتُسَبِّحَانِ وَتَحْمَدَانِ مِائَةً حِينَ تُرِيدَانِ نَسَامَانَ فَتَبَيَّانِ عَلَى أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمِثْلَهَا حِينَ تُصْبِحَانِ فَتَقُومَانِ عَلَى أَلْفِ حَسَنَةٍ، قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا فَاتَتْنِي حِينَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَيْلَةً صَفِينٍ. فَإِنِّي نَسِيتُهَا حَتَّى ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ (فَقُلْتُهَا). (الْعَدَنِيُّ، وَابْنُ جَرِيرٍ، حَل)

حضرت شبث بن ربیع نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک قیدی پیش کیا گیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اپنے بابا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک خادم طلب کرنے کے لئے کہا تا کہ سیدہ کے لئے کام کاج کا بوجھ ہلکا ہو۔ شام کو سیدہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹیا! کیا بات ہے؟ سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کچھ نہیں بس سلام کرنے چلی آئی تھی۔ شرم کے سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ عرض نہ



کیا۔ واپسی پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سیدہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا بنا؟ سیدہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا شرم کی وجہ سے کچھ نہ عرض کر پائی۔ دوسری بار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سیدہ رضی اللہ عنہا سے پھر جا کر خادم طلب کرنے کا کہا تا کہ کام کاج کا بوجھ ہلکا ہو سیدہ رضی اللہ عنہا دوبارہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لاڈلی بیٹی سے آنے کی وجہ پوچھی تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کچھ نہیں بابا جان! بس دیکھنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شب و روز کیسے ہیں؟ شرم کی وجہ سے پھر کچھ عرض نہیں کیا تا آنکہ تیسری رات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سیدہ رضی اللہ عنہا سے کہا چلو اکٹھے چلتے ہیں، دونوں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! گھر کا کام کاج اب مشکل ہو گیا ہے سو ہماری خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ایک خادم عنایت فرمائیں تا کہ ہمیں آسانی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں سے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتا دوں جو سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سو بار تکبیر، تسبیح اور تحمید پڑھ لیا کرو جب سونے کا ارادہ کرو تمہیں رات گزارنے پر بھی ہزار گناہ ثواب اور صبح جب اٹھو تو ہزار گناہ ثواب ملے گا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ بتائے ہوئے کلمات کبھی نہیں بھولا۔ صرف شب صفین کو بھول گئے تو وہ بھی رات کے آخری حصے میں یاد آ گئے تھے تو میں نے پڑھ لئے تھے۔

۲۴۸- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ حَامِلًا فَكَانَتْ إِذَا خَبَزَتْ أَصَابَ حَرَقُ النَّوْرِ بَطْنَهَا فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا، فَقَالَ: لَا أُعْطِيكَ وَأَدْعُ أَهْلَ الصُّفَةِ تَطْوِي بَطُونَهُمْ مِنَ الْجُوعِ أَلَا أَذْلكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ إِذَا آوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ تُسَبِّحِينَ اللَّهَ (تَعَالَى) ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ -

(حل)

❦❦❦ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء امید سے تھیں، تنور میں روٹیاں پکاتے ہوئے بطن کو گرمی لگتی لہذا بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر سیدہ نے ایک خادم طلب کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صفہ والوں کو چھوڑ کر تمہیں نوکر کیسے دے دوں، جن کے پیٹ بھوک کی شدت سے پیٹھ سے چپک گئے ہیں، ہاں میں تمہیں اس سے بہتر بات بتائے دیتا ہوں، سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔



۲۴۹- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا مِنَ الْعَجَنِ وَالرَّحَى فَقُدِّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَبِيٌّ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَجَاءَ نَا بَعْدَهَا أَخَذَنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَتَقَدَّمُ فَقَالَ: مَكَانُكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِيهِ فَقَالَ: أَلَا أَدْلُكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ، تُسَبِّحُ بِهِ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُ بِهِ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَإِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ فِتْلِكَ مِائَةً. (ش)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیدہ فاطمہ الزہراء نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر درخواست گزاری کہ آٹا گوند ہننے اور چکی پیسنے کے سبب ہاتھ زخمی ہیں۔ پھر بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک قیدی لایا گیا تو سیدہ خادم طلب کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات نہ ہو سکی تو ساری بات عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتادی۔ ہم خواب گاہ میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، ہم اٹھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا فرمایا اور آ کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے حتیٰ کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خادم سے بہتر شے نہ بتاؤں، ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو اور رات کو بھی جب آرام کرنے لگو اس طرح یہ سو بار پورا ہو جائے گا۔

۲۵۰- عَنْ أَبِي لَيْلَى ثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَى فِي يَدِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَبِيٌّ فَأَنْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيئِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَجَاءَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذَنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلَى مَكَانِكُمْ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِيهِ فِي صَدْرِي، فَقَالَ: أَلَا أَعْلَمُكُمْ خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ. (حم، خ، م، د وابن جرير، ق، وأبو



عَوَانَةٌ، وَالطَّحَاوِيُّ حُب، حل)

❁❁ ابو یعلیٰ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ الزہراء کے ہاتھ چکی پیسنے کے سبب رنجی ہو گئے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک قیدی پیش کیا گیا تو سیدہ رضی اللہ عنہا حاضر بارگاہ ہوئیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات نہ ہو سکی، سیدہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سارا ماجرا کہہ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹے تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ فاطمہ الزہراء کی آمد کا بتایا۔ ہم خواب گاہ میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ ہم اٹھنے لگے تو ہمیں اپنی جگہ ٹھہرے رہنے کا فرمایا اور ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے حتیٰ کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہاری طلب سے سوانہ عطا کروں۔ جب سوئے لگو تو چونتیس بار اللہ اکبر تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھ لیا کرو ایسا کرنے کا اجر ایک خادم سے بہتر ہے۔

۲۵۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ رِجْلَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ فَاطِمَةَ فَعَلَّمَنَا مَا نَقُولُ إِذَا أَخَذْنَا مَصَاجِعَنَا فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ يَا عَلِيُّ إِذَا كُنْتُمَا بِمَنْزِلِكُمَا هَذِهِ فَسَبِّحَا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، قَالَ عَلِيٌّ: وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: كَانَ فِي نَفْسِهِ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَلَا كَيْلَةَ صَفِينٍ قَالَ: وَلَا كَيْلَةَ صَفِينٍ. (ابن مَنِيعٍ وَ عَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ، ن، ع، ك، حل)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے۔ سوتے وقت پڑھنے کے لئے کلمات ہمیں سکھانے لگے۔ فرمایا: اے فاطمہ و علی! سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تم اٹھا کے کہتے ہیں کہ میں نے پھر کبھی ناغہ نہیں کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا ایک مخالف آپ سے پوچھنے لگا کیا آپ نے شب صفین کو بھی ناغہ نہیں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں اس وقت بھی میں نے ناغہ نہیں کیا۔

(۲۵۱) الحُمَيْدِي، الْمُسْنَدُ ۱/۲۲، ۲۵، رَقْمُ حَدِيثٍ ۴۳.

احمد، الْمُسْنَدُ ۱/۸۰.

عبد ابن حُمَيْد، الْمُنْتَخَب، ص ۵۱، رَقْمُ حَدِيثٍ ۶۳.

النَّسَائِي، عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، ص ۳۷۴، رَقْمُ حَدِيثٍ ۸۱۵.

الْحَاكِم، الْمُسْتَدْرَكُ ۳/۱۵۱، ۱۵۲، رَقْمُ حَدِيثٍ ۴۷۲۲. نَزْهَةِ (۲۳۱) کی تخریج دیکھئے۔

۲۵۲- عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا زَوْجَهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَعَثَ مَعَهَا بِخَمِيلَةٍ وَوِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفٌ وَرَحَائِينَ وَسَقَاءٍ وَجَرَّتَيْنِ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِفَاطِمَةَ ذَاتَ يَوْمٍ: وَاللَّهِ! لَقَدْ سَنَوْتُ - حَتَّى اشْتَكَيْتُ صَدْرِي - قَدْ جَاءَ اللَّهُ أَبَاكَ بِسَبِيٍّ فَادْهَبِي فَاسْتَخْدِمِيهِ، فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ أَيُّ بَنِيَّةٍ؟ قَالَتْ: جِئْتُ لِأَسْأَلَنَّكَ عَلَيْكَ وَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ تَسْأَلَنِي وَرَجَعْتُ، فَقَالَ: مَا فَعَلْتِ؟ قَالَتْ: اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَنِي فَاتَّيَاهُ جَمِيعًا فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّى اشْتَكَيْتُ صَدْرِي، وَقَالَتْ فَاطِمَةُ: طَحَنْتُ حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ وَقَدْ جَاءَكَ اللَّهُ بِسَبِيٍّ وَسَعَةٍ فَادْهَبِي فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكُمْ وَأَدْعُ أَهْلَ الصُّفَةِ نَطْوِي بَطُونَهُمْ مِنَ الْجُوعِ لَا أَجِدُ مَا أَنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلَكِنِّي أَبِيعُهُمْ وَأَنْفِقُ عَلَيْهِمْ أَثْمًا نَهْمُ فَرَجَعْنَا فَاتَاهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ دَخَلَ فِي قَطِيفَتِهِمَا إِذَا عَطِيَا رَوُّهُمَا انْكَشَفَتْ أَقْدَامُهُمَا وَإِذَا غَطِيَا أَقْدَامُهُمَا انْكَشَفَتْ رَوُّهُمَا فَتَارًا فَقَالَ: مَكَانُكُمْ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَخْبِرُكُمْ مَا يَخِيرُ مِمَّا سَأَلْتُمَانِي؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: كَلِمَاتٌ عَلَّمْنِيهِنَّ جِبْرِيلُ، تُسَبِّحَانَ اللَّهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدَانِ اللَّهَ عَشْرًا وَإِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا تَرَكَتُهُنَّ مُذْ عَلَّمْنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْكَوَّاءِ وَلَا لَيْلَةَ صِفِينَ؟ قَالَ: فَاتَّكُمُ اللَّهُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ نَعَمْ، وَلَا لَيْلَةَ صِفِينَ. (الْحَمِيدِيُّ، ش، حم، عب، وَالْعَدَنِيُّ وَالشَّاشِيُّ، وَالْعَسْكَرِيُّ فِي الْمَوَاعِظِ: وَابْنُ جَرِيرٍ، ك، ض) وَرَوَى (ن ۵) - بَعْضُهُ -

❦❦ عطاء اپنے والد سائب سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کیا تو سیدہ رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خشک گھاس کا ایک تکیہ دو چکیاں ایک پیالہ اور دو مٹی کے گھڑے جہیز عطا فرمایا۔ ایک دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سیدہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگے خدا کی قسم میں بوڑھا ہو گیا ہوں میری چھاتی درد محسوس کرتی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ قیدی عطا فرمائے ہیں، جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادمہ ہی طلب کرو۔



آپ رضی اللہ عنہ جب تشریف لے گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا بٹیا! خیریت سے آنا ہوا؟ سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرنے چلی آئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ طلب کرنا مناسب نہ جانا اور واپس آ گئیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟ تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگنے میں شرم آتی ہے پھر دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں کمزور ہو گیا ہوں، سینہ بھی دکھتا ہے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آٹا گوند ہتے گوند ہتے میرے ہاتھوں میں گر ہیں پڑ گئی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کچھ قیدی عطا فرمائے ہیں اور مال و متاع عنایت کیا ہے، ہمیں ایک خادمہ عنایت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ اہل صفہ بھوک سے نڈھال ہیں لہذا انہیں بلایا ہے، انہیں دینے کو میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ بیچ کر ان کی قیمت ان اہل صفہ پر خرچ کروں۔ پھر ہم واپس آ گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کے پاس تشریف لائے۔ دونوں نے چادریں اوڑھی تھیں کہ سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگے ہوتے۔ دونوں نے اٹھنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی جگہ پر ہی رہو۔ پھر فرمایا، کیا میں تمہاری طلب سے سوا تمہیں عطا نہ کروں۔ دونوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ کلمات ہیں جو جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتائے ہیں کہ ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھنا اور جب تم بستر پر آرام کرنے لگو تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کلمات سیکھنے کے بعد کبھی ناغہ نہیں کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے ابن الکواء کہنے لگا شب صفین کو بھی ناغہ نہیں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے، میں نے شب صفین کو بھی ان کلمات کا ناغہ نہیں کیا۔

۲۵۳ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَقِيقٌ أَهْدَاهُ لَهُ بَعْضُ مُلُوكِ الْأَعَاجِمِ، فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ: ابْنِ أَبَاكَ فَاسْتَحْدِمِيهِ خَادِمًا فَأَتَتْ فَاطِمَةُ فَلَمْ تَجِدْهُ، وَكَانَ يَوْمُ عَائِشَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمْ تَجِدْهُ وَاخْتَلَفَتْ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَأْتِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، فَلَمَّا أَتَى أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ أَنَّ فَاطِمَةَ الَّتِي مَسَّتْهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَأَتَتْ فَاطِمَةَ فَقَالَ: مَا أَخْرَجَكَ مِنْ بَيْتِكَ، قَالَ: وَكَفَيْتُ أَغْمَزَهَا أَقُولُ اسْتَحْدِمِي أَبَاكَ فَأَدْنَتْ إِلَيْهِ يَدَهَا فَقَالَتْ: قَدْ مَجَلَّتْ يَدَايَ مِنَ الرَّحَى لِيَلْتِي جَمِيعًا أُدِيرُ الرَّحَى حَتَّى أَصْبَحَ، وَأَبُو الْحَسَنِ بِحِمْلٍ حَسَنًا وَحُسَيْنًا، قَالَ لَهَا: اصْبِرِي يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّ



خَيْرَ النِّسَاءِ الَّتِي نَفَعَتْ أَهْلَهَا، أَوْ لَا أَذْلُكُمْ عَلَى خَيْرٍ مِنَ الَّذِي تُرِيدَانِ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمْ فَكَبِّرَا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَاحْمَدَا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ثُمَّ اخْتَمَاهَا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنَ الَّذِي تُرِيدَانِ وَمِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

(ابن جریر وسموٰیہ)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک عجمی بادشاہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک غلام کا تحفہ بھیجا، میں نے سیدہ فاطمہ الزہراء سے کہا کہ جا کر اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے لئے ایک خادم تو طلب کر لو۔ سیدہ فاطمہ الزہراء حاضر بارگاہ ہوئیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اس دن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ تشریف لے گئیں لیکن ملاقات نہ ہو سکی حتیٰ کہ آپ اس دن مختلف اوقات میں چار بار حاضر بارگاہ ہوئیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرف ملاقات حاصل نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب واپس آئے تو نمازِ عشاء ادا فرمائی، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ الزہراء کی چار بار آمد کا تذکرہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا تم گھر سے باہر کیوں نکلی تھیں؟ میں نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ کہنا چاہا کہ اسے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خادم طلب کرنے بھیجا تھا کہ سیدہ نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کر کے دکھاتے ہوئے گویا ہوں کہ چکی پیسنے کے سبب میرے ہاتھ گرہ زد ہو گئے ہیں۔ رات کو چکی پیستی ہوں حتیٰ کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے اور ابوالحسن، حسین کو اٹھائے رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! صبر سے کام لو بلاشبہ بہتر بیوی تو وہی ہے جو اپنے اہل و عیال کو نفع پہنچائے۔ کیا میں تم دونوں کو تمہاری خواہش سے بہتر بات نہ بتا دوں؟ بستر پر جب آرام کرنے لگو تو تینتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور آخر میں لا الہ الا اللہ پڑھ لیا کرو تو ایسا کرنا تمہاری خواہش سے بہتر ہے حتیٰ کہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۲۵۴ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِفَاطِمَةَ: لَوْ أَتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتِهِ خَادِمًا فَإِنَّهُ قَدْ أَجْهَدَكَ الْعَمَلَ فَاتَتْهُ فَلَمْ تَوْافِقْهُ فَقَالَ: أَلَا أَذْلُكُمْ عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَانِي إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَيَّ فَرَأَيْتُكُمْ فَسَبَّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَالْفُ فِي الْمِيزَانِ - (ع، و ابن جریر)

❁❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہ الزہراء سے کہا، کیا اچھا ہو کہ تم بارگاہ



نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادم طلب کرو تا کہ وہ تم سے کام کا بوجھ ہلکا کرے۔ سیدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئیں لیکن بات نہ بنی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم دونوں جو مجھ سے طلب کرتے ہو اس سے بہتر شے تمہیں نہ بتا دوں؟ جب تم اپنے بستر پر آرام کرنے لگو تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ زبان پر یہ سو بار ہے لیکن میزان پر ایک ہزار کے برابر ہے۔

۲۵۵- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَتْمٍ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَتْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهَا إِلَيْهِ، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: إِنَّهَا جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَرُ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَّتْ بِالْقُرْبَةِ حَتَّى أَثَرُ فِي نَحْرِهَا وَكَانَتْ الْبَيْتَ حَتَّى أَغْبَرَتْ ثِيَابَهَا وَأَوْقَدَتْ الْقِدْرَ حَتَّى دَكَنْتِ ثِيَابَهَا وَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضَرْفَاتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَدِمٌ فَقُلْتُ: لَوْ أَتَيْتُ أَبَاكَ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَأَتَتْهُ فَأَجَدْتُ عِنْدَهُ حُدَانًا (فَاسْتَحَيْتُ) فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتِكَ فَسَكَتَ فَقُلْتُ أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَرَّتْ (عِنْدِي) بِالرَّحَى حَتَّى أَثَرُ فِي يَدِهَا وَحَمَلَتْ بِالْقُرْبَةِ حَتَّى أَثَرُ فِي نَحْرِهَا (وَكَسَحَتْ الْبَيْتَ حَتَّى أَغْبَرَتْ ثِيَابَهَا وَأَوْقَدَتْ الْقِدْرَ حَتَّى دَكَنْتِ ثِيَابَهَا) فَلَمَّا جَاءَكَ الْخَدِمُ أَمَرْتَهَا أَنْ تَأْتِيكَ فَتَسْتَحْدِمُكَ خَادِمًا يَقِيهَا حَرَمًا هِيَ فِيهِ قَالَ: اتَّقِي اللَّهَ يَا فَاطِمَةُ وَأَذِي فَرِيضَةَ رَبِّكَ وَاعْمَلِي عَمَلَ أَهْلِكَ، وَإِنْ أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ، فَهِيَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ، فَقَالَتْ: رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ وَعَنِ رَسُولِهِ وَلَمْ يُخْدِمْهَا (د، عم، والعسكري فِي الْمَوَاعِظُ، حل) قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُدَنِيِّ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَتْمٍ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ وَلَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هَذَا، وَقَالَ فِي الْمُغْنِيِّ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَتْمٍ لَا يَعْرِفُ.

❁ علی بن ابی حاتم کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اپنے اور سیدہ فاطمہ الزہراء کے بارے میں ایک بات نہ بتاؤں وہ فاطمہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھر والوں میں سب سے زیادہ پیاری تھیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سیدہ فاطمہ الزہراء کے ہاتھ چکی پیٹے پیٹے گرہ زدہ ہو گئے۔ پانی کی چھاگل اٹھانے کے سبب گلے میں نیل پڑ گئے۔ گھر کی صفائی کے سبب کپڑے میلے کچلے ہو گئے اور ہنڈیا پکانے

کی وجہ سے اس کا لباس سیاہ پڑ گیا اس لئے فاطمہ کے لئے یہ تکلیف کا باعث ہوا، بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کچھ غلام لائے گئے تو میں نے سیدہ سے کہا کہ اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادم لے لو۔ اس لئے آپ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور دیکھا کہ وہاں پہلے ہی لوگ باتیں کر رہے تھے، اس لئے سیدہ نے بات کرنا مناسب نہ سمجھا اور رلوٹ آئیں۔ دوسرے روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لا کر وجہِ حاضری پوچھی تو سیدہ چپ رہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ہاں یہ چکی پیستی ہیں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے۔ پانی کی چھال گل اٹھانے کے سبب گلے میں نشانات پڑ گئے۔ گھر کی صفائی کے سبب لباس خاک آلود ہو گیا ہے اور سالن پکانے کے سبب کپڑے سیاہ پڑ گئے۔ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کچھ خادم پیش کئے گئے تو میں نے سیدہ سے کہا کہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر ایک خادم طلب کریں جو گھر کے کام کاج کا بوجھ ہکا کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈرتی رہو! اور گھر کے کام کاج کرتی رہو اور جب بستر پر آرام کرنے لگو تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ اس طرح سو بار ہو جائے گا جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ پھر سیدہ نے عرض کیا جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی وہی میری مرضی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سیدہ کو خادم نہیں ملا۔ ابن مدینی کے بقول علی بن ابدغیر معروف راوی ہے۔ اس روایت کے علاوہ اس کا ذکر مجھے کہیں نہیں ملا اور معنی میں کہا کہ علی بن ابدغیر کی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت غیر معروف ہے۔

۲۵۶ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ: تُسَبِّحِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، وَتَقُولِينَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ

(۲۵۶) ابن ابی شیبہ، المصنف ۴۳/۶، ۴۴، رقم حدیث ۲۹۳۳۳۔ تبہجات کا ذکر نہیں۔

المسلم، الجامع الصحيح ۲/۲۰۹۲، رقم حدیث ۲۷۲۸۔

النسائي، السنن الكبرى ۴/۳۹۵، رقم حدیث ۷۶۶۹۔ تبہجات کا ذکر نہیں۔

الدولابي، الذرية الطاهرة، ص ۹۹، رقم حدیث ۱۸۲۔

البغوي، الشرح السنة ۵/۱۰۷، رقم حدیث ۱۳۲۱۔ نیز حدیث (۳۳) کی تخریج دیکھئے۔



قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ  
فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَقْضَىٰ عَنِّي الدِّينَ وَآغْنِيَنِ مِنَ الْفَقْرِ - (ابن جریر)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک خادم طلب کرنے حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خادم سے بہتر شے نہ بتاؤں۔ تینتیس بار سبحان اللہ چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھ لیا کرو اور یہ کلمات کہہ لیا کرو اے ہمارے پروردگار! سات آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک ہمارے اور ہر شے کے رب! تورات و انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے میں ہر چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں تو سب پر قبضہ قدرت رکھتا ہے اے پروردگار! تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں اور تو ہی باطن ہے تیرے سوا کچھ نہیں، میرا فرض ادا فرما اور مجھ سے محتاجی کو دور رکھ۔

### محفوظ نیند کے لئے وظیفہ

۲۵۷- عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا فَاطِمَةُ! إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُولِي: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَافِي، سُبْحَانَ اللَّهِ الْأَعْلَى، حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى، مَا شَاءَ اللَّهُ قَضَى، سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ دَعَا، لَيْسَ مِنَ اللَّهِ مَلَجًا وَلَا مِّنْ وَرَاءِ اللَّهِ مُلْتَجًا" تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ، مَا مِثْلُ دَابَةِ الْإِهْوَا أَخِذْ بِنَا صِيَّتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿﴾ ﴿﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الدُّنْيَا وَكَبْرُهُ تَكْبِيرًا ﴿﴾ قَالَتْ فَاطِمَةُ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُولُهَا عِنْدَ مَنَامِهِ ثُمَّ يَنَامُ وَسَطَ الشَّيْطَانِ وَالْهَوَامِ فَيَضُرُّهُ اللَّهُ - (الدَّيْلَمِيُّ)

❁❁ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ بتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! جب بستر پر آرام کرنے لگو تو یہ کلمات پڑھ لیا کرو، تمام تعریفیں اللہ کی اللہ پاک اور برتر ہے اللہ مجھے کفایت کرتا ہے جو چاہے فیصلہ کرے اللہ کو جو پکارے وہ اسے سنتا ہے اللہ کے سوا کوئی پناہ نہیں اور نہ کوئی اس کے علاوہ پناہ دے سکتا ہے میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے کوئی جاندار ایسا نہیں جو اس کے قبضے میں نہ ہو بلاشبہ میرا پروردگار سیدھی راہ پر ہے تمام تعریفیں اللہ کی جس کی کوئی اولاد نہیں اس کی حکومت میں کوئی شریک نہیں وہ کمزور نہیں کہ کوئی اس کا سہارا بنے اور اس کی

بڑائی کا حقد بیان کرو۔ سیدہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ سوتے وقت یہ کلمات کہے پھر اگر شیطانوں اور درندوں کے نرغے میں بھی سوجائے تو اللہ اسے نقصان سے محفوظ رکھتا ہے۔

### تقسیم رزق کا وقت

۲۵۸- عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ مُتَّصِبَةٌ فَحَرَكَني بِرِجْلِهِ وَقَالَ: يَا بَنِيَّ! قُومِي فَاشْهَدِي رِزْقَ رَبِّكَ وَلَا تَكُونِي مِنَ الْغَافِلِينَ فَإِنَّ اللَّهَ يُقْسِمُ أَرْزَاقَ النَّاسِ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ شَمْسٍ. (ابن النجّار)

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتی ہیں کہ میں سحری کے وقت سو رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قدم مبارک سے مجھے ہلا کر فرمانے لگے بٹیا! اٹھو اور اللہ کے رزق سے اپنا حصہ وصول کرو اور غفلت نہ کرنا بلاشبہ اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک لوگوں میں رزق تقسیم فرماتا ہے۔

### سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ اور چار تکبیرات

۲۵۹- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا. (ابن سعد)

ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کیں۔

۲۶۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ إِبْرَاهِيمَ، وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا. وَصَلَّى عَلَى السَّوْدَاءِ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا، وَصَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۲۵۸) حدیث (۴۸) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۵۹) ابن سعد، الطبقات ۲۹/۸۔

(۲۶۰) ابن عساکر ۳۵۸/۷۔ بسند ضعیف



وَالِہِ وَسَلَّم فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا، وَصَلَّى عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ أَرْبَعًا (کر) وَفِيهِ فَرَاتُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ (خ) مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، تَرْكُوهُ۔

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہیں اپنی زوجہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ میں بھی چار تکبیرات کہیں اور نجاشی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں بھی چار تکبیرات ہی کہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں بھی چار ہی تکبیرات کہیں اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ میں بھی چار تکبیریں کہیں تھیں۔

اس روایت میں ایک راوی فرات بن سائب ہے جس کے متعلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ منکر الحدیث ہے۔ محدثین نے اس سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے۔

وضاحت: سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھانے کے حوالے سے الفاظ و معانی کے معمولی تفاوت سے مختلف روایات ہیں جن میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کا نماز جنازہ پڑھانے کا ذکر ہے۔ لیکن صحیح مسلم ”کتاب الجہاد والسیر“ میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خود سیدہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اجازت نہیں دی، تعجب ہے کہ ”مسند سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا“ کے محقق فواز احمد زمری نے ابتدائے کتاب میں اور حدیث (۲۱۸) پر تحقیق کرتے ہوئے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ یہ اختلافی مسئلہ ہے، اور مسند شہاب وغیرہ کتب کا حوالہ دیا، لیکن صحیح مسلم کا ذکر تک نہیں کیا۔ مترجم

### کامل ایمان

۲۶۱- لَيْسَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صِفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ كُنْتَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَيَّ الْحَلِيمَ الْعَفِيفَ الْمُتَعَفِّفَ وَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ إِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْفَحْشَ مِنَ الْبَدَاءِ وَالْبَدَاءُ فِي النَّارِ۔ (طَبْعُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ)

❦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، وہ شخص کامل مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو، جس کا اللہ اور قیامت پر ایمان ہے وہ مہمان کی عزت کرے اور اپنے پڑوسی کو تنگ نہ کرے، جس کا اللہ اور قیامت پر ایمان ہے وہ اچھی بات ہی کرے ورنہ خاموش رہے بے شک اللہ با حیا، نرم خو، کم باز اور با کردار شخص کو پسند کرتا ہے اور بد زبان، بد اخلاق اور ضدی بھکاری کو ناپسند کرتا ہے بلاشبہ حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان دخولِ جنت کا سبب ہے، جبکہ بدکلامی، بد خلقی ہے اور بد خلقی جہنم میں ہے۔

### اعزاء و اقرباء کو نصیحت

۲۶۲ - يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ! يَا بِنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، سَأُلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ . (ت عن عائشة)

❦ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی ہے کہ اے صفیہ بنت عبدالمطلب، اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اے قبیلہ عبدالمطلب! بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے لئے خود کسی شے کا مالک نہیں، میرے مال و دولت میں سے تم جو کچھ چاہو لے لو۔

۲۶۳ - يَامَعْتَرُ قُرَيْشٍ! اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا بِنِي عَبْدِ مُنَافٍ! اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا . يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ! سَلِينِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتِ، لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا (ق، ن - عن أبي هريرة، م، عن عائشة)

❦ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی ہے کہ اے گروہ قریش! اللہ کو اپنی جانیں بیچ دو! اللہ کے ہاں میں خود تمہارا ذمہ دار نہیں، اے بنی عبد مناف! اللہ کو اپنے نفوس بیچ دو! اللہ کے ہاں میں خود تمہارا ذمہ دار نہیں، اے عباس بن عبدالمطلب! اللہ کے ہاں میں خود آپ کا ذمہ دار نہیں۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے ہاں خود تمہارا ذمہ دار نہیں۔ اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے مال سے جو چاہو لے لو! اللہ کے ہاں میں خود تمہارا ذمہ دار نہیں۔

(۲۶۲) حدیث (۳۶) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۶۳) حدیث (۳۶) کی تخریج دیکھئے۔



۲۶۴- يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! انْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا،  
يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، انْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا،  
يَا مَعْشَرَ بَنِي قُصَيٍّ! انْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، يَا  
مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، انْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، يَا  
فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ! انْقِذِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لِكَ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، إِنَّ لَكَ رَحْمًا  
وَسَأَبُلَهَا بَيْلًا لَهَا. (حم، ت. عن أَبِي هُرَيْرَةَ)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ قریش! خود کو  
آگ سے بچالو! کیونکہ میں اللہ کے ہاں خود تمہارے لئے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ اے گروہ بنی عبد مناف! اپنے آپ کو  
آگ سے بچالو! میں خود تمہارے لئے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں! اے گروہ بنی قصی! اپنے آپ کو آگ سے بچالو  
میں خود اللہ کے ہاں تمہارے لئے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں! اے گروہ بنی عبد المطلب! خود کو آگ سے بچالو بلاشبہ  
تمہارے لئے خود کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں! اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے آپ کو آگ سے بچائے رکھو بلاشبہ  
میں خود تمہارے لئے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں البتہ تجھ سے جو میرا عظیم تعلق ہے اسے نبھاؤں گا۔

۲۶۵- يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ! يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمَةُ رَسُولِ اللَّهِ! اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، سَلُونِي مِنْ  
مَالِي مَا شِئْتُمْ، وَاعْمَلُوا أَنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْمُتَّقُونَ، وَإِنْ تَكُونُوا أَنْتُمْ مَعَ قَرَابَتِكُمْ  
فَذَاكَ، لَا يَأْتِينِي النَّاسُ بِالْأَعْمَالِ وَتَأْتُونِي بِالدُّنْيَا تَحْمِلُونَهَا عَلَيَّ أَعْنَاقِكُمْ فَتَقُولُونَ: يَا  
مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ هَكَذَا، ثُمَّ تَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ هَكَذَا أَعْرِضْ بَوَجْهِ عَنكُمْ، فَتَقُولُونَ:  
يَا مُحَمَّدُ! أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، فَأَقُولُ: أَمَّا النَّسَبُ فَأَعْرِفُ، وَأَمَّا الْعَمَلُ فَلَا أَعْرِفُ، نَبَذْتُمْ  
الْكِتَابَ، فَارْجِعُوا فَلَا قَرَابَةَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ. (الْحَكِيمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بنی عبد مناف!  
اے بنی عبد المطلب! اے فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی صفیہ بنت

(۲۶۴) حدیث (۳۶) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۶۵) الحکیم ترمذی، نوادر الاصول، ص ۲۶۵۔ نیز حدیث (۳۶) کی تخریج دیکھئے۔

عبدالطلب! اللہ کو اپنی جانیں بیچ ڈالو اللہ کے ہاں میں تمہارا خود ذمہ دار نہیں میرے مال سے جو چاہو لے لو خیال رہے کہ قیامت کو میرے قریب ترین متقی ہوں گے کیا ہی اچھا ہو کہ تم وہاں قرابتداری کے ساتھ ساتھ متقی بن کر آؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اعمالِ صالحہ لائیں اور تم دنیا دار بن کر آؤ اور کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اور میں بھی یہی جواب دوں پھر تم کہو یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پھر میں یہی بات کہوں تم سے چہرہ پھیر لوں پھر تم کہو یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں فلاں بن فلاں ہوں تو میں جواب دوں کہ رشتہ داری مجھے معلوم ہے لیکن تم عملِ صالح سے عاری ہو تم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا اب یہاں سے پلٹ جاؤ میرے اور تمہارے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں۔

۲۶۶- يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ! اشْتَرِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا صَفِيَّةُ عَمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا عَائِشَةُ! اشْتَرِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، يَا عَائِشَةُ! لَا يَرْجِعُ عَنْكَ سَائِلٌ وَلَوْ بِظُلْفٍ مُحْرَقٍ. (ہب عن أبي هريرة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے آپ کو آگ سے محفوظ رکھنا کیونکہ میں خود اللہ کے ہاں تمہارے لئے کسی شے کا مالک نہیں اے صفیہ بنت عبدالطلب! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی صفیہ! اپنے آپ کو آگ سے بچانا کیونکہ میں خود اللہ کے ہاں تمہارے کسی شے کا مالک نہیں اے عائشہ! کھجور کی پھانک ہی دے کر خود کو آگ سے محفوظ رکھنا اے عائشہ! تیرا سائل خالی ہاتھ لوٹ نہ جائے خواہ اسے راکھ ہی دے دو۔

۲۶۷- يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ! اَعْمَلِي لِلَّهِ خَيْرًا، فَإِنِّي لَا أَغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَعْمَلْ لِلَّهِ خَيْرًا، فَإِنِّي لَا أَغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَا حَذِيفَةَ مَنْ شَهِدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ وَآمَنَ بِمَا جِئْتُ بِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ وَوَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ وَالِدَارَ الْآخِرَةَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ. وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ وَالِدَارَ الْآخِرَةَ، وَمَنْ حَجَّ بَيْتَ اللَّهِ يُرِيدُ اللَّهُ وَالِدَارَ الْآخِرَةَ حَتَّمَ اللَّهُ لَهُ بِهِ وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ وَوَجِبَتْ لَهُ



الْجَنَّةُ، (ن عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَذِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ: وَلَا نَعْلَمُ لِحَذِيفَةَ ابْنًا يُقَالُ لَهُ سِمَاكٌ إِلَّا فِي هَذَا الْإِسْنَادِ)

❁❁ سَمَاک بن حذیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ کی رضا کے لئے اعمالِ صالحہ جاری رکھنا، کیونکہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں میں خود تمہارے لئے کفایت نہیں کروں گا۔ اے عباس! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا! اللہ کی رضا کے لئے نیک عمل کرنا، بلاشبہ قیامت کے دن میں تمہارے لئے اللہ کے ہاں خود کفایت نہیں کروں گا۔ اے حذیفہ! جس نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان لایا تو اس پر اللہ نے دوزخ کو حرام کیا اور جنت واجب کر دی جس نے رضائے خدا کے لئے رمضان کا روزہ رکھا اور آخرت کی تیاری کی تو اللہ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دی اور جس نے رضائے خدا کے لئے آخرت کی تیاری کے لئے صدقہ کیا اور حج ادا کیا تو اس نے وہ قبول فرمایا اور اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دی اور جنت واجب کر دی۔

نسائی کہتے ہیں کہ اس روایت کے سوا ہمیں حذیفہ کے بیٹے سَمَاک کا کہیں پتہ نہیں چل سکا۔

۲۶۸- يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ! اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، مَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ! سَلِّبِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتَ، لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا. (خ، ن، م، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، م، عَنْ عَائِشَةَ)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ قریش! اللہ سے اپنی جانوں کا سودا کر لو۔ اللہ کے ہاں میں خود تمہارے لئے کفایت نہیں کروں گا۔ اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کا اللہ سے سودا کر لو اللہ کے ہاں میں خود تمہارے لئے کفایت نہیں کروں گا۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی صفیہ! اللہ کے ہاں میں خود تمہارے لئے کافی نہیں ہوں گا۔

وضاحت: مذکورہ روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اعزاء و اقارب اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو انذار و تنبیہ فرمائی اس سے یا تو تعلیم اُمت مقصود تھا یا انہیں عملِ صالح پر کاربند رہنے کی تلقین کرنا مقصود تھا۔ اس لئے فرمایا کہ محشر

(۲۶۸) النسائي، السنن ۴/۶، رقم حدیث ۳۶۳۶، ۳۶۳۷۔ نیز حدیث (۳۶) کی تخریج دیکھئے۔ مسند سیدہ فاطمہ الزہراء کے

محقق فواز احمد زمری نے لکھا کہ زیر بحث روایت سنن نسائی میں نہیں ملی اور اس کی بجائے مسند بزار کا حوالہ درست قرار دیا۔ مترجم

کے دن میں تمہارے کسی کام نہ آؤں گا تو اس سے مراد ہے اللہ کے اذن کے بغیر بذات خود کسی کے کام آنا اور نفع و نقصان کا مالک ہونا ہے وگرنہ بکثرت آیات قرآنیہ جن میں باذن اللہ شفاعت کرنے کا ذکر ہے ان کا انکار کرنا پڑے گا۔ نیز احادیث صحیحہ میں بھی مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باذن اللہ گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب فائدہ مند ہوگا۔ مترجم

### شادی کے لئے خوشبو اور کپڑوں کی خریداری

۲۶۹- اجْعَلُوا ثُلُثَيْنِ فِي الطِّيبِ وَثُلُثًا فِي الثِّيَابِ . (ابنُ سَعْدٍ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ الْيَشْكِرِيِّ) أَنَّ عَلِيًّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ فَبَاعَ بَعِيرًا لَهُ بِثَمَانَيْنِ وَأَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ .

✽✽ علواء بن احمد یشکری سے مروی ہے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ چار سو اسی درہم میں فروخت کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان میں سے تیس دینار کی خوشبو اور تیسرے حصے کے کپڑے خرید لو۔

### میاں بیوی کے فرائض

۲۷۰- قَضَى عَلَى ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ بِخِدْمَةِ الْبَيْتِ وَقَضَى عَلَى عَلِيٍّ بِمَكَانٍ خَارِجٍ مِنَ الْبَيْتِ مِنَ الْخِدْمَةِ . (حِلُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيبٍ) مُرْسَلًا .

✽✽ حمزہ بن حبیب مرسل روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو گھر کے فرائض تفویض فرمائے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو گھر سے باہر کے کاموں پر مامور فرمایا۔

### بچے کا صدقہ

۲۷۱- يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزَنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً . (ت، ك، عَنْ عَلِيٍّ)

(۲۶۹) ابن سعد، الطبقات ۲۲/۸۔ نیز حدیث (۲۰۳) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۷۰) ابن ابی شیبہ، المصنف ۱۰۱/۷، رقم حدیث ۳۴۵۰۸۔

ہناد ابن السری، الزہد ۳۸۶/۲، رقم حدیث ۷۵۰۔

ابو نعیم، الحلیۃ ۱۰۴/۶۔ بسند ضعیف



❀❀ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! اپنے نومولود کے سر کے بال منڈوا کر ان کے ہم وزن چاندی صدقہ کرو۔

## ماں کی شان

۲۷۲- اَلزَّم رَجُلَهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَقْدَامِهَا يَعْنِي الْوَالِدَةَ . (حم، ن عَنْ فَاطِمَةَ)  
❀❀ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ماں کی خدمت اپنے اوپر لازم کر لو کیوں کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

## علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما کو دعائے برکت

۲۷۳- اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِمَا وَبَارِكْ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لَهُمَا فِيْ نَسْلِهِمَا . قَالَهُ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ لَيْلَةَ الْبَنَاءِ . (ابنُ سَعْدٍ عَنْ بَرِيْدَةَ)

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما کو شب زفاف یہ دعائی اے پروردگار! ان دونوں میں ان دونوں پر اور ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔

(۲۷۱) الترمذی، السنن ۸۳/۴، رقم حدیث ۱۵۱۹۔

الدولابی، الذریۃ الطاہرۃ، ص ۶۹، رقم حدیث ۱۰۳۔

الحاکم، المستدرک ۴/۲۳۷، رقم حدیث ۷۵۸۹۔

البیہقی، السنن ۳۰۴/۹۔ حسن بسبب تعدد طرق

(۲۷۲) ابن ابی شیبہ، المصنف ۵۱۸/۶، رقم حدیث ۳۳۴۶۰۔

احمد، المسند ۳/۴۲۹۔

ابن ماجہ، السنن ۹۲۹/۲، رقم حدیث ۲۷۸۱۔

النسائی، السنن ۱۱/۶، رقم حدیث ۳۱۰۳۔

الحاکم، المستدرک ۲/۱۰۴، رقم حدیث ۲۵۰۲۔

ایضاً، ۱۵۱/۴، رقم حدیث ۷۲۳۸۔

(۲۷۳) حدیث (۲۰۵) کی تخریج دیکھئے۔

## عقیقہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

۲۷۴- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُسَيْنِ بِشَاةٍ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِينَةِ شَعْرِهِ فَضَةً فَوَزَنَاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضُ دِرْهَمٍ . (ت وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيبٌ ك، ق)

❦ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین رضی اللہ عنہ کے عقیقہ میں بکری دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! حسین کا سر مونڈھ کر بالوں کے ہم وزن چاندی صدقہ کرو پھر جب دونوں نے وزن کیا تو ایک درہم کے کچھ حصے کے برابر وزن ہوا۔

۲۷۵- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَاطِمَةَ وَقَالَ: زِينِي شَعْرَ الْحُسَيْنِ وَتَصَدَّقِي بِوَزْنِهِ فَضَةً وَأَعْطِي الْقَائِلَةَ رَجُلَ الْعَقِيقَةِ . (کر، ق)

❦ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا حسین کے بالوں کا وزن کرو اور ان کے ہم وزن چاندی صدقہ کرو اور عقیقہ کے جانور کے پائے دایا کو دے دو۔  
وضاحت: مذکورہ بالا روایت میں لفظ ”القائلة“ غلط ہے، سنن کبریٰ بیہقی وغیرہ کتب میں درست لفظ ”القابلة“ بمعنی دایا ہے۔ مترجم

## دانش سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

۲۷۶- عَنْ الْحَسَنِ الْبَصَرِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا لِذَلِكَ جَوَابٌ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى فَاطِمَةَ قُلْتُ: يَا بِنْتُ مُحَمَّدٍ! إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَأَلَنَا عَنْ مَسْئَلَةٍ فَلَمْ نَدْرِ كَيْفَ نُجِيبُهُ، فَقَالَتْ: وَعَنْ أَيِّ شَيْءٍ سَأَلَكُمْ؟ فَقُلْتُ قَالَ أَيُّ شَيْءٍ

(۲۷۴) حدیث (۲۷۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۷۵) حدیث (۲۷۱) کی تخریج دیکھئے۔

(۲۷۶) البزار، المسند ۳/۲۳۵، ۲۳۶، رقم حدیث ۲۶۵۳۔ باختلاف المتن

ابو نعیم، الحلیۃ ۲/۴۰، ۴۱۔



خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ؟ قَالَتْ: فَمَا تَدْرُونَ مَا الْجَوَابُ؟ قُلْتُ: لَهَا لَا فَقَالَتْ: لَيْسَ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ مِنْ أَنْ لَا تَرَى رَجُلًا وَلَا يَرَاهَا، فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ سَأَلْتَنَا عَنْ مَسْئَلَةٍ فَلَمْ نُجِبْكَ فِيهَا، لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ شَيْءٌ خَيْرٌ مِنْ أَنْ لَا تَرَى رَجُلًا وَلَا يَرَاهَا، قَالَ: وَمَنْ قَالَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: فَاطِمَةُ، قَالَ: صَدَقَتْ، إِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي (قط في الأفراد) وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ حَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو بِلَالٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ -

✽✽ حضرت حسن بصری حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا: عورت کے لئے کیا شے بہتر ہے؟ ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا، میں نے واپس آ کر فاطمہ سے کہا اے بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسا سوال کیا ہے جس کا جواب ہم سے نہیں بن پڑا۔ سیدہ نے پوچھا کیا سوال ہے؟ میں نے جواب دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پوچھا کہ عورت کے لئے کون سی شے بہتر ہے؟ کہنے لگیں آپ سے اس کا جواب بھی نہیں بن پڑا؟ میں نے کہا نہیں تو سیدہ نے کہا عورت کے لئے اس سے بہتر شے کوئی نہیں کہ وہ کسی نامحرم کو دیکھے نہ کوئی نامحرم اسے دیکھے۔ شام کو جب ہم بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے ہم سے ایک سوال کیا تھا جس کا جواب ہم سے نہیں بن پڑا تھا۔ اس کا جواب ہے عورت کے لئے سب سے بہتر ہے کہ وہ کسی نامحرم کو دیکھے نہ کوئی نامحرم اسے دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کس نے بتایا ہے؟ میں نے عرض کیا سیدہ فاطمہ الزہراء نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ نے سچ کہا ہے وہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

امام دارقطنی نے کہا کہ حسن بصری کی یہ روایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ اس روایت میں قیس بن ربیع سے ابو بلال اشعری کا تفرّد ہے۔

۲۷۷ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ؟ فَسَكْتُوْا قَالَ: فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ لِفَاطِمَةَ: أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلنِّسَاءِ؟ قَالَتْ: لَا يُرَبِّنَ الرِّجَالَ وَلَا يَرَوْنَهُنَّ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي (الْبَزَّارُ، حَل) وَضَعَفَ -

❦❦ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر خدمت تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا عورت کے لئے کیا شے بہتر ہے؟ تو سب خاموش ہو گئے۔ میں نے واپس آ کر فاطمہ الزہراء سے پوچھا کہ عورت کے لئے کیا شے بہتر ہے؟ سیدہ نے جواب دیا کہ وہ کسی نامحرم کو دیکھیں نہ نامحرم انہیں دیکھیں۔ بعد ازاں میں نے یہ بات بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک سیدہ فاطمہ الزہراء میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔  
ابونعیم نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا۔

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لئے جہاںِ روارِ پٹی

۲۷۸- إِنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِيراً مِنْ نِطَاقِهَا - (حم)

❦❦ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو جہاںِ روارِ پٹی عنایت فرمائی۔

بدبختوں کا انجام

۲۷۹- عَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَتْ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ فِي الْحِجْرِ فَقَالُوا إِذَا مَرَّ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِمْ

(۲۷۸) احمد، المسند ۶/۲۹۹۔

الترمذي، السنن ۳/۲۲۳، رقم حدیث ۱۷۳۲۔

ابو یعلیٰ، المسند ۱۲/۳۱۷، رقم حدیث ۶۸۹۲۔

الطبرانی، المعجم الكبير ۲۳/۳۶۹، رقم حدیث ۸۷۱۔ بسند ضعیف

(۲۷۹) احمد، المسند ۱/۳۰۳، ۳۶۸۔

ابن حبان، الجامع الصحيح ۱۳/۴۳۰، رقم حدیث ۶۵۰۲۔

الحاکم، المستدرک ۳/۱۵۷، رقم حدیث ۴۷۴۲۔

ابو نعیم، الدلائل ۱/۶۰، ۶۱۔

البیہقی، الدلائل ۶/۲۴۰۔



صَرَبَهُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا ضَرْبَةً فَسَمِعَتْهُ فَدَخَلَتْ عَلَى أَبِيهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا بَنِيَّ  
 أَسْكِنِي ثُمَّ خَرَجَ فَدَخَلَ عَلَيْهِمُ الْمَسْجِدَ فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ ثُمَّ نَكَسُوا فَأَخَذَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ  
 فَرَمَى بِهَا نَحْوَهُمْ ثُمَّ قَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوهُ، فَمَا أَصَابَ رَجُلًا مِنْهُمْ إِلَّا قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرًا .  
 (دَلَالُ النَّبَوَّةِ)

❁❁ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں کہ کچھ مشرکین قریش گھات لگا کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ  
 جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہاں سے گزر ہو تو ہم میں سے ہر ایک اسے ایک ضرب لگائے۔ میں نے ان کی یہ بات سن لی اور  
 فوراً بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹیا! تم  
 خاموش رہنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف مسجد تشریف لے گئے۔ انہوں نے سراٹھائے پھر نیچے کر لئے تو آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی بھر خاک اٹھا کر ان کی طرف پھینکی اور فرمایا یہ چہرے بگڑ گئے ان میں سے جس جس کو خاک کے وہ  
 ذرے لگے غزوہ بدر میں اس کی موت کفر پر ہی ہوئی۔

### گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہلاکت

۲۸۰ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ

مِنْ قُرَيْشٍ وَثَمَ سَلَا بَعِيرٍ فَقَالُوا  
 مَنْ يَأْخُذُ سَلَا هَذَا الْجَزُورِ أَوْ الْبَعِيرِ فَيَقْدِفُهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَجَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَقَدَفَهُ عَلَى  
 ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ

(۲۸۰) احمد، المسند ۱/۳۹۳: ۴۱۷ .

البخاري، الجامع الصحيح ۱/۳۲۹، رقم حدیث ۴۲۰ .

ایضاً، ۱/۵۹۳، رقم حدیث ۵۲۰ .

ایضاً، ۱۰۶/۶، رقم حدیث ۲۹۳۳ .

ایضاً، ۲۸۳/۶، ۲۸۴، رقم حدیث ۳۱۸۵ .

ایضاً، ۱۶۵/۷، رقم حدیث ۳۸۵۴ .

ایضاً، ۲۹۳/۷، رقم حدیث ۳۹۶۰ .

المسلم، الجامع الصحيح ۳/۱۳۱۸، رقم حدیث ۱۷۹۳ .

السنن، السنن ۲/۱۶۱، ۱۶۲، رقم حدیث ۳۰۷ .

ایضاً، السنن الکبریٰ ۵/۲۰۳، رقم حدیث ۸۶۶۸ .

وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ إِلَّا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ : االلَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَمِنْ قُرَيْشٍ االلَّهُمَّ عَلَيْكَ أَبَا جَهْلٍ بَنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بَنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بَنَ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بَنَ أَبِي مُعِيْطٍ وَأُمَيَّةَ بَنَ خَلْفٍ أَوْ أَبِي بَنَ خَلْفٍ شَكَّ شُعْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ وَالْقَوَا فِي الْقَلْبِ أَوْ قَالَ فِي بَنِي غَيْرَ أَنَّ أَبِي بَنَ خَلْفٍ أَوْ أُمَيَّةَ بَنَ خَلْفٍ كَانَ رَجُلًا بَادِنًا فَتُقَطَّعَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ بِهِ الْبُئْرُ . (دَلَالِلُ النُّبُوَّةِ)

❦❦ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہمارے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جدے کی حالت میں تھے قریش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد تھے قریب ہی اونٹ کی نجاست آلود اوجھڑی پڑی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ اوجھڑی کون اٹھا کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ پر پھینکے گا؟ تو عقبہ بن ابی معیط نے وہ اوجھڑی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ مبارک پر پھینکی۔ اس کے بوجھ تلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جدے سے اٹھ نہیں پار رہے تھے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور وہ اوجھڑی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ سے اتار دی اور جس نے ایسا کیا تھا اسے بددعا دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی روز ان کے لئے دعائے ضرر کرتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پروردگار! قریش کا یہ گروہ اب تیرے ذمہ ہے پروردگار! ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف یا ابی بن خلف (راوی کو شک ہے) سے اب تو خود مٹ لے یہ تیرے ذمہ ہیں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خود ان کی لاشیں بدر کے ایک گڑھے میں پڑی دیکھیں، البتہ ابی بن خلف یا امیہ بن خلف کا بدن مونا تھا وہ تو گڑھے میں گرنے سے قبل ہی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔

### شبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۸۱- عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ تَنْقُرُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَتَقُولُ : يَا أَبِي شَبِيبَةَ النَّبِيِّ

ایضاً، ۲۰۳/۵، رقم حدیث ۸۶۶۹ .

ابو یعلیٰ، المسند ۲۱۱/۹، رقم حدیث ۵۳۱۲ .

الیزار، المسند ۱۲۶/۳، ۱۲۸، رقم حدیث ۲۳۹۸، ۲۳۹۹ .

ابن حبان، الجامع الصحیح ۵۳۰/۱۳، رقم حدیث ۲۳۹۸، ۲۳۹۹ .

البیہقی، السنن ۷/۹، ۸ .

ایضاً، الدلائل ۲۷۸/۴، ۲۷۹، ۲۸۰ .

ایضاً، ۸۳، ۸۴/۳ .



لَيْسَ شَبِيهَاً بَعْلِيَّ - (حم)

❁❁ ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حسن کو اچھا لیتے ہوئے فرما رہی تھیں کہ مجھے اپنے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم! یہی کی نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ ہے۔

### اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۸۲- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَلَدَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَرْبَعَ نِسْوَةٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ، وَالْقَاسِمُ، وَلَدَتْ لَهُ الْقُبَيْطَةُ إِبْرَاهِيمَ وَكَانَتْ زَيْنَبُ كُبْرَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ أَصْفَرَهُنَّ وَأَحَبَّهُنَّ إِلَيْهِ، وَكَانَ تَرَكَهَا عِنْدَ أُمِّ هَانِيٍّ وَنَكَحَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فِي الْإِسْلَامِ وَنَكَحَتْ زَيْنَبُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ - (عب)

❁❁ ابن جریج راوی ہیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صاحبزادیاں اور دو بیٹے حضرت عبداللہ اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے اور حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور سب سے چھوٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ لاڈلی تھیں۔

(۲۸۱) احمد، المسند ۱۹۹/۳۔

ایضاً، ۳۰۷/۳۔

ایضاً، ۲۸۳/۶۔

البخاری، الجامع الصحيح ۵۶۳/۶، رقم حدیث ۳۵۳۲۔

ایضاً، ۹۵/۷، رقم حدیث ۳۷۵۰۔

الترمذی، السنن ۲۵۹/۵، رقم حدیث ۳۷۷۷، ۳۷۷۸، ۳۷۷۹۔

النسائی، السنن الکبریٰ ۴۸/۵، رقم حدیث ۸۱۶۱۔

ایضاً، ۴۹/۵، رقم حدیث ۸۱۶۲۔

الدولابی، الذریۃ الطاهرة، ص ۷۰، رقم حدیث ۱۰۷ =

الحاکم، المستدرک ۱۶۸/۳، رقم حدیث ۳۷۸۳۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ۱۷۶/۱۳۔

ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق ابن عساکر ۱۱۷/۶۔

(۲۸۲) عبدالرزاق، المصنف ۳۹۳۷، رقم حدیث ۱۳۰۱۱۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے ہاں چھوڑ رکھا تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کی شادیاں اسلام میں ہوئیں جبکہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح دور جاہلیت یعنی قبل از اسلام ہوا تھا۔

وضاحت: مذکورہ روایت سے علمائے اہل سنت کے موقف کی تائید ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں۔ مترجم

### سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رونا اور مسکرا نا

۲۸۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ تَمْشِي كَأَنَّ مَشْيَهَا مِشْيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَحِبًا بِابْنَتِي ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ أَنَّهُ أَسَرَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا اسْتَخَصَّنِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَبَكَّيْنِ ثُمَّ أَنَّهُ أَسَرَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرِحًا أَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَتْ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لَأَفْشِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ إِنَّهُ أَسَرَ إِلَيَّ فَقَالَ إِنَّ جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً إِنَّهُ عَارِضُنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لِحُوقَابِي وَنَعَمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ فَبَكَيْتُ لِذَلِكَ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ . (حم)

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ آپ کے چلنے کا انداز بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی کو خوش آمدید کہا اور دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔ ان سے سرگوشی میں کچھ فرمایا تو وہ رو پڑیں۔ میں نے انہیں کہا کہ صرف آپ کو ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راز کی بات بتائی ہے پھر بھی آپ زور ہی ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ رضی اللہ عنہا سے سرگوشی میں کچھ فرمایا تو وہ مسکرا دیں۔ میں نے کہا پہلے تو اس طرح میں نے خوشی اور غم اکٹھے نہیں دیکھے۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرگوشی کے متعلق سیدہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو کہنے لگیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راز افشا نہیں کروں گی۔ وصال نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جب میں نے اس سرگوشی کے متعلق پوچھا تو سیدہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



وسلم نے سرگوشی میں مجھے فرمایا تھا کہ ہر سال جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مرتبہ قرآن سناتے ہیں جبکہ اس برس دوبار سنایا تو لگتا ہے کہ وصال کا وقت قریب ہے اور میرے خاندان میں میرے بعد سب سے پہلے تو مجھے آکر ملے گی اور یہ بھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے تشریف لے جانے والے اچھے سلف ہیں یہ سن کر میں رو پڑی تھی دوسری بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ کیا تو اس امت کی یاموں عورتوں کی سردار ہونے پر خوش نہیں؟ تو یہ سن کر میں مسکرا دی تھی۔

وضاحت: مذکورہ روایت سے سیدہ رضی اللہ عنہا کا فطرتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہونا، علم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راز کی حفاظت اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بصیرت وغیرہ ایسے ایمان افروز نکات اخذ کئے جاسکتے ہیں۔ مترجم

### اہانت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انجام

۲۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُورٌ فِي نَاحِيَةِ مَكَّةَ، فَبَعَثُوا فَجَاؤُوا مِنْ سَلَاكُمَا فَطَرِحُوهُ بَيْنَ كَتِفَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَطَرِحَتْهُ عَنْهُ، قَالَ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَكَانَ يَسْتَحُثُّ ثَلَاثًا قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا يَا بَابِي جَهْلُ بْنُ هِشَامٍ وَبِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَبِشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَبِالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَبِأُمِّيَّةَ بْنِ خَلْفٍ وَبِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلْبِ بَدْرٍ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ نَسِيتُ السَّابِعَ. (دَلَالَةُ النُّبُوَّةِ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ اللہ کے سائے میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ ابو جہل اور قریشیوں نے کہا، مکہ کے اس طرف اونٹ ذبح کئے گئے ہیں جا کر ان کی اوجھڑی لے آؤ۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر پھینک دی۔ ایسے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ اوجھڑی دور ہٹائی۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار ان کے لئے دعائے ضرر فرمائی کہ پروردگار! قریش سے بٹنا اب تیرے ذمہ ہے ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے تو خود بٹ لے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بے شک میں نے خود ان سب کو بدر کے ایک گڑھے میں پڑا ہوا دیکھا۔ ابواسحاق کہتے ہیں کہ ساتواں شخص مجھے بھول گیا۔

اختتام ۱۵ دسمبر ۲۰۰۶ء بوقت شب

## ﴿ فهرست مصادر ومراجع ﴾

- ☆ الاستيعاب في أسماء الاصحاح لابن عبد البر، دار لكتاب العربي بيروت .
- ☆ الاموال، للقاسم بن سلام، تحقيق محمد خليل هراس، الطبعة الاولى ١٣٠٦ هـ، دار الكتب العلمية بيروت .
- ☆ الأمالي للمحاملي، تحقيق ابراهيم القيسي، الطبعة الاولى ١٣١٢ هـ، المكتبة الاسلامية عمان، و دار ابن القيم الدمام .
- ☆ الايمان، لابن مندة، تحقيق علي الفقيهي، الطبعة الثانية ١٣٠٦ هـ، مؤسسة الرسالة بيروت .
- ☆ تاريخ مدينة السلام، للخطيب بغدادي، دار الكتاب العربي بيروت .
- ☆ التاريخ الكبير، للبخاري، دار الكتب العلمية بيروت .
- ☆ تاريخ مدينة دمشق، لابن عساكر، تحقيق محب الدين ابي سعيد و عمر بن غرامة العمروي، دار الفكر، بيروت، ١٣١٥ هـ
- ☆ تذكرة الحفاظ، للذهبي، دار احياء التراث العربي، بيروت .
- ☆ تنزيه الشريعة المرفوعة عن الاخبار الشنيعة الموضوعة، لابن عراق، تحقيق عبد الوهاب عبد اللطيف، و عبد الله الصديق، الطبعة الثانية ١٣٠١ هـ، دار الكتب العلمية بيروت .
- ☆ تهذيب تاريخ دمشق الكبير، لابن عساكر تهذيب عبد القادر يدران، الطبعة الثانية ١٣٩٩ هـ، دار المسيرة بيروت .
- ☆ الحلية الاولياء و طبقات الاصفياء، لابي نعيم، مكتبة خانجي القاهرة و دار الفكر بيروت .
- ☆ خصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب، للنسائي، تحقيق ابو اسحاق الحويني، الطبعة الاولى ١٣٠٤ هـ، دار الكتاب العربي، بيروت .
- ☆ دلائل النبوة، لاسماعيل الاصبهاني، طبعة الرياض .
- ☆ دلائل النبوة، للبيهقي، تحقيق عبد المعطي قلعجي، الطبعة الاولى ١٣٠٥ هـ، دار الكتب العلمية بيروت .
- ☆ دلائل النبوة، لابي نعيم اصبهاني، عالم الكتب، بيروت .
- ☆ الدررية الطاهرة النبوية، للدولابي، تحقيق سعد المبارك الحسن، الطبعة الاولى ١٣٠٤ هـ، الدار السلفية الكويت .
- ☆ الزهد، لهناد بن السري، تحقيق عبد الرحمن الفيرواني، الطبعة الاولى ١٣٠٦ هـ، دار الخلفاء الكويت .
- ☆ السنة، لابن ابي عاصم، تحقيق الشيخ محمد ناصر الدين الباني، الطبعة الثانية ١٣٠٥ هـ، المكتب الاسلامي، بيروت .
- ☆ السنن، للبيهقي، دار المعرفة، بيروت .
- ☆ السنن، للترمذي، تحقيق احمد شاكر، دار احياء التراث العربي، بيروت .
- ☆ السنن، للدارمي، تحقيق فواز احمد زمرلي، و خالد العلمي، الطبعة الاولى ١٣٠٤ هـ، دار الكتاب العربي، بيروت .
- ☆ السنن، لابي داود سجستاني، تحقيق محي الدين عبد الحميد، دار احياء السنة النبوية، مصر .
- ☆ السنن، لسعيد بن منصور، تحقيق حبيب الرحمن اعظمي، الطبعة الاولى ١٣٠٥ هـ، دار الكتب العلمية، بيروت .
- ☆ السنن، لابن ماجة القزويني، تحقيق فواز احمد زمرلي، الطبعة الاولى ١٣١٣ هـ، الكتاب العربي، بيروت .



- ☆ أيضاً، تحقيق محمد فواد عبد الباقي، دار احياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي .
- ☆ السنن الكبرى، للنسائي، تحقيق عبدالغفار البنداري و سيد حسند، الطبعة الاولى ١٣١١ هـ، دار الكتب العلمية، بيروت .
- ☆ السنن الصغير (المجتبى)، للنسائي، دار الكتاب العربي، بيروت .
- ☆ سير اعلام النبلاء، للذهبي، تحقيق جماعة، مؤسسة الرسالة، بيروت .
- ☆ شرح السنة، للفيوي، تحقيق شعيب الأرنؤوط و زهير الشاوش، الطبعة الثانية ١٣٠٣ هـ، المكتب الاسلامي، بيروت .
- ☆ شرح مشكل الآثار، لابي جعفر الطحاوي، عالم الكتب، بيروت .
- ☆ شرح معاني الآثار، لابي جعفر الطحاوي، تحقيق محمد زهري النجار، الطبعة الاولى ١٣٩٩ هـ، دار الكتب العلمية، بيروت .
- ☆ شعب الايمان، للبيهقي، تحقيق محمد السعيد زغلول، الطبعة الاولى ١٣١٠ هـ، دار الكتب العلمية، بيروت .
- ☆ الشرائع النبوية، للترمذي، تحقيق فواز احمد زمري، الطبعة الاولى ١٣١٣ هـ، دار الكتاب العربي، بيروت .
- ☆ الجامع الصحيح، للبخاري، بشرح فتح الباري، ابن حجر عسقلاني، نشر جامعة الامام محمد بن سعود الاسلامية و طبعة دار الريان، مصر .
- ☆ أيضاً، الجامع الصحيح، للبخاري، تحقيق محمد زهير بن ناصر الناصر، الطبعة الاولى ١٣٢٢ هـ، دار طوق النجاة .
- ☆ الجامع الصحيح، للخزيمة، تحقيق محمد مصطفى الاعظمي، الطبعة الثانية ١٣١٢ هـ، المكتب الاسلامي، بيروت .
- ☆ الجامع الصحيح، للمسلم القشيري، تحقيق عبد الباقي، نشر ادارات البحوث العلمية، الرياض، و دار الكتب العلمية، بيروت .
- ☆ الجامع الصحيح، للمسلم القشيري، تحقيق محمد فواد عبد الباقي، دار احياء التراث العربي، بيروت .
- ☆ الضعفاء الكبير، للعقيلي، تحقيق عبد المعطي قلنجي، الطبعة الاولى ١٣٠٣ هـ، دار الكتب العلمية، بيروت .
- ☆ الطبقات الكبرى، لابن سعد، دار صادر، بيروت .
- ☆ كتاب العلل، للدارقطني، تحقيق محفوظ السلف، الطبعة الاولى ١٣٠٥ هـ، دار طبية رياض .
- ☆ عمل اليوم والليلة، لابن السني، تحقيق سالم السلفي، الطبعة الاولى ١٣٠٨ هـ، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت .
- ☆ عمل اليوم والليلة، للنسائي، تحقيق فاروق حمادة، الطبعة الثانية ١٣٠٦ هـ، مؤسسة الرسالة، بيروت .
- ☆ كتاب الفتن، لنعيم بن حماد، تحقيق سمير الزهيري، الطبعة الاولى ١٣١٢ هـ، مكتبة التوحيد، القاهرة .
- ☆ المسند الفردوس، للدليلمي، تحقيق فواز احمد زمري و محمد البغدادي، الطبعة الاولى ١٣٠٤ هـ، دار الكتاب العربي، بيروت .
- ☆ أيضاً، الطبعة الاولى ١٣٠٦ هـ، دار الكتب العلمية، بيروت .
- ☆ فضائل الصحابة، لامام احمد، تحقيق وصي الله عباس، الطبعة الاولى ١٣٠٣ هـ، مؤسسة الرسالة بيروت .
- ☆ قصص الانبياء، لابن كثير، دار الجيل، بيروت .
- ☆ الكامل، لابن عدي، تحقيق سهيل زكار و يحيى غزاوي، الطبعة الثالثة ١٣٠٩ هـ، دار الفكر بيروت .
- ☆ كنز العمال في سنن الاقوال والافعال، لعلي متقي هندي، تحقيق الشيخ بكرى حياني و الشيخ صفوة السقا، الطبعة الخامسة ١٣٠٥ هـ، مؤسسة الرسالة، بيروت .
- ☆ اللآلئ المصنوعة في الاحاديث الموضوعة، للسيوطي، دار المعرفة بيروت .



- ☆ لسان الميزان، لابن حجر، منشورات مؤسسة الاعلمي، بيروت .
- ☆ مجمع الزوائد، للهيتمي، دار الكتاب العربي، بيروت .
- ☆ ايضاً، تحقيق محمد عبدالقادر احمد عطا، الطبعة الاولى ١٣٢٢ هـ، دار الكتب العلمية، بيروت .
- ☆ المحلي، لابن حزم، دار الكتب العلمية بيروت .
- ☆ مختصر تاريخ دمشق، لابن منظور، تحقيق جماعة، الطبعة الاولى ١٣٠٨ هـ، دار الفكر بيروت .
- ☆ المستدرک على الصحيحين، للحاكم، دار الكتاب العربي، بيروت .
- ☆ ايضاً، تحقيق مصطفى عبدالقادر عطا، الطبعة الاولى ١٣١١ هـ، دار الكتب العلمية، بيروت .
- ☆ المسند، لامام احمد، دار الفكر، بيروت .
- ☆ ايضاً، تحقيق محمد عبدالقادر عطا، الطبعة الاولى ١٣٢٩ هـ، دار الكتب العلمية، بيروت .
- ☆ ايضاً، محقق احمد محمد شاكر، الطبعة الاولى ١٣١٦ هـ، دار الحديث، القاهرة .
- ☆ المسند، لاسحاق بن راهوية، تحقيق عبدالغفور البلوشي، الطبعة الاولى ١٣١٢ هـ، مكتبة الايمان، المدينة المنورة .
- ☆ المسند، للحميدي، تحقيق حبيب الرحمن الاعظمي، دار الكتب العلمية، بيروت .
- ☆ المسند الشاميين، للطبراني، تحقيق حمدي السلفي، مؤسسة الرسالة، بيروت .
- ☆ المسند الشهاب، للقضاعي، تحقيق حمدي السلفي، الطبعة الاولى ١٣٠٥ هـ، مؤسسة الرسالة، بيروت .
- ☆ المسند، لابي داؤد الطيالسي، دار المعرفة، بيروت .
- ☆ المسند، لابي عوانة، دار المعرفة، بيروت .
- ☆ المسند، لابي يعلى، تحقيق حسين اسد، الطبعة الاولى ١٣٠٣ هـ، دار المأمون للتراث، دمشق .
- ☆ المصنّف، لابن ابي شيبة، الطبعة الاولى ١٣٠٩ هـ، دار التاج بيروت .
- ☆ المصنّف، لعبد الرزاق، تحقيق حبيب الرحمن الاعظمي، الطبعة الثانية ١٣٠٣ هـ، المكتبة الاسلامي، بيروت .
- ☆ المعجم الصغير، للطبراني، تحقيق عبدالرحمن عثمان، المكتبة السلفية بالمدينة المنورة .
- ☆ المعجم الكبير، للطبراني، تحقيق حمدي السلفي، مكتبة ابن تيمية، القاهرة .
- ☆ المعجم الاوسط، للطبراني، تحقيق طارق بن عود الله بن محمد و عبدالمحسن بن ابراهيم الحسيني، دار الحرمين، القاهرة .
- ☆ معرفة الصحابة، لابي نعيم، تحقيق محمد عثمان، الطبعة الاولى ١٣٠٨ هـ، مكتبة الدار والحرمين، السعودية .
- ☆ معرفة علوم الحديث، للحاكم، الطبعة الثالثة ٩٤٩ هـ، دار الآفاق الجديدة، بيروت .
- ☆ المنتقى، لابن الجارود مع التخریج غوث المكذود لابي اسحاق الحويني، دار الكتاب العربي، بيروت .
- ☆ الموضوعات، لابن الجوزي، تحقيق عبدالرحمن عثمان، دار الفكر، بيروت .
- ☆ المؤطا، للامام مالك بن انس، تحقيق محمد فواد عبدالباقي، مطبعة البابي الحلبي، مصر .
- ☆ ميزان الاعتدال في نقد الرجال، للذهبي، تحقيق علي البجاوي، دار المعرفة، بيروت .
- ☆ نوافذ الاصول في معرفة احاديث الرسول، للحكيم ترمذي، دار صادر، بيروت .



# شرح مسلم شریف

شاح -  
علامہ محمد لیاقت علی رضوی  
دامت برکاتہم العالیہ

ترجمہ -  
ابوالعلاء محمد الدین بہاؤ اللہ  
ادارہ اہل سنت، کلاں، پاکستان

# شرح بخاری شریف

شاح -  
علامہ محمد لیاقت علی رضوی  
دامت برکاتہم العالیہ

ترجمہ -  
ابوالعلاء محمد الدین بہاؤ اللہ  
ادارہ اہل سنت، کلاں، پاکستان

مکمل 8 جلدیں

# شرح ابوداؤد شریف

شاح -  
علامہ محمد لیاقت علی رضوی  
دامت برکاتہم العالیہ

ترجمہ -  
ابوالعلاء محمد الدین بہاؤ اللہ  
ادارہ اہل سنت، کلاں، پاکستان

مکمل 7 جلدیں

# شرح جامع ترمذی شریف

شاح -  
محمد بن قسوی نقشبندی

ترجمہ -  
ابوالعلاء محمد الدین بہاؤ اللہ  
ادارہ اہل سنت، کلاں، پاکستان

مکمل 6 جلدیں

# شرح ابن ماجہ شریف

شاح -  
علامہ محمد لیاقت علی رضوی  
دامت برکاتہم العالیہ

ترجمہ -  
ابوالعلاء محمد الدین بہاؤ اللہ  
ادارہ اہل سنت، کلاں، پاکستان

مکمل 6 جلدیں

# شرح نسائی شریف

شاح -  
علامہ محمد لیاقت علی رضوی  
دامت برکاتہم العالیہ

ترجمہ -  
ابوالعلاء محمد الدین بہاؤ اللہ  
ادارہ اہل سنت، کلاں، پاکستان